COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی
کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

رشی بال کی روح اور بن مانس

اے۔ حمید

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قیمت: ۵۰/۷ روپے

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ ہیں

بار اول ——

ناشر: نیا مکتبہ اقراء ۳۴ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور
طابع: الفرید پرنٹرز، لاہور

پیارے دوستو!

عنبر ناگ ماریا اور کیٹی کا واپسی کا سفر آہستہ آہستہ اپنی آخری منزل کی طرف جاری ہے اور حالات زیادہ پیچیدہ، پُر اسرار اور بھیانک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسے انوکھے اور ناقابلِ یقین واقعات پیش آ رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی انہیں پیش نہیں آئے تھے۔ مثلاً اس بار کیٹی کو ایک ایسے سبز ستارے والے سانپ میں تبدیل کر دیا جاتا ہے جو چاندنی رات میں پورے چاند کے آگے رقص کرتے ہوئے غائب ہو جاتا ہے اور پھر اس کی ملاقات ایک گمشدہ قبیلے کے سردار کے بیٹے رشی بال کی لاش سے ہوتی ہے جو کیٹی کو یہ راز بتاتا ہے کہ اُن کے قبیلے کے مردہ لوگ اچانک کہاں چلے گئے تھے۔ کیٹی اس حسین ترین نوجوان کی شکل میں آکر ایک بھیانک صورت انسانی بن مانس کے ساتھ گمشدہ لوگوں کی بستی میں اکتالیس روز تک چکر لگاتی ہے۔ پھر کیا ہوتا ہے، یہ آپ خود پڑھیں گے تو لُطف اٹھا سکیں گے۔

آپ کا انکل
اے حمید

"راہ چمن" ۴۵۴۔ این سمن آباد لاہور

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

ترتیب

- حبشی ناگ کو قتل کرنے آیا
- سانپ کی پُراسرار سیٹی
- ریشمی بال کی رُوح اور بن مانس
- یہ عورت سانپ ہے
- کیٹی کھوپڑی میں گھُس گئی
- دو خطرناک مسافر اور جاسوس سانپ

حبشی ناگ کو قتل کرنے آیا

ناگ سلیمانی تعویذ گلے میں باندھے اپنے کمرے میں آگیا۔

ماریا اس کے ساتھ تھی اور ناگ کے ساتھ وہ بھی خوش تھی کہ ان کا منصوبہ کامیاب رہا اور انہوں نے سلیمانی تعویذ حاصل کر لیا اب اس تعویذ کی مدد سے شاہی خزانے میں سے وہ سلیمانی مہرہ نکالنے کا کام باقی رہ گیا تھا جو کیٹی کے گلے میں لٹکا کر اسے سانپ سے واپس انسانی شکل میں لایا جا سکتا تھا۔ ناگ اور ماریا کو یہ سلیمانی مہرہ لے کر ابھی کیٹی کی تلاش میں روانہ ہونا تھا جس کے بارے میں انہیں کچھ معلوم نہیں تھا کہ چاند کی کرنوں نے اسے اپنے اندر جذب کرنے کے دو دن بعد کس جگہ پھینک دیا ہوگا۔

اُدھر شاہی طبیب بھی پیچ و تاب کھا رہا تھا اور ناگ کو قتل کروانے کی فکر میں تھا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے وہ شاہی طبیب کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا اور اس کی عزت کم ہو گئی تھی۔ وہ ناگ کو قتل کروا کر اپنا عہدہ دوبارہ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اس کے شاگرد عیارش نے جب اسے بتایا کہ ناگ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یعنی درویش جبار نے بادشاہ کی گردن سے سلیمانی تعویذ اڑوا کر اپنے گلے میں ڈال لیا ہے تو پریشان ہو کر بولا۔

"یہ کوئی بہت زبردست اور خطرناک عیار ہے۔ یہ اصل میں بادشاہ کے خزانے کا سلیمانی مہرہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اب سلیمانی تعویذ کی وجہ سے اس پر کوئی جادو بھی اثر نہیں کر سکتا اور اس کا قتل کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن میں بھی اسے نہیں چھوڑوں گا۔ میں اسے اپنے سب سے خطرناک زہر سے ہلاک کروں گا۔ تم ایسا کرو کہ درویش جبار سے دوستی بڑھاؤ اور پھر جب وہ تم پر اعتماد اور بھروسہ کرنے لگے تو اسے میرا زہر کسی شے میں ڈال کر کھلا دو۔ کیا تم تیار ہو؟"

عیارشش بولا۔ "میرے آقا! میں آپ کا ہر حکم ماننے کو تیار ہوں میں آج ہی سے اس کے ساتھ دوستی کی پینگیں بڑھانا شروع کر دیتا ہوں۔"

شاہی طبیب نے کہا:۔ "شاباش! مجھے تم سے یہی امید تھی۔ اور ہاں۔ اس کی ایک ایک حرکت پر نگاہ رکھنا۔ یہ بھی معلوم کرنا کہ اس نے بادشاہ کا سلیمانی تعویذ کس لئے حاصل کیا ہے اور وہ سلیمانی مہرہ کب اڑانا چاہتا ہے۔"

عیارشش نے کہا۔ "فکر نہ کریں میرے آقا۔ ایسا ہی ہوگا۔"

ایک طرف ناگ اور ماریا شاہی خزانے تک پہنچنے

کا منصوبہ بنا رہے تھے دوسری طرف شاہی طبیب کے شاگرد عیارشش نے ناگ سے دوستی بڑھانا شروع کر دی تھی۔ اس نے ناگ سے کہا۔

حضور! آپ ہی شاہی طبیب بننے کے لائق تھے۔ میرا پہلا آقا تو نیم حکیم تھا۔ اب میں آپ کا غلام ہوں اور آپ ہی سے حکمت اور طبابت کا کام سیکھوں گا۔

ناگ نے کہا:۔ کوئی بات نہیں۔ مجھے جو کچھ معلوم ہے تمہیں بتا دوں گا۔

مگر دل میں ناگ کو معلوم تھا کہ یہ بھی شاہی طبیب کی ایک سازش اور چال ہو سکتی ہے۔ لیکن اس کے پاس عیارشش کی سازش پر غور کرنے کے لئے وقت نہیں تھا وہ تو جتنی جلدی ہو سکے شاہی خزانے سے سلیمانی مہرہ اڑانا چاہتا تھا تاکہ کیٹی کو سانپ کے روپ سے نجات دلا سکے۔ یہی ناگ کی غلطی تھی کہ اس نے اپنے دشمن کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔ دشمن خواہ کتنا ہی حقیر اور چھوٹا کیوں نہ ہو انسان کو چاہیئے کہ اس سے پوری طرح خبردار رہے۔ ناگ نے سوچا کہ یہ عیارشش اسے کیا نقصان پہنچا سکتا ہے بھلا۔ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ شاہی خزانے پر پہرہ زیادہ کر دیا گیا ہے۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کچھ دن گزرنے کے بعد جب سب حالات کا اچھی طرح سے جائزہ لے لیا تو ماریا سے کہا

ماریا! تم دیکھ چکی ہو کہ شاہی خزانہ کہاں ہے اب میں چاہتا ہوں کہ تم یہ سلیمانی تعویذ اپنے گلے میں ڈال کر شاہی خزانے تک جاؤ اور اس میں سے سلیمانی مہرہ نکال کر لے آؤ۔

ماریا اس مشن پر روانہ ہونے کے لئے پہلے ہی سے تیار بیٹھی تھی۔ یہ سارا منصوبہ ان دونوں نے مل کر بنایا تھا ناگ نے اپنے گلے میں سے تعویذ نکال کر ماریا کو دیا کہ وہ اسے اپنے گلے میں پہن لے۔ ماریا نے ناگ کے ہاتھ سے تعویذ لیا تو وہ غائب ہوگیا۔ تعویذ ماریا نے اپنے گلے میں پہن لیا مگر وہ غائب تھا۔ ماریا کو کچھ شک سا پڑگیا اس نے ناگ سے کہا۔

ناگ بھیا! تعویذ میرے گلے میں آکر غائب ہے۔ مجھے شک ہے کہ یہ کام نہیں کرے گا۔ کیونکہ تعویذ کا ظاہر رہنا بہت ضروری ہے۔

ناگ کہنے لگا۔ میرے خیال میں ایسا نہیں ہوگا۔ کیونکہ تعویذ غائب ضرور ہے مگر تمہارے گلے میں تو موجود ہے اس لئے تم جاؤ تم کامیاب ہو جاؤ گی۔

ماریا کا دل نہیں مانتا تھا مگر وہ ناگ کے کہنے پر محل کے اس حصے کی طرف چل پڑی جہاں شاہی خزانہ تھا۔ ماریا نے اس عرصے میں محل میں رہ کر سب کچھ پتہ کر لیا تھا۔ وہ غائب تھی۔ کسی کو نظر نہیں آرہی تھی اس لئے اسے کسی نے بھی نہ ٹوکا۔ وہ ہر پہرے دار کے قریب سے گزرتی چلی گئی اور تہہ خانے کے دروازے تک پہنچ گئی۔ اس تہہ خانے کے اندر چار کشادہ اور کھلے کمروں میں شاہی خزانے کے بھرے ہوئے صندوق رکھے تھے۔ ماریا دروازوں اور بند دیواروں میں سے نکلتی ہوئی شاہی خزانے میں داخل ہوگئی۔ شاہی خزانے کے باہر سپاہیوں کا پورا ایک دستہ پہرہ دے رہا تھا۔ کسی کو نظر نہ آنے کی وجہ سے ماریا خزانے تک پہنچ گئی تھی ورنہ اس جگہ کوئی چڑیا بھی پر نہیں مار سکتی تھی۔

ماریا نے دیکھا کہ ہر طرف فولاد اور مہاگنی کی لکڑی کے بڑے بڑے صندوق پڑے ہیں جو ہیرے جواہرات درودینار اور سونے کے سکوں سے منہ در منہ بھرے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ماریا اس صندوق کو تلاش کرنے لگی جس میں سلیمانی مہرہ رکھا ہوا تھا۔ اس کی نظر صندوقوں کے آر پار جا رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ایک صندوق جو سب سے بڑا ہے اور جو تمام صندوقوں کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

درمیان پڑا ہے سلیمانی مہرہ اس کے اندر جواہرات کے اوپر رکھا ہوا ہے تاکہ خزانے میں اس کی برکت ہو اور خزانہ ہمیشہ بھرا رہے۔

جونہی ماریا اس صندوق کے پاس آکر اندر ہاتھ ڈالنے لگی کہ مہرہ نکالے کہ اچانک وہی صحرا والا دھاری دار سانپ ایک پھنکار مار کر جواہرات کے صندوقوں کے درمیان سے اچھل کر ماریا کے آگے آگیا۔ یہ وہی سانپ تھا جس نے ناگ اور ماریا کو صحرا میں بتایا تھا کہ وہ قرطبہ کے آسیبی گرجا گھر میں کسی طوفانی رات کو جاکر جلاد کی بدروح سے ملاقات کریں اور وہ سلیمانی مہرے کو شاہی خزانے سے اٹھا لانے کے بارے میں بتائے گی۔ ماریا نے سانپ کو پہچان لیا۔ وہ اس سے بات کرنے کے متعلق سوچ ہی رہی تھی کہ دھاریدار سانپ نے باریک سی انسانی آواز میں ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں ماریا سے کہا

خبردار۔ صندوق کو ہاتھ مت لگانا۔ جل جاؤ گی۔

ماریا نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ کہنے لگی

کیا تم مجھے دیکھ سکتے ہو۔

دھاریدار سانپ نے کہا:۔ "میرے لئے کسی غیبی شے کو دیکھنا کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن یہ تم کیا غلطی کرنے

لگی تھیں ماریا؟ اگر اتفاق سے میں اس خزانے میں اپنے ایک ساتھی سانپ سے ملنے نہ آیا ہوتا اور مجھے تمہاری خوشبو نہ آجاتی تو غضب ہو جاتا۔ سلیمانی مہرے کو ہاتھ لگاتے ہی تمہارا جسم جل کر سیاہ ہو جاتا اور تم انسانی شکل میں ظاہر ہو کر اس طرح جلے ہوئے جسم کے ساتھ باقی زندگی بسر کرتیں پھر تم کبھی غائب نہیں ہو سکتی تھیں

ماریا نے کہا:۔ مگر میرے گلے میں تو سلیمانی تعویذ ہے

دھاریدار سانپ نے کہا:۔ یہی تمہاری اور ناگ کی حماقت تھی کہ تم یہ سمجھے کہ تعویذ چونکہ تمہارے گلے میں ہے اس لئے تم پر سلیمانی مہرے کی طلسمی آگ اثر نہیں کرے گی۔ میری نادان بہن! سلیمانی تعویذ کا ظاہر ہو کر سامنے رہنا بہت ضروری ہے۔ جب تک یہ کسی ایسے آدمی کے گلے میں نہیں پڑا ہو گا جو سب کو نظر آرہا ہو سلیمانی مہرے کو کوئی بھی ہاتھ نہیں لگا سکے گا۔

ماریا تو پریشان ہو گئی۔ پوچھنے لگی۔

پھر اب میں کیا کروں؟

دھاریدار سانپ نے کہا " جہاں تک میرا خیال ہے یہ کام عظیم ناگ دیوتا کو خود کرنا چاہیئے۔

ماریا نے کہا۔ مگر ناگ دیوتا یا پرندہ بن سکتا ہے یا سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

یا زیادہ سے زیادہ جنگل کا کوئی درندہ یا شارک مچھلی بن سکتا ہے۔ وہ تعویذ گلے میں ڈال کر کوئی پرندہ یا سانپ بن کر اس شاہی خزانے تک کیسے آئے گا؟ اس پر تو حملہ کر کے سپاہی اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔

دھاریدار سانپ نے کہا: "یہ میں نہیں جانتا کہ ناگ دیوتا کیا کرے گا میں نے تو درست اور اصل طریقہ آپ کو بتا دیا ہے آگے عظیم ناگ عقل مند ہے۔ وہ وہ سوچ سمجھ کر ہی کوئی قدم اٹھائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ جس طرح وہ تعویذ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے اسی طرح سلیمانی مہرہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اب تم واپس ناگ کے پاس چلی جاؤ۔ کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے جسم کی لہروں سے سلیمانی مہرے میں گرمی بڑھتی جا رہی ہے۔ شاید اسے پتہ چل گیا ہے کہ تم اسے اڑا کر لے جانا چاہتی ہو۔"

ماریا نے پوچھا۔ جب ناگ اسے اٹھانے آئے گا تو پھر بھی سلیمانی مہرے میں اتنی ہی گرمی بڑھ جائے گی؟

دھاریدار سانپ بولا۔ نہیں کیونکہ اس وقت ناگ کے گلے میں سلیمانی تعویذ پڑا ہو گا۔ اس وقت تو یہ سلیمانی مہرہ اس کا

غلام بن جائے گا اور خوشی اس کے ساتھ جانے کو تیار ہو جائے گا۔

ماریا نے کہا۔ ٹھیک ہے اب میں واپس ناگ کے پاس جاتی ہوں۔" دھاریدار سانپ صندوق کے پیچھے جا کر غائب ہو گیا۔ ماریا شاہی خزانے سے نکل کر تیزی کے ساتھ قریب قریب اڑتی ہوئی ناگ کے پاس اس کے سرخ کمرے میں آگئی اور سارا ماجرا بیان کیا۔ ناگ حیران ہوا۔ ماریا نے کہا "دھاریدار سانپ نے عین وقت پر آ کر مجھے جل جانے سے بچا لیا ورنہ آج میری خیر نہیں تھی"۔

ناگ بولا: "اس کا مطلب ہے یہ کام مجھے ہی کرنا ہو گا۔

ماریا نے کہا" دھاریدار سانپ نے یہی کہا تھا۔ مگر تم تعویذ گلے میں ڈال کر جاؤ گے تو تمہیں تو ہر کوئی پہچان لے گا۔ سانپ بن کر جاؤ گے تو وہاں شاہی خزانے کے باہر اتنا زبردست پہرہ ہے کہ فوراً پکڑ لئے جاؤ گے۔

ناگ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔ ابھی میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ماریا کہ میں کس طریقے سے جاؤں گا۔ مجھے سوچنے کی مہلت دو"

ماریا بولی: "تم جب تک چاہے مہلت لے لو۔ مگر اتنا یاد رکھنا کہ وقت گزرتا جا رہا ہے اور ابھی ہمیں کیٹی کو بھی تلاش کرنا ہے کیونکہ ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ چاند کی کرنوں نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اسے کس جگہ پھینک دیا ہے۔

ناگ کہنے لگا:۔ فکر نہ کرو میں جلد کوئی نہ کوئی طریقہ نکال لوں گا۔"

ساری رات ناگ سوچتا رہا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے دوسرے دن بادشاہ نے اسے دربار میں بلایا۔ کیونکہ بادشاہ کے سر میں اچانک درد شروع ہوگیا تھا۔ ناگ کو خاک بھی پتہ نہیں تھا کہ بادشاہ کی سر درد کیوں کر دور کی جا سکتی ہے اس کے پاس جو دوائیاں تھیں وہ تو یونہی راکھ اور چاک پیس کر بنا رکھی تھیں یہ کام تو عنبر بڑی خوبی سے کرتا تھا کیونکہ وہ جڑی بوٹیوں کا ماہر تھا۔ بادشاہ دربار سے اٹھ کر اپنے کمرہ خاص میں جاکر پلنگ پر لیٹ گیا۔ اور سر درد سے پریشان تھا اسکے گلے میں ناگ کی دی ہوئی تسبیح پڑی تھی اور ناگ کے گلے میں سلیمانی تعویذ تھا مکار شاہی طبیب نے ایک طرف اپنے شاگرد عیارش کو ناگ کو زہر کھلانے پر تیار تھا تو دوسری طرف وہ بادشاہ کے کان بھر چکا تھا کہ درویش جبار (یعنی ناگ) نے سلیمانی تعویذ اسلیئے حاصل کیا ہے کہ وہ شاہی خزانے سے سلیمانی مہرہ اڑانا چاہتا ہے اور سلیمانی مہرہ چلے جانے سے سلطنت پر زوال آجائیگا اور شاہی خزانے کی برکت جاتی رہیگی اور وہ خالی ہوجائے گا مگر بادشاہ قول دے چکا تھا اور اب وہ ناگ سے سلیمانی تعویذ واپس نہیں مانگ سکتا تھا مگر بادشاہ کا وزیر بھی شاہی طبیب کی اس

سازش میں شامل ہوگیا تھا کہ ناگ کو قتل کر دیا جائے۔ انہیں ناگ سے صرف ایک بات کا ڈر تھا کہ اس کے قبضے میں جن ہے۔ اس لئے وہ بڑی ہوشیاری سے کوئی قدم اٹھانے کا پروگرام بنا رہے تھے۔

ناگ نے بادشاہ کو ایک دوائی پلائی بادشاہ نے کہا۔

"درویش جبار! اپنے جن کو کہو کہ میری سر درد دور کر دے۔

ناگ نے کہا:۔ "بادشاہ سلامت! جن سر درد دور نہیں کیا کرتے۔ آپ فکر نہ کریں۔ میری دوا آپ کو تندرست کر دے گی۔

خدا جانے یہ کوئی نفسیاتی اثر تھا کہ دوائی پینے کے بعد بادشاہ کی سر درد جاتی رہی۔ بادشاہ ناگ سے بہت خوش ہوا اور اسے انعام واکرام دیا۔ وزیر بھی بادشاہ کے پاس ہی کھڑا تھا اس نے ناگ سے کہا

درویش جبار! اب آپ شاہی طبیب بن چکے ہیں اور آپ کے قبضے میں ایک طاقتور جن بھی ہے پھر آپ نے یہ سلیمانی تعویذ کس لئے گلے میں لٹکا رکھا ہے۔

ناگ نے مسکرا کر کہا " یہ میری خواہش تھی کہ میں اس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تعویذ کو اپنے گلے میں ڈالوں۔ کیا آپ کو کوئی اعتراض ہے
وزیر نے جھٹ کہا۔ بالکل نہیں۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے

ناگ نے بادشاہ کی تعظیم کی اور واپس اپنے سرخ پتھروں والے کمرے میں آگیا ماریا وہاں موجود تھی اس نے ماریا کو بتایا کہ مجھے ڈر ہے کہ وزیر بھی میرے خلاف سازش میں شریک ہو گیا ہے ماریا نے کہا

اسی لئے تو میں کہہ رہی ہوں کہ تمہیں جتنی جلدی ہو سکے سلیمانی مہرہ لانے کی ترکیب سوچنی چاہیئے۔

یہی سوچ رہا ہوں۔ ناگ نے جواب دیا۔

وہ رات بڑی بھاری تھی۔ کیونکہ اسی رات شاہی طبیب اور وزیر نے مل کر ناگ کو قتل کرانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس کام کے لئے ایک حبشی جلاد کو چنا گیا تھا۔ اسے یہ بالکل نہیں بتایا گیا تھا کہ ناگ کے پاس کوئی جن بھی ہے۔ ناگ اور ماریا آدھی رات تک باتیں کرتے رہے پھر ماریا نے کہا

تم اب آرام کرو۔ میں ذرا شہر کی سیر کو جاتی ہوں اس وقت رات کی خاموشی میں مجھے شہر بڑا اچھا لگتا ہے۔

ماریا چلی گئی۔ ناگ بستر پر لیٹ گیا۔ اس نے چادر اوڑھ لی اور شاہی خزانے تک پہنچنے کی ترکیب پر غور کرنے لگا

اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ ایک حبشی جلاد رات کے اندھیرے میں اسے قتل کرنے کی غرض سے اس کے کمرے کی چھت پر اتر چکا ہے۔ یہ حبشی جلاد چھت پر سے ہو کر نیچے آگیا اور ناگ کے کمرے میں کھڑکی کے راستے اندر داخل ہوا۔ ناگ نے کھٹکے کی آواز سنی تو آنکھوں پر سے ذرا سی چادر کھسکا کر دیکھا وہ اندھیرے میں بھی دیکھ سکتا تھا۔ اس کو ایک حبشی دکھائی دیا جس نے منہ پر کپڑا باندھ رکھا تھا اور ہاتھ میں چمکتا ہوا خنجر تھا۔ ناگ فوراً سمجھ گیا کہ اسے قتل کرنے کی تدبیر کی جا رہی ہے مگر ناگ اتنی آسانی سے قتل ہونے والا نہیں تھا۔ اسے حبشی پر ترس آنے لگا۔ کیونکہ اس کی موت اسے ناگ کے کمرے میں کھینچ لائی تھی۔ ناگ نے چادر کے اندر لیٹے لیٹے سانس اوپر کھینچ کر چھوڑا اور وہ انسان کی جگہ ایک بہت بڑا اژدھا بن گیا جو بستر پر چادر اوڑھے لیٹا تھا اور جس کا سر جو کسی بہت بڑے سانپ کی طرح تھا چادر میں سے ذرا سا باہر تھا اور وہ قریب آتے حبشی کو اپنی سرخ سرخ انگاروں کی طرح چمکتی آنکھوں سے تک رہا تھا۔ حبشی اپنے انجام سے بے خبر پلنگ کے قریب آیا اور جونہی اس نے ناگ کو قتل کرنے کے لئے خنجر اوپر اٹھایا۔ اژدہا نے ایک خوفناک پھنکار ماری اور اچھل کر حبشی جلاد کو اپنے جسم کے بل دے کر جکڑ لیا۔ دہشت کے مارے حبشی کی چیخ نکل گئی اور وہ تھر تھر کانپنے لگا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اژدھا نے حبشی کو ایک جھٹکا دیا تو خنجر اس کے ہاتھ سے دور جا گرا۔

اس کے ساتھ ہی ناگ نے انسانی شکل اختیار کر لی۔ اب تو حبشی کی جان ہی نکل گئی اس کے سامنے ایک اژدہا انسان بن گیا تھا ناگ نے خنجر اٹھا لیا اور حبشی کو گردن سے پکڑ کر نیچے گرا کر کہا

تمہیں شاہی طبیب اور وزیر نے بھیجا تھا؟

حبشی اس قدر خوف زدہ تھا کہ ناگ کے آگے جھوٹ بول ہی نہیں سکتا تھا۔ اس نے سب کچھ اُگل دیا۔ ناگ نے خنجر حبشی کی گردن پر رکھ کر کہا۔

میں تمہیں ہلاک کر سکتا ہوں مگر میں تمہاری جان بخشی کرتا ہوں جاؤ اور شاہی طبیب اور وزیر کو جا کر بتا دو کہ اگر آئندہ انہوں نے اس قسم کی گستاخی کی تو میرا جن انہیں ان کے سارے خاندان سمیت قتل کر ڈالے گا۔ جاؤ۔

حبشی ہاتھ باندھے لرزتا کانپتا ناگ کی کھڑکی میں سے دوسری طرف کود کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ماریا واپس آئی تو ناگ نے اسے سارا ماجرا سنایا ماریا بولی۔

میں نہ کہتی تھی کہ یہ لوگ تمہاری جان کے دشمن ہو گئے ہیں اس سے پہلے کہ یہ تمہیں کوئی نقصان پہنچا سکیں۔ ہمیں سلیمانی مہرہ لے کر یہاں سے نکل جانا چاہیئے۔

ناگ نے کہا۔ میں آج ہی کوشش کروں گا۔

ادھر حبشی جلاد نے کپکپاتی ہوئی آواز میں ناگ کے اژدھا میں بدل جانے کی روداد سنائی تو شاہی طبیب اور وزیر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ حبشی نے ان تک ناگ کا یہ پیغام بھی پہنچا دیا کہ اگر اب انہوں نے اس قسم کی سازش کی تو ان کو ان کے خاندان سمیت تباہ و برباد کر دیا جائے گا

وزیر نے اپنی داڑھی میں انگلی پھیرتے ہوئے کہا

یہ کوئی جادوگر ہے۔ ہمیں اس سے بچنا ہوگا۔

شاہی طبیب بھی اندر سے ڈر گیا تھا۔ مگر اس کا دل ابھی تک ناگ کے خلاف بھڑکا ہوا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ پھر بھی اس نے کسی دوسری ترکیب پر سوچنا شروع کر دیا۔

اسی رات کے دو بجے کا عمل ہوگا۔ سارا شہر خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا کہ ناگ نے ماریا سے کہا

ماریا! تمہیں میری مدد کرنی ہوگی۔ سوائے اس کے میرے دماغ میں کوئی ترکیب نہیں آ رہی کہ تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا اور شاہی خزانے تک میرا راستہ صاف کرنا ہوگا۔

میں تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں۔ کب چلو گے؟

ناگ نے کہا، ابھی اسی وقت۔ کیونکہ اس سے اچھا وقت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور کوئی نہیں ہوگا۔

ماریا بولی۔ بالکل ٹھیک ہے مگر تم یہاں سے انسانی شکل میں کیسے چلو گے۔ تم پہچان لئے جاؤ گے اور ہو سکتا ہے تم پر قاتلانہ حملہ بھی ہو۔

ناگ بولا۔ سلیمانی تعویذ تم اپنے پاس رکھو۔ میں ایک سانپ کے روپ میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ تم مجھے اپنے بازو کے گرد لپیٹ لینا۔

ماریا مسکرائی:۔ بڑی اچھی ترکیب ہے۔ تم سلیمانی تعویذ مجھے دے کر سانپ کی شکل اختیار کرو۔

ناگ نے سانس کھینچ کر چھوڑا اور ایک سیاہ رنگ کا چھوٹا سانپ بن گیا۔ ماریا نے پہلے تو سلیمانی تعویذ اپنے گلے میں ڈالا اور پھر ناگ کو اٹھا کر اپنی کلائی کے گرد لپیٹ لیا۔ ماریا کے ساتھ اب ناگ بھی غائب ہو چکا تھا۔ ماریا ناگ کے کمرے سے نکل کر سیدھی شاہی خزانے کی طرف روانہ ہوئی۔ جب وہ محل کے اس حصے میں آئی جہاں سے نیچے تہہ خانے میں شاہی خزانے کو راستہ جاتا تھا تو اس نے دیکھا کہ وہاں بڑا زبردست پہرہ لگا تھا۔ نیچے جانے کے لئے تھوڑی سی جگہ بھی خالی نہیں تھی ماریا تو پتھر کی دیواروں سے بھی گذر سکتی تھی۔ لیکن اسے واپسی کی فکر تھی۔ کیونکہ واپس آتے ہوتے ناگ کو کسی پرندے یا جانور

کی شکل میں آنا تھا اس لئے کہ سلیمانی مہرہ ماریا غائب حالت میں اپنے گلے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔ اس میں خطرہ تھا کہ اس کا اثر زائل نہ ہو جائے۔ ماریا نے آہستہ سے قدم آگے بڑھایا اور پہرے دار سپاہیوں کے بیچ میں سے ہو کر نکل گئی اور سیڑھیاں اتر کر تہہ خانے میں شاہی خزانے کے دروازے پر پہنچ گئی۔ یہ دروازہ بند تھا اور باہر چار ہٹے کٹے حبشی سپاہی تلواریں اٹھائے پہرہ دے رہے تھے۔

ماریا یہاں بھی بند دروازے میں سے اندر داخل ہو گئی۔ خزانے کے صندوق ایک دوسرے کے ساتھ اور اوپر تلے لگے ہوئے تھے۔ بیچ میں وہ بڑا صندوق رکھا تھا جس میں ہی سلیمانی مہرہ تھا۔ ماریا نے ناگ کو زمین پر رکھ دیا۔ ناگ نے پھنکار ماری اور انسانی شکل میں آگیا اور آہستہ سے بولا۔

ماریا۔ سلیمانی تعویذ مجھے دے دو۔

ماریا نے تعویذ ناگ کو دیا۔ ناگ نے اسے گردن میں پہن لیا اور پوچھا

وہ کونسا صندوق ہے ماریا جس میں سلیمانی مہرہ ہے۔

ماریا نے قریب جاکر صندوق کو ہلا دیا۔ ناگ نے صندوق کو ہلتے دیکھا اور بولا۔

ٹھیک ہے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر صندوق کے پاس جاکر ناگ نے اس کا ڈھکنا اٹھایا۔ صندوق ہیرے جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ ان جواہرات کے اوپر ایک گول سبز پتھر کی ڈبی رکھی تھی۔ ناگ نے اس ڈبی کو اٹھا کر کھولا تو اندر ایک آلوچے کے سائز کا سبز رنگ کا مہرہ پڑا تھا۔ یہی سلیمانی مہرہ تھا۔ اس میں سونے کے تاروں سے لپٹا ہوا ایک ریشمی دھاگہ پرویا ہوا تھا تاکہ خیر و برکت کے لئے بادشاہ اسے گلے میں ڈال سکے۔ ناگ نے کہا

ماریا! یہی ہے سلیمانی مہرہ۔

ہاں ناگ۔ اسے جلدی سے جیب میں چھپا لو۔

ناگ بولا۔ اب مشکل یہ ہے کہ میں کونسا پرندہ بن کر یہاں سے نکلوں کہ یہ سلیمانی مہرہ میری جیب یا میری گردن میں ہو۔ کیونکہ اسے تم اپنے پاس غائب کر کے نہیں رکھ سکتیں

ماریا نے کہا۔ ایک ترکیب ہو سکتی ہے۔

وہ کیا ہے؟ ناگ نے پوچھا

ماریا نے شاہی خزانے کے کمرے کی دیوار کے اوپر اشارہ کرتے ہوئے کہا

وہ دیکھو۔ اس کے اوپر ایک روشندان ہے۔ اس روشندان کی دوسری جانب شاہی باغ ہے۔ اگر تم اس روشندان میں سے یہ سلیمانی مہرہ دوسری طرف باغ میں پھینک دو تو

ہم اسے جاکر اٹھالیں گے۔

پھر ماریا نے کچھ سوچ کر کہا

لیکن ناگ بھیا! تم اگر سانپ بن جاؤ تو اسے اپنے منہ میں نہیں چھپا سکتے؟

نہیں ماریا۔ یہ میں نے پہلے بھی سوچا تھا مگر ایسا نہیں کر سکتا کیونکہ منہ میں بند ہو جانے سے اس کی گرمی سے میرا منہ فوراً جل جائے گا۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ میں اسے روشندان میں سے باغ میں پھینک دیتا ہوں تم فوراً دوسری طرف باغ میں جاؤ اور میرے آنے تک اس کی حفاظت کرو۔

ماریا نے کہا " لیکن پھر تمہیں یہاں سے باہر کون نکالے گا؟ تم کسی بھی پرندے یا سانپ کی شکل میں نکلنے لگو گے تو باہر جو پہرے دار ننگی تلواریں لے کر کھڑے ہیں وہ تمہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے۔ تم سلیمانی مہرہ باہر پھینک دو رات کا وقت ہے۔ اسے باغ میں سے کوئی نہیں اٹھائے گا۔

لیکن ماریا کو یہ معلوم نہیں تھا کہ وہاں باغ میں بھی آدھی رات کو ایک سپاہی چل پھر کر پہرہ دے رہا تھا۔ ناگ نے پرندے کی شکل اختیار کی اور سلیمانی مہرہ کو چونچ میں لے کر اوپر اٹھا اور روشندان کے پاس جاکر اس کی سلاخوں میں سے سلیمانی مہرہ دوسری طرف پھینک دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دوسری طرف باغ میں عین اس وقت پہرے دار سپاہی خزانے کی دیوار کے نیچے سے گزر رہا تھا اس نے جو اوپر روشندان سے کسی چیز کے گرنے کی آواز سنی تو جھک کر دیکھا۔ یہ ایک منکہ سا تھا۔ اس نے اٹھا لیا۔ غور سے دیکھنے لگا۔ سمجھا کہ کوئی قیمتی ہیرا موتی ہے۔ کیوں نہ اسے چھپا کر رکھ لے اور بازار میں لے جاکر فروخت کر دے۔ ہو سکتا ہے۔ اس کی قسمت کھل جائے اور اس نوکری سے نجات مل جائے۔ اس سپاہی نے سلیمانی مہرے کو اپنی جیب میں رکھ لیا اور ذرا پرے ہٹ کر پہرہ دینے لگا تاکہ اگر کوئی پہرے دار آکر اس سے ہیرے کے بارے میں پوچھے تو وہ کہہ دے کہ وہ تو خزانے کی دیوار کے پاس گیا ہی نہیں پھر اسے خیال آیا کہ اس کی تلاشی لی جا سکتی ہے۔ اس خیال کے آتے ہی سپاہی نے سلیمانی مہرے کو قریب ہی چنار کے ایک درخت کے نیچے پتھروں میں دبا دیا اور دور جاکر چل پھر کر پہرہ دینے لگا۔

ناگ نے پرندے سے دوبارہ سانپ کی شکل اختیار کی۔ سلیمانی تعویذ ماریا کو دیا۔ ماریا نے ناگ کو اپنی کلائی کے گرد لپیٹا اور شاہی خزانے کے بند دروازے میں سے باہر آگئی۔

پہرے دار اسی طرح پہرہ دے رہے تھے۔ کسی کو خبر نہ ہو سکی تھی کہ خزانے میں سے سلیمانی مہرہ غائب ہو چکا ہے۔ ماریا تیزی

سے محل کے برآمدوں اور راہ داریوں سے گزرتی باغ میں آگئی۔ اس نے روشندان کے عین نیچے آکر سلیمانی مہرے کو جگہ جگہ تلاش کیا مگر اسے مہرہ کہیں دکھائی نہ دیا وہ پریشان ہوگئی۔ اس نے ایک طرف اندھیرے میں جاکر ناگ کو گھاس پر اتار دیا۔ ناگ نے انسانی شکل اختیار کر لی اور پوچھا۔

سلیمانی مہرہ ملا؟

نہیں ناگ۔ مجھے تو یہاں کسی جگہ نظر نہیں آرہا" ماریا نے گھبرا کر کہا۔ ناگ بھی فکرمند ہوا۔ انہوں نے مہرے کی ایک بار پھر تلاش شروع کر دی۔ کچھ فاصلے پر وہ سپاہی پہرے دار بھی موجود تھا جس نے سلیمانی مہرے کو چنار کے درخت کے پاس پتھروں میں چھپا دیا تھا۔ وہ ایک آدمی کو وہاں کسی غیبی انسان سے باتیں کرتے دیکھ کر حیران ہو رہا تھا پھر وہ قریب آگیا اور اس نے تلوار نکال لی۔ اور کہا کون ہو تم؟ ناگ چونک کر پہرے دار کو دیکھا اور پھر سنبھل کر بولا۔

میں شاہی طبیب درویش جبار ہوں اور ......"

سپاہی بولا" وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ آدھی رات کو یہاں باغ میں کیا کر رہے ہیں؟ اور آپ کس سے باتیں کر رہے تھے۔

ناگ نے فوراً کہا۔ بات دراصل یہ ہے کہ میں ایک جڑی بوٹی کی تلاش میں ہوں جو صرف آدھی رات کے اندھیرے میں ہی چمکتی ہے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور باتیں ہیں کسی سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے کر رہا تھا۔

سپاہی دل میں سمجھ گیا تھا کہ شاہی طبیب بھی اس ہیرے کی تلاش میں ہے جو ابھی ابھی اوپر سے گرا تھا اور جس کو اس نے چنار کے درخت کے پاس دبا دیا ہے۔ اس نے ناگ سے کہا

معاف کیجئے گا آپ یوں رات کو شاہی باغ میں اجازت کے بغیر نہیں گھوم پھر سکتے کیونکہ یہ شاہی خزانے کا علاقہ ہے

ناگ نے کہا۔ اچھا بھائی۔ میں چلا جاتا ہوں۔ کوئی بات نہیں اور ناگ باغ کے دروازے کی طرف چلا گیا۔ ماریا نے قریب آکر کہا۔

ناگ بھیا! اب کیا کریں؟

ناگ بولا۔ کیا ہو سکتا ہے۔ اب دن کی روشنی میں تم ادھر آکر تلاش کرنا۔

ماریا نے کہا، مجھے تو اس سپاہی پر شک ہے۔ سلیمانی مہرہ ضرور اس نے اٹھا کر کہیں چھپا دیا ہے۔

تو پھر کیا ہم اس جگہ اس کی نگرانی کریں؟ ناگ نے پوچھا۔

ماریا نے کہا، میں یہی چاہتی ہوں

پھر ٹھیک ہے تم اس پہرے دار سپاہی کے پاس چلو۔ میں بھی سانپ کا روپ بدل کر تمہارے پاس آجاتا ہوں

ماریا پلٹ کر پیچھے مڑی اور ناگ نے بھی چھوٹے سبز سانپ

کی شکل بدل لی۔ وہ دونوں پہرے دار سپاہی کے قریب آ گئے۔ ناگ ایک جگہ جھاڑیوں میں چھپ گیا۔ یہاں اندھیرا تھا اور پہرے دار اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ ماریا ویسے ہی غائب تھی۔ وہ پہرے دار سپاہی کے ساتھ ساتھ چل رہی تھی کیونکہ سپاہی چل پھر کر پہرہ دے رہا تھا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سانپ کی پراسرار سیٹی

سپاہی خاموشی سے پہرہ دیتا رہا۔

جب اسے اطمینان ہوگیا کہ شاہی طبیب باغ سے جا چکا ہے تو وہ تیزی سے اس مقام پر آیا۔ جہاں اس نے سلیمانی مہرہ دفن کر رکھا تھا۔ وہ اصل میں بے تاب ہوگیا تھا اور سلیمانی مہرہ جس کو وہ کوئی بے حد قیمتی ہیرا سمجھ رہا تھا۔ اسی وقت نکال کر اپنے گھر لے جانا چاہتا تھا۔ ماریا اور ناگ اس کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ سپاہی درخت کے پاس آکر بیٹھ گیا اور پتھروں کو ادھر ادھر ہٹانے لگا۔ پھر اس نے پتھروں کے نیچے سے سلیمانی مہرہ نکالا اور اسے جھک کر تکنے لگا۔

ماریا اور ناگ نے سپاہی پہرے دار کے ہاتھ میں سلیمانی مہرہ دیکھا تو ان کی جان میں جان آئی۔ اب ان کے لئے یہ مہرہ حاصل کرنا کوئی مشکل نہیں تھا۔ ناگ نے کوئی حرکت نہ کی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ماریا اس سپاہی کو سنبھال لے گی۔

ماریا سپاہی کے بہت قریب آگئی۔ سپاہی نے سلیمانی مہرہ اپنی جیب میں رکھ لیا اور باغ سے چلنے ہی والا تھا کہ ماریا ایک دم اس کے آگے آگئی اور اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

کہاں جا رہے ہو؟ تمہاری جیب میں کیا ہے؟

سپاہی پہرے دار تو دہشت کے مارے اچھل پڑا۔ کیونکہ اسے ایک عورت کی آواز سنائی دی تھی مگر عورت نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ منہ کھولے سہما ہوا ادھر ادھر تک رہا تھا۔ ماریا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ ناگ بھی اس کے قریب آگیا۔ اس نے زمین سے پانچ فٹ اوپر کھڑے ہو کر اپنا پھن پھیلا لیا اور زور سے پھنکار ماری۔ اب تو سپاہی کے رہے سہے ہوش بھی غائب ہوگئے اور وہ بے ہوش ہو کر دھڑام سے گر پڑا۔

ماریا نے اس کی جیب میں ہاتھ ڈالا۔ پھر خیال آیا کہ ہو سکتا ہے سلیمانی مہرہ کو ہاتھ لگانے سے وہ جل جائے۔ اس نے ناگ سے کہا۔

ناگ بھیا! مہرہ اس سپاہی کی جیب میں ہے۔

ناگ انسانی شکل میں آگیا اور سپاہی کی جیب میں سے سلیمانی مہرہ نکال کر بولا۔

ماریا! یہ سلیمانی تعویذ بھی مجھے دے دو۔ میں خود مہرہ باہر نکال کر لے جاؤں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے سلیمانی تعویذ ماریا سے لے کر اپنے گلے میں ڈالا اور مہرہ بھی جیب میں رکھ لیا اور کہنے لگا ۔

" اب ہم یہاں سے نکل چلیں گے ہمیں واپس اپنے شاہی کمرے میں جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔ ہمیں اسی وقت اس شہر کو خدا حافظ کہنا ہوگا ۔ تم میرے آگے آگے رہنا اور اگر کوئی پہرے دار مجھے گرفتار کرنے کی کوشش کرے تو اس سے نمٹ لینا ۔

کوئی بات نہیں ۔ میں تمہارے ساتھ ہوں ۔

ناگ اب درویش جبار کے لباس میں تھا اور شاہی باغ کے دروازے میں سے نکلنے لگا تو شاہی پہرے دار نے اسے روک لیا ۔ ناگ نے کہا

تم نے مجھے پہچانا نہیں ۔ میں شاہی طبیب درویش جبار ہوں اور باغ میں رات کو جڑی بوٹی کی تلاش میں تھا ۔

پہرے دار نے کہا :۔ آپ بجا فرماتے ہیں جناب مگر ہمیں بادشاہ کی طرف سے حکم ہے کہ رات کو یہاں جو بھی غیر آدمی آئے اسے گرفتار کر کے صبح بادشاہ کے روبرو پیش کیا جائے اس لئے میں آپ کو گرفتار کرنے پر مجبور ہوں ۔

سپاہی پہرے دار نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ ناگ کو گرفتار کر لیا جائے ۔ جونہی سپاہی آگے بڑھے ماریا حرکت میں آگئی ۔ جو

سپاہی سب سے آگے تھا اس کی گردن پر ایک بھاری پتھر سا آکر گرا اور وہ منہ کے بل بے ہوش ہو کر گر پڑا ۔ دوسرے سپاہی حملے کے لئے بڑھے کہ ناگ کو گرفتار کریں کہ ایک ایک کر کے وہ بھی ماریا کے پتھروں سے بھی بھاری گھونسے کھا کھا کر گرتے گئے ۔ اب شاہی پہرے دار باقی رہ گیا تھا ۔ ناگ اس لئے سانپ نہیں بن سکتا تھا کہ اس کے گلے میں سلیمانی مہرہ تھا اور اسے منہ میں نہیں رکھنا چاہتا تھا ۔ اور پھر ماریا ہی اس کے لئے کافی تھی ۔ جونہی شاہی پہرے دار نے ناگ پر تلوار سے وار کرنا چاہا ماریا نے اسے زمین سے اٹھا کر ہوا میں اچھال دیا ۔ جب وہ نیچے گرا تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی ۔ ماریا نے ناگ سے کہا ۔

ناگ بھیا ! اب میدان صاف ہے ۔ گھوڑا پکڑو اور یہاں سے نکل چلو ۔

ناگ نے شاہی باغ کے دروازے کے پاس بندھے ہوئے گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا کھولا ۔ اس پر اچھل کر سوار ہوا ۔ ماریا بھی اس کے پیچھے آکر بیٹھ گئی اور ناگ نے گھوڑے کو شاہی محل سے نکال کر پہاڑوں کی طرف جانے والی سڑک پر ڈال دیا ۔ رات دم توڑ رہی تھی ۔ تارے آسمان پر جھلملانے لگے تھے ۔ پو پھٹنے ہی والی تھی ۔ ناگ گھوڑے کو سرپٹ دوڑائے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

لئے جارہا تھا۔ سورج نکلنے تک ناگ نے گھوڑے پر اپنا سفر جاری رکھا۔

جب سورج کی روشنی پھیلی تو ناگ شہر قرطبہ کی پہاڑیوں سے نکل کر ایک کھلے میدان میں آچکا تھا۔ یہاں سے آگے سنگلاخ صحرائی علاقہ شروع ہو رہا تھا جو افریقہ کے شمال کی طرف نکل جاتا تھا۔ ناگ نے ایک جگہ گھوڑا روک لیا اور ماریا سے کہا

تمہارا کیا خیال ہے ماریا؟ ہمیں کس ملک کا رخ اختیار کرنا چاہیئے اس کے آگے افریقہ کا شمالی علاقہ ہے

ماریا نے کہا:۔ اب ہم کیٹی کی تلاش میں ہیں۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ چاند کی کرنوں نے کیٹی کو سانپ کے روپ میں کس علاقے میں پھینکا ہوگا۔

ناگ نے کہا۔ اس کا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے ماریا۔ ہم تو بس ایک قیاس کر سکتے ہیں کہ ہوسکتا ہے چاند نے اسے شمالی افریقہ کے صحرا میں ہی کسی جگہ پھینک دیا ہو۔ کیونکہ چاند کی کرنوں نے اسے شمالی افریقہ میں مصر کے صحرا میں ہی جذب کیا تھا۔

ماریا نے کہا:۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ ہم شمالی افریقہ کی طرف ہی چلتے ہیں اور ناگ نے گھوڑے کو شمالی افریقہ کے جنگلوں اور صحراؤں کی طرف ڈال دیا۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اب ہم کیٹی کی خبر لیں اور پتہ کریں کہ وہ کس حال میں ہے اور چاند کی کرنوں نے اسے جذب کر کے دو دن کے بعد کس جگہ پھینک دیا تھا۔ کیٹی جب چاند کے آگے رقص کر رہی تھی اور چاند کی کرنوں نے اسے آہستہ آہستہ اپنے اندر جذب کر لیا تو اسے کوئی ہوش نہیں تھی۔ دو دنوں تک چاند نے کیٹی کو اپنی کرنوں میں جذب کئے رکھا۔ تیسرے روز کیٹی کو ایک جگہ پھینک دیا۔ کیٹی سبز ستارے والے سانپ کی شکل میں ایک جھیل کے کنارے گر پڑی۔ اس نے اپنی گردن اٹھا کر دیکھا۔ اس کے سامنے سبز پانی والی ایک جھیل پھیلی ہوئی تھی جس کے آس پاس اونچی نیچی چھوٹی چھوٹی ٹھیکریاں تھیں۔ ان ٹھیکریوں میں کہیں اونچے درختوں کے جھنڈ کھڑے تھے۔ گہری کھائیاں بھی تھیں جن میں جنگلی خشک گھاس اُگی ہوئی تھی۔ کیٹی کو اپنی حالت پر دکھ بھی ہو رہا تھا کہ وہ سانپ بن گئی ہے اور یہ بھی افسوس ہو رہا تھا کہ وہ ماریا اور ناگ عنبر سے دور جا پڑی ہے اور خدا جانے یہ کونسا علاقہ ہے اور چاند کی اگلی چودھویں تک اس کے ساتھ کیا گزرے۔

اس نے جھیل کے کنارے گھاس میں رینگنا شروع کر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیا۔ وہ رینگتی ہوئی تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ اسے دو آدمیوں کے بات کرنے کی آواز سنائی دی۔ کیٹی ان کے الفاظ نہیں سمجھ رہی تھی مگر آوازیں اس کے قریب آ رہی تھیں یہ دو آدمی شکاری تھے اور جنگل میں شکار کھیلنے آئے تھے۔ وہ شکار کی تلاش میں جھیل کے قریب آئے تو ایک شکاری کو گھاس میں کالے رنگ کا ایک سانپ رینگتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ کیٹی تھی۔ کیٹی بھی ان شکاریوں کو دیکھ کر رک گئی ہوشیار ہو گئی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اپنا بچاؤ نہ کیا تو یہ لوگ اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔ چنانچہ اس نے اپنا پھن پھیلا لیا اور زمین سے چار فٹ بلند ہو کر پھنکارنے لگی۔

شکاری اپنی جگہ پر ٹھٹھک سے گئے ایک نے کہا۔

اس پر تلوار کا وار کرو"

دوسرا بولا۔ نہیں۔ ہم اسے قتل نہیں کریں گے۔

وہ کیوں؟ کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں ہلاک کر دے۔

دوسرے شکاری نے کہا۔ تم دیکھ نہیں رہے کہ اس سانپ کے ماتھے پر سبز رنگ کا ستارہ بنا ہوا ہے۔ یہ کوئی خاص قسم کا سانپ معلوم ہوتا ہے۔

پھر تم کیا چاہتے ہو؟

میں چاہتا ہوں کہ ہم اسے کسی طرح زندہ پکڑ لیں۔

پھر کیا ہوگا۔ ہم اس سانپ کو پکڑ کر کیا کریں گے؟

"ہم اسے سپیرے کے پاس فروخت کر دیں گے۔ یقین کرو یہ کوئی خاص قسم کا سانپ ہے۔ ہمیں اس کے عوض کافی پیسے مل جائیں گے۔

انہوں نے کیٹی کے اوپر کپڑا ڈال دیا۔ کیٹی کپڑے میں الجھ گئی تو شکاری نے اس کی گردن کو پکڑا اور اسے ایک چمڑے کے تھیلے میں ڈال کر بند کر دیا۔ وہاں سے تھوڑی دور ایک گاؤں کے باہر سپیروں کی بستی تھی۔ یہاں شکاریوں نے ایک بوڑھے سپیرے کو بلایا۔ اسے الگ لے گئے اور ایک شکاری نے کہا

ہمارے پاس ایک ایسا سانپ ہے جس کے ماتھے پر سبز ستارے کا نشان بنا ہوا ہے۔

سبز ستارے کا سنتے ہی بوڑھے سپیرے کا دل بلیوں اچھل پڑا۔ مگر اپنی دل کی خوشی کو اس نے چہرے سے بالکل ظاہر نہیں ہونے دیا۔ بلکہ بے نیازی سے پوچھا۔

سبز ستارے کا نشان تو اس علاقے کے ہر دوسرے سانپ پر ہوتا ہے۔ یہ کونسی ایسی انوکھی بات ہے۔ دکھاؤ کونسا سانپ ہے ذرا میں بھی تو دیکھوں۔

شکاری نے تھیلا سپیرے کے آگے رکھ دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس میں ہے تم خود ہی نکال لو۔"

سپیرے نے اپنی بین نکال کر بجانی شروع کر دی۔ بین کی آواز پر کیٹی پر مستی چھانے لگی اور وہ تھیلے کے باہر نکل کر جھومنے لگی۔ اس کا پھن کھلا تھا۔ سپیرے نے سانپ کے ماتھے پر سبز ستارے کا نشان دیکھ لیا تھا۔ یہ سانپ بڑی مشـ سے ملتا تھا اور کسی قسمت والے سپیرے کے ہاتھ ہی آ تھا۔ بوڑھے سپیرے کو خوب معلوم تھا کہ یہ بڑا قیمتی سانپ ہے اور یہ زمین کے اندر دفن شدہ خزانوں تک لے جاتا ہے۔ بوڑھے سپیرے نے سانپ کو گردن سے پکڑ لیا اور اس کے سبز ستارے کو ایک بار پھر غور سے دیکھا اور بولا۔

"یہ کوئی خاص نشان نہیں ہے۔ بیٹا۔ ایسا نشان یہاں کے اکثر سانپوں پر ہوتا ہے مگر پھر بھی اب تم اسے میرے پاس لے آئے ہو تو میں تمہیں اس کے چار درہم دینے کو تیار ہوں اگر لینا ہے تو لے لو نہیں تو اپنا سانپ واپس لے جاؤ۔"

حالانکہ بوڑھا سپیرا اس قیمتی سانپ کے لئے اپنا مکان بیچ کر بھی خریدتا تو بھی یہ سستا تھا۔ مگر اس نے بے تابی کا کوئی اظہار نہ کیا اور سانپ کو بڑا معمولی سانپ بتایا۔ شکاریوں نے سوچا کہ چلو دو دو درہم ہی سہی اب اس زہریلے سانپ کو

کہاں لے جائیں گے۔ آخر جنگل میں چھوڑ ہی دینا ہے بہتر ہے کہ چار درہم ہی لے لئے جائیں۔ انہوں نے چار درہم لے کر سانپ بوڑھے سپیرے کے حوالے کر دیا بوڑھا سپیرا سانپ کو لے کر خوشی خوشی اپنے مکان میں آگیا۔ اس نے گاؤں میں کسی کو نہ بتایا کہ اس کے پاس سبز ستارے والا نایاب سانپ ہے۔ کیٹی سانپ کے روپ میں خاموش تھی اور اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ اس کو فروخت کر دیا گیا ہے۔ بوڑھے سپیرے نے سانپ کو ایک ٹوکری میں تھیلے سمیت رکھ دیا۔

اب وہ رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ کیونکہ یہ سانپ رات کے اندھیرے میں ہی خزانے کا پتہ بتاتا تھا۔ بوڑھا اپنی جھونپڑی کے باہر بیٹھ کر بے چینی سے رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں ایک کالا کلوٹا جوان سپیرا اس کے مکان کے قریب سے گزرتے ہوئے اس کے پاس آیا اور بولا

بابا! کیا بات ہے آج تم جھونپڑی کے باہر بیٹھے ہو؟

بوڑھے سپیرے نے کہا وہ کیا کروں بیٹا! آج میرا ایک بھائی دوسرے شہر سے آرہا ہے۔ اس کا انتظار کر رہا ہوں۔

جوان سپیرے نے کہا۔ بابا! پہلے تو تم نے کبھی اپنے کسی بھائی کا ذکر نہیں کیا۔ یہ آج تمہارا بھائی کہاں سے ٹپک پڑا؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بوڑھا سپیرا کچھ بڑبڑا سا گیا بولا ۔ یار تم کیا میرے پیچھے ہی پڑ گئے ہو۔ جاؤ اپنا کام کرو ۔

جوان سپیرا آگے چل دیا ۔ مگر اس کے دل میں شک پڑ گیا کہ بابا سپیرا جو اپنی جھونپڑی کے باہر بیٹھا ہے تو ضرور دال میں کچھ کالا کالا ہے۔ ورنہ یہ تو ہمیشہ اپنی جھونپڑی کے اندر ہی بیٹھا رہا کرتا ہے اس نے سوچا کہ چھپ کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ بوڑھا سپیرا آج کیا کرنے والا ہے۔ چنانچہ یہ سوچ کر وہ کچھ دور آگے جاکر ایک درخت کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا ۔ جب رات گہری ہوگئی اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا تو بوڑھا سپیرا اٹھا ۔ اس نے جھونپڑی کے ارد گرد پھر کر دیکھا ۔ جب اسے تسلی ہوگئی کہ اسے کوئی نہیں دیکھ رہا تو جھونپڑی میں گیا ۔ کیٹی سانپ کا تھیلا اٹھایا اور خاموشی سے باہر نکل گیا اور جنگل میں ایک ٹیلے کی طرف روانہ ہوگیا جس کے بارے میں لوگوں میں مشہور تھا کہ اس ٹیلے میں کسی جگہ کسی غار میں پرانے بادشاہوں کا کوئی خزانہ دفن ہے ۔

بوڑھے سپیرے کو اندھیری رات میں جنگل کی طرف تھیلا اٹھائے جاتے دیکھ کر جوان سپیرا بھی اس کے پیچھے پیچھے روانہ ہوگیا ۔ جب بوڑھا سپیرا خزانے والے ٹیلے کے پاس جاکر رک گیا تو اس کا تعاقب کرنے والے جوان سپیرے کا ماتھا ٹھنکا ۔ کہ یہ بوڑھا ضرور خزانے کی تلاش میں آیا ہے ۔

کیونکہ وہ بھی جانتا تھا کہ اس ٹیلے کے بارے میں مشہور ہے کہ یہاں کوئی پرانا خزانہ دفن ہے ۔ اب وہ چھپ کر بوڑھے سپیرے کو غور سے دیکھنے لگا ۔

بوڑھے سپیرے نے تھیلا کھولا ۔ ایک خاص منتر پڑھ کر کیٹی سانپ پر پھونکا ۔ کیٹی سانپ کی آنکھوں کے سامنے ایک بادل سا چھا گیا ۔ پھر یہ بادل چھٹنے لگا اور اس میں سے کیٹی سانپ کو ٹیلے کے اندر دور ایک غار میں ہیرے جواہرات کی چمک دکھائی دی ۔ اسے خزانہ نظر آنے لگا تھا ۔ اس نے خزانے کی طرف رینگنا شروع کر دیا ۔ بوڑھا سپیرا اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا ۔

جوان سپیرا اب سارے راز کو سمجھ گیا تھا کہ یہ بوڑھا سانپ کی مدد سے خزانے کی طرف جا رہا ہے اور اس سبز ستارے والے سانپ کو کہیں سے حاصل کر لیا ہے ۔ جوان سپیرے کی نیت خراب ہوگئی ۔ اس نے فیصلہ کر لیا کہ بوڑھے سپیرے کو اپنے راستے سے ہٹا کر خود خزانے پر قبضہ کر لے ۔

بوڑھا سپیرا جس ٹیلے کی طرف جا رہا تھا اس میں ایک تنگ و تاریک غار کا دروازہ سا بنا ہوا تھا ۔ جوان سپیرا دوسری طرف سے تیز تیز قدموں سے گیا اور ایک

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بڑا پتھر لے کر غار کے دروازے کے اوپر آ کر بیٹھ گیا۔
سانپ رینگتا ہوا غار کے منہ میں داخل ہو گیا۔ اس کے بعد جونہی بوڑھا سپیرا اندر داخل ہونے لگا اوپر سے جوان سپیرے نے پوری طاقت سے پتھر اس کے سر پر دے مارا۔ بوڑھا سپیرا لڑکھڑا کر گر پڑا۔ جوان سپیرے نے اوپر سے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس نے بوڑھے سپیرے کے سر پر پتھر اٹھا کر دو تین بار مارا بوڑھا سپیرا مر گیا تو جوان سپیرا لپک کر غار میں گھس گیا اور دیکھا کہ سانپ آہستہ آہستہ رینگتا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

جوان سپیرے کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اس کو یقین تھا کہ سانپ اسے خزانے تک لے جا رہا ہے۔ غار میں اندھیرا تھا مگر کیٹی سانپ کا ہیرے ستارے والا سر ہلکی ہلکی روشنی دے رہا تھا۔ کیٹی کو کچھ ہوش نہیں تھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے اور کون اس کے تعاقب میں ہے۔ اس پر بوڑھے سپیرے کے منتر کا اثر تھا اور سامنے اسے زمین کے اندر ہیرے جواہرات کے خزانے کی چمک صاف نظر آ رہی تھی اور وہ اسی طرف جا رہی تھی۔

جس جگہ زمین کے اندر خزانہ دفن تھا وہاں آ کر کیٹی سانپ رک گئی۔ کنڈلی مار کر بیٹھ گئی اور لہرانے لگی۔ جوان سپیرے نے

اس جگہ ایک نشان بنا دیا اور واپس گاؤں کی طرف بھاگا۔ گاؤں میں آ کر اس نے اپنی جھونپڑی میں سے ایک تھیلا اور ایک پھاوڑا اٹھایا اور رات کے اندھیرے میں ہی واپس غار میں آ گیا۔ کیٹی سانپ اسی طرح خزانے والی جگہ پر کنڈلی مارے بیٹھا لہرا رہا تھا۔ جوان سپیرے نے سانپ کو چمڑے کے تھیلے میں ڈال کر اس کا منہ بند کیا اور پھاوڑے سے زمین کھودنے لگا۔

چار پانچ فٹ زمین کھودنے کے بعد اس کا پھاوڑا ایک صندوق سے ٹکرایا۔ اس کا دل خوشی سے اچھل پڑا۔ وہ تیزی سے پھاوڑا چلاتے ہوئے مٹی باہر نکالنے لگا۔ اب اسے اندھیرے میں ایک صندوق دکھائی دیا۔ جوان سپیرے نے صندوق کو باہر نکال لیا۔ اس نے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ اس کا ڈھکنا کھولا تو ہیرے جواہرات کی چمک سے غار روشن ہو گئی۔ اتنا بڑا خزانہ دیکھ کر جوان سپیرا خوشی سے ناچنے لگا۔

اس نے جواہرات اٹھا اٹھا کر اپنی جیبوں میں بھرنے شروع کر دیئے۔ وہ خزانہ لوٹنے میں لگا ہوا تھا اور اسے خبر ہی نہیں تھی کہ ایک سیاہ بالوں والا سانپ جس کی لمبی لمبی خطرناک مونچھیں بھی تھیں۔ زمین کے اندر سے نکل کر رینگتا ہوا اس کے پیچھے آ چکا تھا۔ پھر اس سانپ نے ایک پھنکار ماری جوان سپیرے کا ہاتھ صندوق کے اندر ہی رہ گیا۔ اس نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جلدی سے پلٹ کر پیچھے دیکھا مگر اب وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ مونچھوں والے خطرناک اور زہریلے سانپ نے بجلی ایسی تیزی سے اس کے ماتھے پر ڈس دیا۔

جوان سپیرے کے منہ سے ایک چیخ بلند ہوئی اور وہ جواہرات کو وہیں پھینک کر اپنے گاؤں جانے کے لئے بھاگا کیونکہ اس کے گھر میں سانپ کا مہرہ تھا۔ جس کی مدد سے وہ سانپ کے زہر سے بچ سکتا تھا۔ مگر یہ مونچھوں والا سانپ کوئی معمولی سانپ نہیں تھا اور اس کا زہر بھی کوئی معمولی زہر نہیں تھا۔ اس زہر نے اس کے خون کے سفید اور سرخ ذرات کو پھاڑنا شروع کر دیا تھا اور جوان سپیرے کے قدم بھاری ہونا شروع ہو گئے تھے۔ وہ غار سے باہر نکل کر اس جگہ آیا جہاں بوڑھے سپیرے کی کچلی ہوئی لاش پڑی تھی۔ جوان سپیرے نے اس لاش کے آگے جانے کی کوشش کی مگر اس کے جسم نے جواب دے دیا اور وہ بوڑھے سپیرے کی لاش پر خود بھی ایک لاش بن کر گر پڑا۔ وہ مر چکا تھا۔ خزانے کے ہیرے جواہرات اس کی جیبوں میں بھرے ہوئے تھے۔

مونچھوں والا سانپ چلتے ہوئے اس جوان سپیرے کی لاش تک آیا اور منہ سے ایک بھیانک پھنکار کے ساتھ آگ کا شعلہ نکلا جس نے دونوں لاشوں کو آگ لگا دی پھر وہ

غار سے باہر نکل آیا اور غار کے پاس ہی ایک جھکی ہوئی دیوار میں پھنسے پتھر کے گرد اپنے آپ کو لپیٹ کر زور لگانے لگا۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ پتھر کو باہر کھینچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس مونچھوں والے سانپ میں غضب کی طاقت تھی۔ پتھر نے اپنی جگہ سے کھسکنا شروع کر دیا۔

مونچھوں والے سانپ نے زور سے ایک جھٹکا دیا اور پتھر باہر نکل آیا۔ شاید اس پتھر پر ہی غار کھڑی تھی۔ جونہی یہ پتھر باہر نکلا سارے کا سارا ٹیلہ بیٹھ گیا اور غار اور غار کا خزانہ اور کیٹی سانپ کا تھیلا اندر دب گیا۔

مونچھوں والا سانپ اندھیرے جنگل میں جھیل کی طرف گیا اور جھیل کے پانی میں اتر کر غوطہ لگا کر غائب ہو گیا۔

ہزاروں من مٹی کیٹی سانپ کے تھیلے کے اوپر گری تو کیٹی کو ایک دم جیسے ہوش آ گیا۔ اس نے تھیلے کو دانتوں سے توڑ ڈالا اور باہر نکل آئی۔ وہ مٹی کے اندر دبی ہوئی تھی مگر اپنے آگے سے مٹی کو گراتی باہر نکلنے کی کوشش کر رہی تھی سانپ مٹی میں دب کر بھی نہیں مرتا اور اپنا راستہ بنا لیتا ہے۔ کیٹی نے مٹی کے نیچے سے نکل کر دیکھا کہ وہ خزانے کے پاس ایک ذرا سی کھلی جگہ پر نکل آئی ہے جہاں بڑے بڑے پتھروں کی وجہ سے غار کی چھت پوری طرح سے نہیں بیٹھی تھی کیٹی سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب اس غار سے باہر نکلنے کے جتن کرنے لگی۔ اسے غار کا راستہ معلوم تھا۔ اس نے ایک جگہ سوراخ بنا کر اس کے اندر ہی اندر سے مٹی کو پیچھے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھنا شروع کیا۔ کافی دیر تک کوشش کرتے رہنے کے بعد وہ مٹی کے ٹیلے میں سے باہر نکل آئی۔

کھلی ہوا میں آکر کیٹی نے ایک لمبا سانس لیا۔ عنبر ناگ اور ماریا کو یاد کیا۔ پھر اپنے جن دوست کو آواز دی مگر وہ اس کی مدد کو نہ آیا۔ اس نے اپنے دماغ میں اپنی اصلی شکل کا تصور جما کر خیال ہی خیال میں چٹکی بجائی مگر چٹکی نے بھی کوئی اثر نہ کیا۔ اور اسی طرح سانپ بنی رہی۔ کیٹی کو سب کچھ معلوم ہو گیا تھا کہ وہ سبز ستارے والا کوئی ایسا نایاب سانپ بن چکی ہے جس کو خزانے کا پتہ چل جاتا ہے اور رات کی چودھویں رات کو وہ بے خود ہو کر چاند کے آگے رقص شروع کر دیتی ہے اور پھر چاند اسے اپنی کرنوں میں جذب کر کے جس ملک میں چاہے پھینک دیتا ہے۔

چاند کی چودھویں تاریخ کو صرف ایک دن باقی رہ گیا تھا۔ کیٹی اس سے پہلے پہلے سانپ کے روپ سے نجات حاصل کرنا چاہتی تھی مگر اسے کوئی ایسا طریقہ معلوم نہیں ہو رہا تھا جس پر عمل کر کے وہ دوبارہ انسانی شکل اختیار کر سکتی۔ اس کی

چٹکی یا اس کا دوست جن ہی اس کی مدد کر سکتے تھے۔ اور یہ دونوں چیزیں اسے اکیلا چھوڑ چکی تھیں نہ اس کا جن دوست اس کی مدد کو آتا تھا اور نہ اس کی چٹکی میں کوئی اثر پیدا ہو رہا تھا

کیٹی سانپ کی شکل میں ٹیلے کو پیچھے چھوڑ کر جھیل کی طرف رینگتی ہوئی چل پڑی۔ آگے جھیل کے پاس جنگل آگیا۔ یہاں پہنچتے پہنچتے دن کی روشنی پھیل گئی۔ کیٹی ایک بل میں گھس کر آرام کرنے لگی۔ کیونکہ باہر خطرہ تھا کہ اسے پھر کوئی سپیرا پکڑ کر نہ لے جائے۔ سارا دن وہ بل میں گھسی رہی۔ اگلی رات چاند کی چودھویں رات تھی۔ کیٹی نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ باہر نہیں نکلے گی اور اس دفعہ چاند کے آگے رقص نہیں کرے گی۔

لیکن جب آسمان پر پورا چاند نکل آیا اور اس کی چاندنی سے رات روشن ہو گئی تو کیٹی اپنے آپ بل میں سے باہر نکل آئی اور چاند کے آگے رقص شروع کر دیا۔ وہ دیر تک چاند کے آگے رقص کرتی رہی۔ پھر وہ کنڈلی مار کر ایک جگہ بیٹھ گئی اور منہ اٹھا کر تکنے لگی۔ اس وقت چاند کی کرنوں نے اپنا عمل شروع کر دیا۔ اور کیٹی کو اپنے اندر جذب کر کے غائب کر دیا۔ کیٹی اس بار بھی سانپ کی شکل میں دو روز تک چاند کی کرنوں میں جذب رہی۔ تیسرے دن چاند کی کرنوں نے اسے ایک ویران وادی میں پھینک دیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی سانپ کو ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ ایک سنسان اور ویران مقام پر آگئی ۔ اگرچہ ساری وادی میں اونچے اونچے گھنے درخت تھے اور ایک جگہ ندی بھی بہہ رہی تھی مگر حیرانی کی بات یہ تھی کہ وہاں کوئی آبادی نہیں تھی حالانکہ اس سے چند میل کے فاصلے پر ایک ایسی جگہ پر آبادی موجود تھی جو اس وادی کے مقابلے میں بالکل بنجر علاقہ تھا ۔ کیٹی سانپ کی شکل میں زمین پر رینگتی ہوئی اِدھر اُدھر وادی میں چلنے پھرنے لگی ۔ اس نے ساری وادی گھوم پھر کر چھان ماری ۔ کسی جگہ پر بھی کوئی انسان آباد نہ تھا ۔ نہ کوئی گھر تھا ۔ نہ کوئی جھونپڑا تھا ۔ کہیں کوئی گھوڑا یا بیل بھی چرتا نظر نہ آتا تھا ۔

اس وادی میں گھومتے پھرتے رات ہوگئی ۔ کیٹی نے سوچا کہ یہ رات اسی جگہ بسر کرنی چاہیئے اور کل کسی طرف چلی جائے گی ۔ یہ سوچ کر وہ ندی کے کنارے جنگلی بِلوں میں جاکر چھپ کر لیٹ گئی ۔ اسے ابھی تک یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ کونسا ملک ہے اور وہ ناگ عنبر اور ماریا سے کتنی دُور ہوگئی ہے

جب رات آدھی سے زیادہ گزری اور جنگل اور وادی خاموش ہوگئی تو اچانک کیٹی کو ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے بہت سی عورتیں اور بچے ایک ساتھ مل کر آہستہ آہستہ رو رہے ہوں ۔ یہ آوازیں کبھی دُور سے آتیں اور کبھی ایک دم قریب سے

سنائی دیتیں اور پھر آہستہ آہستہ دور ہوتی چلی جاتیں ۔ ان آوازوں میں بڑا درد اور ماتم تھا ۔ لگتا تھا یہ بچے اور عورتیں اپنے مرنے والوں کو یاد کر کے رو رہی ہیں اور یہ کوئی بھٹکتی ہوئی روحیں ہیں

کیٹی نے گردن اٹھا کر وادی میں چاروں طرف دیکھا ۔ اسے رونے کی آوازیں آرہی تھیں مگر کوئی انسان دکھائی نہیں دیتا تھا ۔

تھوڑی دیر بعد یہ آوازیں خاموش ہوگئیں

کچھ وقت گزرا ہوگا کہ اب کیٹی کو ایک بچے کے بین کرنے کی آواز سنائی دی ۔ جیسے یہ بچہ اپنی ماں کو پکار رہا تھا ۔ کیٹی نے اندازہ لگایا تو یہ آواز ایک جگہ درختوں کے جھنڈ کے پیچھے سے آرہی تھی ۔ کیٹی رینگتی ہوئی درختوں کے جھنڈ میں آگئی ۔ بچے کے رونے اور بین کرنے کی آواز صاف سنائی دینے لگی تھی ۔ کیٹی نے دیکھا کہ اندھیرے میں درختوں کے پیچھے ایک اصطبل سا بنا ہوا ہے جس کی چھت ٹوٹی ہوئی ہے ۔ صاف لگ رہا تھا کہ یہ اصطبل اب ویران ہو چکا ہے ۔ کیٹی رینگتی ہوئی اس کے پاس آگئی ۔ اصطبل کا دروازہ تھوڑا سا کھلا تھا ۔ کیٹی دروازے کی درز میں سے رینگ کر اندر چلی گئی ۔ اصطبل میں گھپ اندھیرا تھا ۔ اس کے اندر جاتے ہی بچے کے رونے کی آواز بند ہوگئی ۔ گہری خاموشی چھا گئی ۔ کیٹی دیوار کے ساتھ لگ کر کنڈلی مار کر بیٹھ گئی اور انتظار

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کرنے لگی کہ شاید بچے کے رونے کی آواز پھر آئے۔ اس نے دیکھا کہ اصطبل میں سوائے خشک گھاس پھوس کے اور کچھ نہیں تھا۔ ایک جگہ گھوڑوں کے ٹوٹے ہوئے رسے اور چارہ پڑا تھا۔ اگر یہ اصطبل خالی ہے تو پھر بچے کے رونے کی آواز کہاں سے آ رہی تھی۔

کیٹی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ اندھیرے میں دم سادھے کنڈلی مارے بیٹھی تھی کہ اچانک اسے سیٹی کی باریک آواز آئی۔ کیٹی چونکی۔ یہ سانپ کی سیٹی کی آواز تھی۔ کیٹی سانپ کی بولی اور اس کی آواز کو صاف پہچان سکتی تھی۔ کیونکہ وہ خود سانپ ہی ہوئی تھی۔ وہ سیٹی کی آواز کی طرف بڑھی۔

سانپ کی سیٹی کی آواز برابر آ رہی تھی۔ کیٹی کونے میں آگئی۔ یہاں ایک سوراخ تھا۔ سانپ کی سیٹی کی آواز اس سوراخ میں سے آ رہی تھی۔ کیٹی سوراخ میں داخل ہو گئی۔ جوں جوں وہ سوراخ میں آگے بڑھ رہی تھی۔ سوراخ چوڑا ہوتا جا رہا تھا۔ وہ زمین کے نیچے کافی گہرائی میں آگئی تھی۔ یہاں سوراخ ایک سرنگ میں بدل گئی اور ایک جگہ چھوٹا سا لان آگیا جس کے فرش پر ایک لکڑی کا ٹوٹا پھوٹا تختہ رکھا تھا اور اس کے اوپر کوئی آدمی سیدھا پڑا تھا

سانپ کی سیٹی کی آواز رک گئی تھی۔ کیٹی اس تختے کی طرف آئی جس پر ایک آدمی لیٹا ہوا تھا۔ کیٹی نے قریب آ کر

دیکھا تو وہ ایک نوجوان کی لاش تھی۔ یہ نوجوان بے حد خوبصورت تھا۔ جسم باڈی بلڈروں ایسا مضبوط تھا۔ کمر کے ساتھ ٹارزن کی طرح گھاس پھونس کی بنی ہوئی دھوتی نما سنیکر سی بندھی تھی۔ ایک پیٹی بھی لگی تھی۔ جس میں ایک گاٹے کا کھوکھلا سینگ لٹک رہا تھا۔ ایک بازو میں سونے کا کڑا تھا اور کلائی کے ساتھ فولادی بازو بند بندھا تھا۔ اس خوبصورت نوجوان کے گلے میں بھی سونے کا کنٹھا پڑا تھا اور سنہری بال گردن کے پیچھے تک گئے ہوئے تھے۔ اسکی ناک یونانی دیوتاؤں کی طرح سیدھی اور خوبصورت تھی۔ آنکھیں بند تھیں اور ہونٹوں پر ایک دلکش مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

کیٹی حیران ہوئی کہ یا خدا یہ اتنے حسین نوجوان کی لاش زمین کے اندر کہاں سے آگئی ہے؟ یہ کیا اسرار ہے؟ یہ نوجوان کون تھا؟

کیٹی ابھی غور ہی کر رہی تھی کہ اس کے کانوں میں کسی مرد کی صاف چمکیلی صحت مند مگر دکھ سے بوجھل بوجھل آواز آئی سب سے حیرت کی بات یہ تھی کہ سانپ ہوتے ہوئے بھی کیٹی اس آواز کے الفاظ کو سمجھ رہی تھی۔ آواز نے کہا۔

کیٹی! مجھے خوشی ہوئی ہے کہ تم میری لاش کے پاس آئی ہو تم پہلی انسان عورت ہو۔ جو یہاں آئی ہے ورنہ بچے کے رونے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی آواز سن کر لوگ بے ہوش ہو جاتے یا مر جاتے تھے۔

کیٹی نے بولنا چاہا مگر اس کی آواز نہ نکل سکی۔ مرد کی آواز نے کہا۔

گھبراؤ نہیں۔ خدا نے تمہیں ایک خاص مقصد کے ساتھ یہاں بھیجا ہے اور اب تم اسی کی رضامندی سے دوبارہ انسانی شکل اختیار کر لوگی اور انسانی آواز میں بول سکو گی۔

کیٹی نے اپنا پھن لہرا کر کچھ کہنا چاہا مگر انسانی الفاظ پھر بھی ادا نہ کر سکی۔ آواز نے ایک بار پھر بلند ہو کر کہا۔

میری لاش کے گرد دو چکر لگاؤ کیٹی۔ تم بولنے لگو گی کیٹی نے لاش کے گرد دو چکر کاٹے تو اس کے منہ سے الفاظ نکلنے لگے وہ اگرچہ ابھی تک سانپ ہی تھی مگر اب وہ انسانوں کی طرح بول سکتی تھی اس نے پہلا سوال یہ کیا۔

تم کون ہو؟ کیا یہ تمہاری لاش ہے؟

آواز بلند ہوئی۔ ہاں یہ میری لاش ہے کیٹی

کیٹی نے پوچھا۔ تم میرا نام کس طرح جانتے ہو؟

آواز نے کہا۔ میں اپنی لاش کی روح ہوں۔ چونکہ میں نے ساری زندگی کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ اور کبھی کوئی بُرا کام نہیں کیا اس لئے میں ایک نیک روح ہوں اور جو کوئی میرے قریب آتا ہے مجھے اس کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے

میں جان گیا ہوں کہ تم کیٹی ہو اور تم کسی دوسرے سیارے سے اس زمین پر آئی ہو۔

کیٹی نے پوچھا۔ کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ ناگ عنبر اور ماریا کہاں ہیں؟

آواز نے کہا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

کیٹی نے کہا۔ تم کون ہو اور میرے یہاں آنے پر خوش کیوں ہو؟

آواز نے کہا۔ کیٹی! آج سے بیس برس پہلے اس وادی میں ایک بڑا خوشحال قبیلہ آباد تھا۔ اس قبیلے کے سردار کا نام مکو بال تھا۔ میں اس سردار کا بیٹا تھا۔ ہمارا قبیلہ شکار پر گزارا کرتا۔ ہم لوگ جنگل میں جا کر شکار کھیلتے اور شکار کا گوشت ہی بھون کر کھاتے تھے۔ ہمارے قبیلے میں کبھی کسی آدمی یا عورت نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔ کبھی کسی نے کسی کا خون نہیں کیا تھا۔ ہم بڑوں کی عزت کرتے تھے اور ماں باپ کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے ہمارے ذہن بڑے پاک تھے اور ہمارے دلوں میں کبھی کوئی برا خیال نہیں آیا تھا لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ....

کیٹی نے کہا۔ کیا تم مجھے انسانی شکل میں تبدیل نہیں کر سکتے؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رشی بال کی روح اور بن مانس

آواز نے کہا - ہاں - مگر ابھی نہیں - پہلے تم میری درد بھری کہانی سنو - اس کے بعد تم انسانی شکل بھی حاصل کر سکو گی - تو میں تمہیں کہہ رہا تھا کہ ہمارا قبیلہ بڑی خوش حالی اور نیکی کی زندگی بسر کر رہا تھا کہ ایک کمینہ اور بُرے کردار والا آدمی ہمارے قبیلے میں آ گیا - یہ شخص کالا علم جانتا تھا اور جادوگری کرتا تھا - یہ ہمیشہ جھوٹ بولتا - بری باتیں سوچتا اور لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات بھڑکاتا - لوگ آپس میں دشمنیاں کرنے لگے - ایک دوسرے کے قتل شروع ہو گئے - قبیلے کا ہر آدمی گناہ کی دلدل میں دھنستا چلا گیا - قبیلے کے سردار یعنی میرے باپ نے لوگوں کو نیکی کی تلقین کی اور انہیں برائیوں سے روکا اس بدکار اور بُرے کردار والے آدمی نے لوگوں کے دلوں کو برائی کے شکنجے میں جکڑ رکھا تھا - ان پر میرے باپ کی نصیحت کا کوئی اثر نہ ہوا - قبیلے میں چوری ڈاکہ قتل اور دوسری برائیاں

اسی طرح ہوتی رہیں - مگر میں ان برائیوں سے بالکل پاک رہا - مجھ پر اپنے باپ کی نیک اور پاکیزہ زندگی کا بڑا اثر تھا لیکن مجھ میں ایک برائی ضرور آ گئی تھی اور وہ یہ تھی کہ میں اپنی ماں کو بہت تنگ کرنے لگا تھا - اس کا کہا نہیں مانتا تھا - اس کے آگے گستاخی کرتا تھا - ایک بار تو میں نے اپنی ماں کو گالی بھی دے دی تھی - چنانچہ جب ایک روز اس قبیلے پر خدا کا غضب نازل ہوا تو میں بھی اس کی لپیٹ میں آ گیا

ایسا ہوا کہ ایک رات طوفان کی آندھی چلی - یہ آندھی نہیں کوئی بھیانک طوفان تھا جس نے سارے مکانوں کو انسانوں کے ساتھ ہی "تنکوں" کی طرح اڑا دیا - سوائے میرے نیک ماں باپ کے قبیلے کے سارے کے سارے لوگ اس آندھی میں سینکڑوں فٹ بلند ہو کر ہواؤں میں اڑتے چلے گئے اور پھر فضا میں ہی ان پر بجلیاں گریں اور وہ فنا ہو گئے - میں اڑتا ہوا اپنے قبیلے کی وادی میں ہی آسمان پر چکر کھانے لگا اور کافی بلندی پر چلا گیا - پھر جیسے کسی نے مجھے اوپر سے نیچے پھینک دیا - میں ٹھیک اس جگہ گرا جہاں اس وقت تم اور میری لاش موجود ہے - مجھے ماں کو گالی دینے کی سزا مل چکی تھی اور میں ایک لاش میں تبدیل ہو کر اس تختے پر پڑا تھا - مگر میری روح زندہ تھی اور میری دوسری نیکیوں کی وجہ سے میں اپنی لاش

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے قریب آکر اسے دیکھ سکتا تھا اور بچے کے رونے کی آواز نکال کر کسی باہر کے آدمی کو اپنی طرف بلا بھی سکتا تھا۔ مگر جب بھی کوئی میری بچے ایسی رونے کی آواز سنتا تو غش کھا کر گر پڑتا یا مر جاتا۔۔۔۔

کیٹی نے پوچھا۔ تم بچے کی آواز کس لئے نکالا کرتے تھے؟

نوجوان کی آواز نے کہا۔ اس لئے کہ میرے ماں باپ ابھی تک زندہ ہیں اگرچہ وہ بوڑھے ہو چکے ہیں مگر وہ اس امید پر زندہ ہیں کہ شاید کبھی ان کا بچھڑا ہوا بیٹا ریشمی بال — یہ میرا نام ہے — انہیں واپس مل جائے۔ کیونکہ انہیں یقین ہے کہ آندھی میں ان کا نوجوان بیٹا اڑ کر کسی دوسرے ملک میں پہنچ چکا ہے اور ایک نہ ایک دن ان سے ملنے ضرور ان کے پاس آئے گا۔

کیٹی نے پوچھا۔ تو کیا تم واپس اپنے بوڑھے ماں باپ کے پاس جانا چاہتے ہو۔

خوبصورت نوجوان ریشمی بال کی آواز آئی۔ "کاش میں ایسا کر سکتا۔ مگر میں مر چکا ہوں۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ میں خود ان کے پاس نہیں جا سکتا۔ لیکن مجھے میری باقی نیکیوں کے صلے میں اتنی اجازت دے دی گئی ہے کہ اگر کوئی انسان میری لاش کے پاس زمین کے اندر آجائے تو میں اسے اپنی شکل

دے کر اپنے ماں باپ کے پاس بھیج سکتا ہوں۔ زمین کے اندر کسی انسان کا آنا ناممکن بات تھی۔ لیکن خدا نے میری فریاد سن لی اور ایک ناممکن کو ممکن کر دکھایا اور تم ایک انسان ہوتے ہوئے ایک سانپ کی شکل میں میری لاش کے پاس زمین کے اندر آگئیں۔

کیٹی نے پوچھا۔ ریشمی بال! کیا تم مجھے اپنی شکل دے کر اپنے ماں باپ کے پاس بھیجو گے؟

ریشمی بال کی آواز آئی۔ ہاں کیٹی۔

مگر کس لئے؟ اس کا مقصد کیا ہے۔ کیٹی نے سوال کیا؟

آواز نے جواب دیا۔ میرے بوڑھے ماں باپ اگر میری لاش دیکھ لیتے تو شاید انہیں صبر آجاتا مگر انہوں نے میری لاش دیکھی ہی نہیں۔ اس لئے انہیں ابھی تک یقین ہے کہ میں زندہ ہوں اور آندھی والی رات کو طوفانی ہوائیں اڑا کر مجھے کسی دوسرے ملک میں لے گئی ہیں اور میں ایک نہ ایک دن ان کے پاس ضرور آجاؤں گا۔ وہ اسی امید پر زندہ ہیں کہ مجھ سے ان کی یہ دردناک حالت دیکھی نہیں جاتی میں خود اپنی لاش میں داخل ہو کر ان کے پاس نہیں جا سکتا۔ اگر میں ایسا کر سکتا تو تمہیں تکلیف نہ دیتا۔ اب تمہیں میری خاطر میرا حلیہ بدل کر، میری شکل میں آکر میرے ماں باپ کے پاس

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جانا ہوگا اور تم یہی ظاہر کرو گی کہ تم طوفانی ہواؤں میں اڑ کر ملک مصر میں جا پہنچے تھے اور اب وہاں سے اپنے ماں باپ سے ملنے آئے ہو اور تم زندہ ہو۔

کیٹی نے کہا۔ لیکن یہ ..... میرا مطلب ہے میں کب تک اس حالت میں رہوں گی۔

رشی بال کی آواز نے کہا" میرے ماں باپ کافی بوڑھے ہو چکے ہیں۔ وہ زیادہ سے زیادہ دو ایک برس اور زندہ رہیں گے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ مجھ سے ملنے کی حسرت لے کر اس دنیا سے رخصت ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ وہ اس دنیا میں ہی اپنے بیٹے سے مل لیں اور خوشی خوشی اس دنیا سے رخصت ہوں۔ کیا تم ایک غم زدہ بیٹے اور دکھی ماں باپ کے لئے یہ قربانی نہیں کرو گی؟

کیٹی نے کہا۔ ضرور کروں گی رشی بال۔ لیکن جب تمہارے ماں باپ خوشی خوشی اس دنیا سے چلے جائیں گے تو میرا کیا ہوگا تو کیا میں واپس اپنی شکل میں آ جاؤں گی یا پھر سانپ بن جاؤں گی؟ میں سانپ نہیں بننا چاہتی۔

رشی بال نے کہا۔ نہیں کیٹی۔ تم اس کے بعد واپس سانپ کی شکل میں نہیں آؤ گی۔ تم اپنی اصل یعنی کیٹی کی شکل اختیار کر سکو گی مگر اس کے لئے تمہیں ایک اور کام کرنا ہوگا؟

وہ کیا ہے؟ کیٹی نے پوچھا

رشی بال نے کہا" جب میرے ماں باپ اس دنیا سے اگلی دنیا میں چلے جائیں تو تم جنگل میں اسی جگہ آ جانا۔ میری روح تمہیں ملے گی۔ وہ تمہیں ایک غار میں لے جائے گی۔ جہاں اس بدکردار آدمی کی لاش پڑی ہے۔ جس نے ہمارے قبیلے کے نیک لوگوں کو برائی اور گناہ کے کیچڑ میں پھینک دیا تھا اور جس کی وجہ سے ہمارے قبیلے پر خدا کا غضب نازل ہوا۔

میں اس بدکردار کی لاش پر جا کر کیا کروں گی۔

رشی بال کی آواز نے کہا۔ تم کچھ نہیں کرو گی۔ سب کچھ میں کروں گا۔ میں اس بدکردار آدمی کی لاش کو ایک ایسے بن مانس میں تبدیل کر دوں گا جس کا منہ سر اور سارا جسم بن مانس کا ہوگا مگر ٹانگیں انسان کی ہوں گی۔ اور وہ ریچھ کی طرح جھک کر اپنے اگلے بازوؤں پر چلے گا۔ تم میری شکل میں اس بدکردار انسان کی زندہ بن مانس کی شکل والی لاش کو لے کر وادی میں اکتالیس دن گھومو گی اور دوسرے گاؤں اور بستیوں میں جا کر لوگوں کو بتاؤ گی کہ یہ وہ بُرا انسان تھا جس نے دوسرے لوگوں کو نیکی کے راستے سے بھٹکا کر برائی کے راستے پر ڈالا اور لوگ اس پر لعن طعن کریں گے اس کے بعد بیالیسویں روز تم واپس اسی جگہ آ جاؤ گی جہاں تم اس وقت ہو۔ اس کے بعد

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

میرے اندر وہ طاقت پیدا ہو جائے گی کہ میں اشارہ کروں گا اور تم اصلی کیٹی بن جاؤ گی ۔

کیٹی نے کہا۔ مجھے منظور ہے میں تمہاری شکل اختیار کر کے تمہارے ماں باپ کے پاس جانے کو تیار ہوں مگر تمہیں اپنے اور اپنے ماں باپ کے بارے میں مجھے سب کچھ بتانا ہو گا کہ بچپن میں تمہیں کس نام سے پکارا جاتا تھا اور تمہاری والدہ کا کیا نام ہے اور تمہارے دوسرے رشتہ داروں کے کیا نام تھے ۔

رشی بال کی آواز نے کہا ۔ " وہ میں سب کچھ تمہارے ذہن میں ڈال دوں گا ۔ تم کوئی شے نہ بھلا سکو گی ۔ اب تم ایسا کرو کہ میری لاش کے سرہانے کی طرف آ کر لاش کے برابر زمین پر سیدھی لیٹ جاؤ ''

کیٹی جو سانپ کی شکل میں تھی اپنی جگہ سے رینگتی ہوئی لاش کے سرہانے کی طرف گئی اور رشی بال کی خوبصورت لاش کے برابر زمین پر لیٹ گئی ۔ رشی بال کی آواز آئی ۔

اپنی آنکھیں بند کر لو کیٹی ۔ تم میرا قالب اختیار کرنے والی ہو

کیٹی نے اپنی سانپ کی آنکھیں بند کر لیں ۔ وہ ایک سانپ تھی جو لاش کے برابر زمین پر بالکل سیدھا لیٹا ہوا تھا ۔ کیٹی کا ذہن آہستہ آہستہ کام کر رہا تھا ۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کے

جسم میں کوئی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے ۔ رشی کی آواز نے اسے آنکھیں کھولنے سے منع کر دیا تھا ۔

جب تک میں نہ کہوں تم اپنی آنکھیں مت کھولنا

کیٹی کا سانپ کا جسم کپکپانے لگا ۔ پھر اسے اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کا احساس ہوا ۔ اس نے اپنے بند منہ کے اندر زبان پھیری تو اسے انسانی لامت محسوس ہوتے وہ انسان کی شکل اختیار کر چکی تھی ۔ رشی بال کی آواز آئی

کیٹی ۔ اب تم آنکھیں کھول کر کھڑی ہو سکتی ہو !

کیٹی نے اپنی آنکھیں کھول کر اپنے جسم کو دیکھا ۔ وہ ہو بہو رشی بال کی شکل اختیار کر چکی تھی ۔ وہ ایک ہی جیسے انسان تھے ایک کی لاش پڑی تھی اور دوسرا اس کے ساتھ ہی زندہ پڑا تھا ۔ کیٹی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اس کا جسم ایک خوبصورت مرد کا جسم بن چکا تھا ۔ وہ رشی بال بن چکی تھی ۔ کبھی وہ اپنے جسم کو دیکھتی اور کبھی رشی بال کی لاش کو دیکھتی ۔ دونوں میں رتی برابر بھی فرق نہیں تھا ۔ سوائے اس کے کہ ایک مردہ تھا اور دوسرا زندہ تھا ۔ رشی بال کی آواز آئی ۔

کیٹی ! تم میرا روپ اختیار کر چکی ہو ۔ اب تم رشی بال ہو ۔ تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے ۔ تمہیں میرے بارے میں سب کچھ یاد آ گیا ہو گا ۔ تمہیں یہ بھی پتہ چل گیا ہو گا کہ مجھے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بچپن میں کس نام سے پکارا جاتا تھا اور میرے دل میں کس کس طرح کی یادیں ہیں ۔

کیٹی نے کہا - ہاں رشی بال ! تمہارے بارے میں مجھے سب کچھ یاد آگیا ہے - میں تمہاری ہو بہو تصویر ہوں ۔ مجھ میں اور تجھ میں اب کوئی فرق نہیں رہا ۔ میں تمہاری ہی طرح خوبصورت اور حسین جوان بن گئی ہوں ۔

رشی بال نے کہا - اب تم اس غار کے جنوب کی طرف جاؤ گی تو تمہیں ایک دروازہ ملے گا جو تمہیں اس غار سے باہر نکال دے گا ۔ اس وقت باہر وادی میں صبح ہو رہی ہے ۔ تم اس وادی سے گذر کر پہاڑی کی دوسری طرف جاؤ گی تو تمہیں ایک بستی ملے گی ۔ اسی بستی میں میرے بوڑھے ماں باپ ایک مکان میں رہتے ہیں ۔ تم ان کے پاس رشی بال بن کر جاؤ گی اور جو میں نے تمہیں بتایا ہے اسی طرح کرو گی ۔

کیٹی نے جواب دیا ۔ میں ویسا ہی کروں گی جیسا تم نے مجھے بتایا ہے ۔

رشی بال کی آواز نے کہا - کیٹی ! میں تمہارا یہ احسان قیامت تک یاد رکھوں گا - تم میرے لئے بڑی قربانی کر رہی ہو - تم میرے ماں باپ کے پاس ان کا جوان بیٹا رشی بال بن کر رہو گی اور جب میرے ماں باپ اس دنیا سے رخصت ہو

جائیں تو تم اسی جگہ واپس آجانا - یہاں میری روح تم سے ملاقات کرے گی اور پھر میں تمہیں قبیلے کے اس بدکردار آدمی کی لاش کے پاس لے چلوں گا ۔ جس نے میرے قبیلے کے آدمیوں کو گناہ کی دلدل میں پھنسایا اور ان کی تباہی کا باعث بنا - اب تم جاؤ ۔ میرے بوڑھے ماں باپ تمہارا انتظار کر رہے ہیں - خدا تمہاری حفاظت کرے "

کیٹی ، خوبصورت نوجوان رشی بال کی شکل میں غار میں سے باہر نکل آئی - باہر جنگل میں سنہری دھوپ پھیلی ہوئی تھی - کیٹی نے ایک بار پھر اپنے جسم کو دیکھا - اس کا جسم ایک حسین اور طاقتور نوجوان کا جسم تھا - کمر کے گرد سوکھی گھاس کا گھٹنوں سے اوپر تک کپڑا بندھا تھا جس کے ساتھ چمڑے کی پیٹی تھی اور پیٹی کے ساتھ بیل کا سینگ لٹک رہا تھا - کیٹی کے ہاتھ میں ایک نیزہ بھی آگیا تھا - بازو پر سونے کا کڑا بندھا تھا اور کلائی پر فولادی کنگن تھا - پاؤں میں یونانی چپل تھی جس کے چمڑے کے تسمے گھٹنوں تک چڑھے ہوئے تھے اس کے گلے میں بھی سونے کا کنٹھا پڑا تھا ۔

کیٹی جنگل میں خوبصورت رشی بال کی شکل میں گزرتی ہوئی پہاڑی کی طرف چل پڑی ۔ پہاڑی کی دوسری طرف اسے ایک بستی نظر آئی - اس بستی میں رشی بال کے بوڑھے ماں باپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رہنے تھے۔ کیٹی نیزہ ہاتھ میں تھامے بڑی شان سے بستی میں داخل ہوئی تو بستی کے لوگوں اور عورتوں نے اسے گھیر لیا اور خوشی سے نعرے لگانے لگے کہ رشی بال زندہ ہے۔ سردار مکو بال کا خوبصورت بیٹا رشی بال واپس آگیا ہے۔ رشی بال کے بوڑھے ماں باپ بھی اپنی جھونپڑی سے باہر آ گئے۔ کیٹی نے دیکھا کہ دونوں کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ جوان بیٹے کی گمشدگی کے غم نے انہیں بہت کمزور کر دیا تھا سردار مکو بال نے اپنی آنکھوں کے اوپر ہتھیلی کا چھجہ سا بنا کر اپنے جوان اور خوبصورت بیٹے کو دیکھا اور فوراً پہچان لیا۔ رشی بال کی بوڑھی ماں کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو کپکپا رہے تھے۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو گلے لگا لیا۔ ہر طرف خوشیاں برسنے لگیں۔ بوڑھے میاں بیوی بار بار اپنے بیٹے کو چوم رہے تھے۔ کیٹی نے انہیں بتایا۔

پیارے امی ابا۔ اس رات تیز آندھی کے طوفان نے مجھے اڑا کر ایک اجنبی ملک میں پھینک دیا۔ میں اس ملک میں ایک عرصے تک بھٹکتا رہا اور مجھے واپسی کی راہ نہیں مل رہی تھی اب خدا مجھ پر مہربان ہوا اور مجھے صحرا اور جنگل میں اپنے گھر کا راستہ مل گیا اور میں آپ کے قدموں میں پہنچ گیا۔ اب آپ کو کوئی غم نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کا پیارا

بیٹا رشی بال آپ کے پاس آگیا ہے۔ میں آپ کی ساری زندگی خدمت کروں گا۔

بوڑھے ماں باپ اپنے خوبصورت جوان بیٹے رشی بال کو دیکھ دیکھ کر نہال ہو رہے تھے۔ ان کی زندگیوں کے اندھیرے دور ہو گئے تھے اور خوشیوں کی کرنیں چمکنے لگی تھیں۔ دوسرے دن بستی میں ایک زبردست جشن منایا گیا۔ اس جشن میں رشی بال کے بوڑھے باپ نے اپنے بیٹے کو قبیلے کا سردار بنانے کا اعلان کیا۔ بستی کے لوگ بڑے خوش ہوئے کہ انہیں اپنے قبیلے کا جوان سردار مل گیا ہے۔ ہر کوئی خوشی سے رقص کر رہا تھا۔ بکرے قربان کیے گئے۔ رشی بال کے سر پر پھولوں اور جواہرات سے دمکتا ہوا قبیلے کا تاج رکھ دیا گیا۔

کیٹی نے رشی بال کی صورت میں اپنے بوڑھے ماں باپ کے پاس رہنا شروع کر دیا۔ کیٹی کو اب ان بوڑھے ماں باپ کی موت کا انتظار تھا۔ وقت گزرتا چلا گیا۔ لیکن ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن رشی بال کی والدہ کا انتقال ہو گیا۔ کیٹی کو بڑا افسوس ہوا اور خوشی بھی ہوئی۔ بیوی کے مرنے کے دس روز بعد رشی بال کا باپ بھی اللہ کو پیارا ہو گیا۔ اس نے اپنے بیٹے کے زانو پر سر رکھے ہوئے موت کا سفر شروع کیا تھا اور مرتے وقت وہ بہت خوش تھا کہ اس کا جوان

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

بیٹا اس کے پاس تھا

کیٹی اب فارغ ہو گئی تھی۔ کچھ روز اس بستی میں بسر کرنے کے بعد ایک رات جبکہ چاروں طرف خاموشی اور اندھیرے کا راج تھا۔ کیٹی بستی سے نکل کھڑی ہوئی

رشی بال کا مشن ختم ہو گیا تھا

اور وہ واپس رشی بال کی روح سے ملاقات کرنے جنگل کی طرف جا رہی تھی۔ کیٹی جنگل میں آدھی رات کو اس جگہ پہنچ کر رک گئی جہاں رشی بال کی روح نے اسے آنے کے لئے کہا تھا۔

کیٹی کو وہاں کھڑے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ اسے رشی بال کی روح کی آواز سنائی دی۔

کیٹی! مجھے اپنے ماں باپ کی موت کا افسوس بھی ہے مگر خوشی بھی ہے کہ وہ اپنے گمشدہ بیٹے کا غم ساتھ لے کر نہیں مرے۔ بلکہ انہوں نے اپنے بیٹے کی ساری خوشیاں دیکھ لی تھیں اور اپنے بیٹے کی آغوش میں موت کا جام پیا۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں'

کیٹی نے کہا۔ یہ میرا انسانی فرض تھا جو میں نے پورا کیا، مجھے خوشی ہے کہ میں دو بوڑھے انسانوں کی مسرتوں کا باعث

بنی۔ اب میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے میرا دوسرا فرض پورا کرنے کا موقع دو''

رشی بال کی روح نے کہا۔ ہاں .... میرے ساتھ آؤ۔ تم مجھے دیکھ نہیں سکتیں مگر میں تمہارے بالکل قریب ہوں۔ اس غار کے پیچھے ایک ویران جگہ ہے جہاں کسی پرانے کھنڈر کے پتھر بکھرے ہوئے ہیں۔ تم اس جگہ آؤ یہاں میں تمہیں اس بدکردار آدمی کی قبر دکھاؤں گا جس میں اس کی لاش پڑی ہے اس قبر میں سے میں اس بدکردار بڑے آدمی کی لاش کو ایک بن مانس کے روپ میں باہر نکالوں گا۔ تم اسے ساتھ لے کر پورے اکتالیس روز بستی میں گھومو گی اور جو میں نے کہا ہے ویسا ہی کرو گی۔ بیالیسویں روز تم اس بن مانس کو لے کر اسی جگہ واپس آجاؤ گی۔

کیٹی نے کہا۔ میں تیار ہوں۔

رشی بال کی روح نے کیٹی کو ساتھ لیا اور غار والی پہاڑی کے عقب میں جو ویران علاقہ تھا وہاں آگئی۔ کیٹی نے دیکھا کہ یہاں پتھر اور اینٹیں بکھری ہوئی تھیں۔ رشی بال کی روح کی آواز سنائی دی۔

تمہیں ان بکھرے ہوئے پتھروں میں ایک جگہ اینٹوں کا ڈھیر نظر آ رہا ہے کیٹی؟

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی نے کہا ۔ ہاں ! میں اس ڈھیر کو دیکھ رہی ہوں ۔
رشی بال کی روح نے کہا "یہی اس خبیث شیطان کی قبر ہے ۔ تم اس کی قبر کے پاس جاکر کھڑی ہو جاؤ ۔ میں منتر پڑھوں گا یہ بدکردار آدمی بن مانس کی شکل میں قبر میں سے باہر نکل آئے گا ۔

کیٹی قبر کے ڈھیر کے پاس جاکر کھڑی ہوگئی ۔ رشی بال کی روح نے منتر پڑھنے شروع کر دیئے ۔ پندرہ منٹ کے بعد قبر ہلنے لگی ۔ اینٹیں ادھر ادھر گرنے لگیں ۔ پھر کیٹی کو کسی جانور کی غراہٹ کی آواز آئی ۔ کیٹی رشی بال کی شکل میں غور سے قبر کو دیکھ رہی تھی ۔ قبر کی اینٹیں گر کر الگ ہوگئیں اور پھر اس کے اندر سے ایک بن مانس نکل آیا ۔ اس کا سر بہت بڑا تھا اور سارے جسم پر گھنے بال تھے گردن اور سر کے گرد لمبے لمبے سرخ بال تھے ۔ آنکھیں وحشی تھیں اور نتھنے بن مانس کے نتھنوں ایسے چوڑے تھے ۔ اس کا سارا جسم بن مانس کا تھا مگر ٹانگیں انسان کی تھیں ۔ وہ ڈراونے بندر کی طرح جھکا ہوا تھا اور دونوں بازو زمین پر لگے ہوئے تھے ۔ بن مانس اپنا بھاری بھرکم سر ہلاتا خرخر کرتا ۔ غراتا ۔ کیٹی کے پاؤں کے پاس سر جھکا کر کھڑا ہوگیا ۔ رشی بال کی آواز آئی کیٹی ۔ یہ وہی بدکردار خبیث آدمی ہے ۔ جس نے

بستی کے لوگوں کو برائیاں سکھائی تھیں اور جس کی وجہ سے بستی کے لوگ تباہ و برباد ہوگئے ۔ اب یہ تمہارا غلام ہے اور تمہارے اشاروں پر چلے گا ۔ اس کو لے کر بستی میں جاؤ اور اکتالیس روز تک اسے لوگوں میں گھماؤ اور انہیں بتاؤ کہ یہ وہی شیطان ہے جس نے ان کے ساتھیوں کو گناہ کی تاریکیوں میں دھکیل دیا تھا ۔ یہی اس کی سزا ہے جب اکتالیس دن پورے ہو جائیں تو اس شیطان بن مانس کو لے کر اسی جگہ آجانا ۔ میں اسی جگہ ملوں گا ۔

کیٹی نے کہا ۔ ایسا ہی ہوگا ۔ رشی بال !

وہ ویران علاقے سے جنگل کی طرف چلی تو انسانی بن مانس خرخر کرتا ۔ حلق سے عجیب عجیب تکلیف دہ آوازیں نکالتا بندر کی طرح پھدکتا چاروں ہاتھ پیروں پر کیٹی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا ۔ سورج کے نکلنے کے ساتھ ہی کیٹی اس انسانی بن مانس کو ساتھ لے کر بستی میں داخل ہوئی ۔

رشی بال کے ساتھ ایک انسانی بن مانس کو دیکھ کر لوگ اپنے اپنے گھروں کے باہر نکل آئے اور حیرت سے اسے تکنے لگے ۔ ایک بوڑھے آدمی نے پوچھا
سردار رشی بال ! یہ بن مانس تم کہاں سے پکڑ لائے ہو ۔
اس کا آدھا دھڑ انسان کا اور باقی بن مانس کا ہے ۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

رشی بال (یعنی کیٹی) نے لوگوں کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور
بن مانس کی طرف اشارہ کر کے کہا
"بستی کے لوگو! اس بن مانس کی مکروہ صورت کو غور
سے دیکھو۔ یہ وہی خبیث شیطان ہے جو کبھی انسانی شکل
میں ہماری تباہ ہو جانے والی بستی میں داخل ہوا تھا اور اس
نے برائی اور بدکاری کے سارے گُر ہمارے لوگوں کو
سکھائے تھے۔ جس کی وجہ سے قدرت نے ایک دن ہماری
بستی کو برباد کر دیا۔ اس شخص کو اس کے گناہوں کی یہ سزا
ملی ہے کہ یہ بن مانس کی شکل میں میرے ساتھ زندہ ہے
اور ہمیشہ اسی شکل میں زندہ رہے گا۔ یہاں تک کہ اس کے
گناہوں کے سارے داغ نہیں دھل جاتے۔ میں اسے اس
لئے لے کر تمہارے پاس آیا ہوں کہ اس سے عبرت حاصل
کرو اور یہ بات کبھی نہ بھلانا کہ جو کوئی برائی کے راستے پر
چلتا ہے اس کا انجام یہی ہوتا ہے۔ جو اس خبیث کا ہوا۔
بُرے کاموں سے ہمیشہ بچتے رہنا۔ اور ہمیشہ نیک کام کرنا
تاکہ تم پر خدا کی رحمتیں نازل ہوں۔ تمہارے گھر اور تمہاری
بستی پھلے پھولے اور تمہاری نسلیں سلامت رہیں۔
بستی کے لوگوں نے اس بن مانس پر پتھر پھینکے اور
لعن طعن کی۔ انسانی بن مانس چیخنے چلانے لگا۔ شاید وہ

اپنی زبان میں کہہ رہا تھا کہ اے خدا میرے گناہ معاف
کر دے۔ اب میں کبھی کوئی بُرا کام نہیں کروں گا۔ لیکن
قدرت کا فیصلہ ہو چکا تھا اور اسے اپنی برائیوں کی سزا
کو پورا کرنا تھا۔

کیٹی رشی بال کی شکل میں اس بن مانس نما انسان کو لے
کر دوسری بستیوں میں بھی گئی اس نے ہر بستی میں جا کر لوگوں
کو عبرت دلائی۔ برے کاموں سے روکنے کی تلقین کی اور
اس بدکردار آدمی کے انجام سے لوگوں کو ڈرایا۔ اس طرح
پھرتے پھراتے جب کیٹی کو اکتالیس روز پورے ہو گئے۔
تو وہ بیالیسویں دن بن مانس کو ساتھ لے کر واپس جنگل
میں اسی مقام پر آ گئی جہاں رشی بال نے اسے آنے کے
لئے کہا تھا۔

رشی بال کی روح اس جگہ پہلے ہی سے موجود تھی اور
کیٹی کی راہ دیکھ رہی تھی جونہی کیٹی رشی بال کی شکل میں بن مانس
کو لے کر وہاں پہنچی، رشی بال کی روح نے اس سے ہمکلام
ہوتے ہوئے کہا۔

شاباش میری بہن! تم نے اپنا فرض بڑی خوش اسلوبی
سے نبھایا۔ تم نے انسانوں کو نیکی کی راہ دکھائی اور انہیں
برائی کے انجام سے ڈرایا۔ قدرت تم پر خوش ہے۔ میری

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

روح بھی بہت خوش ہے۔ اب اس بن مالنس کی قبر پر چلو۔"

کیٹی ویران علاقے میں قبر کے پاس آکر رک گئی۔ رشی بال کی روح نے کہا"

قبر سے پانچ فٹ پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو جاؤ اور اس بن مالنس کو اسی جگہ کھڑا رہنے دو۔

کیٹی نے ایسا ہی کیا۔ بن مالنس اپنی قبر کے گڑھے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ کسی وقت وہ آسمان کی طرف اپنا منہ اٹھا کر خُر خُر اور غراہٹ کی آوازیں نکالتا۔ رشی بال کی روح کی آواز گونجی۔

اے شیطان روح! واپس اپنی قبر میں داخل ہو جا اور اپنے عذاب کے دن پورے کر.....

بن مالنس اپنے آپ قبر کے گڑھے کے کنارے آکر رک گیا پھر جیسے کسی غیبی ہاتھ نے اسے دھکا دیا اور وہ قبر میں گر پڑا۔ اس کے حلق سے ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی۔ قبر اسے اپنے اندر نگلنے کے بعد بند ہو گئی اور اینٹوں کا ڈھیر اسی طرح سے بن گیا۔

"رشی بال کی روح کی آواز آئی۔ "کیٹی! تمہارا کام ختم ہو چکا ہے۔"

کیٹی نے کہا "کیا اب تم اپنا وعدہ پورا نہیں کرو گے؟ اور مجھے پھر سے میری عورت کی شکل میں واپس نہیں لاؤ گے؟

رشی بال کی روح نے کہا۔ "کیوں نہیں۔ نیک انسان اور نیک روحیں اپنا وعدہ ہمیشہ پورا کرتی ہیں۔ اس قبر کے سرہانے آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ۔

کیٹی آگے بڑھی۔ قبر کے سرہانے آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئی۔ رشی بال کی روح کی آواز آئی۔

"میں جا رہا ہوں کیٹی بہن۔ جب تمہیں میری آواز سنائی دینا بند ہو جائے گی تو تم اپنی اصل شکل میں واپس آجاؤ گی"

خدا حافظ بہن! تمہارا احسان مجھے ہمیشہ یاد رہے گا"

رشی بال کی آواز خاموش ہو گئی۔ کیٹی نے آنکھیں بند کیے رشی بال کو آواز دی۔ مگر اسے کوئی جواب نہ ملا۔ وہ سمجھ گئی کہ رشی بال کی روح واپس جنت میں جا چکی ہے۔ اس نے آنکھیں کھول دیں اور یہ دیکھ کر خوشی سے اچھل پڑی کہ وہ رشی بال کی بجائے پھر سے کیٹی بن چکی ہے۔ وہی نیلی آنکھیں جو ابھی چکور نہیں تھیں اور سنہری بال۔ وہ بہت خوش ہوئی۔ اس نے رشی بال کو بلند آواز سے پکار کر اس کا شکریہ ادا کیا مگر رشی بال کی روح کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کیٹی اپنے اصلی انسانی جسم کو بار بار خوش ہو کر دیکھ رہی تھی اس کے دل میں چٹکی بجانے کا خیال آیا مگر وہ ڈر گئی کہ کہیں وہ پھر کوئی سانپ یا پرندہ نہ بن جائے۔ اس نے بلند آواز سے کہا۔

"میرے جن دوست! تم میرے کام نہ آئے لیکن ایک نیک روح نے مجھے پھر سے انسانی شکل عطا کر دی۔

جن دوست کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ کیٹی کو اب ناگ عنبر اور ماریا کا خیال ستانے لگا اور وہ خدا کا نام لے کر ان کی تلاش میں ایک طرف چل پڑی۔ ابھی تک اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کس ملک میں ہے اور کس طرف چلی جا رہی ہے۔

یہ عورت سانپ ہے

دوبارہ اپنی شکل میں آکر کیٹی بڑی خوش تھی۔ لیکن آگے کیا مصیبت اس کا انتظار کر رہی تھی؟ اس کو کچھ معلوم نہ تھا۔ وہ رشی بال کے جنگلی علاقے سے نکل کر ایک چٹیل میدان میں داخل ہو گئی جہاں زمین ریتلی تھی مگر پتھر کی طرح سخت تھی۔ شام تک کیٹی اس پتھریلے میدان میں سفر کرتی رہی۔ سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے وہ ایک صحرا میں داخل ہوئی جہاں ریت کے ٹیلے بھی تھے اور کہیں کہیں درخت بھی اُگے ہوئے تھے۔ کیٹی نے اندازہ لگایا کہ وہ افریقہ کے ملک میں ہی ہے اور یہ شمالی افریقہ کا صحرا شروع ہوا ہے۔ وہ سوچتی کہ خدا جانے ناگ عنبر اور ماریا سے کیسے اور کیونکر ملاقات ہو گی۔ وہ تو بس چلی جا رہی تھی۔ اس کی جگہ کوئی دوسری عورت ہوتی تو تھکان اور بھوک پیاس سے اب تک مر چکی ہوتی اور پتھریلی ریت پر چل چل کر اس کے پاؤں زخمی ہو گئے ہوتے۔ مگر کیٹی خلائی لڑکی تھی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور اسے نہ تھکان ستاتی تھی نہ بھوک اور نہ پیاس ہی تنگ کرتی تھی۔ شام کی آمد آمد تھی صحرا میں گرمی کم ہو گئی تھی۔ ریت ٹھنڈی ہونے لگی تھی۔ سورج صحرائی ٹیلوں کے پیچھے چھپتا چلا جا رہا تھا۔ ریت کے چھوٹے چھوٹے ٹیلوں کے سائے لمبے ہو کر شام کی سرمئی سیاہی میں گم ہونے لگے تھے۔ کیٹی نے کچھ فاصلے پر ایک جگہ بہت سے درخت اور دو اونٹ کھڑے دیکھے۔ اس نے سوچا کہ شاید مسافروں نے پڑاؤ ڈال رکھا ہے۔ چل کر پوچھتے ہیں کہ یہ کونسا صحرا ہے۔ اور اس کے آگے کونسا ملک ہے۔

اس جگہ درختوں میں دو اونٹ درختوں کے نیچے اگی ہوئی خشک گھاس چر رہے تھے ان کے قریب ہی دو آدمی جو ادھیڑ عمر کے تھے اور جن میں سے ایک کا رنگ گہرا سیاہ اور دوسرے کا سانولا تھا۔ بیٹھے رومال میں سے روٹی نکال کر پانی کے ساتھ کھا رہے تھے۔ کالے رنگ والا آدمی ایک تجربہ کار حکیم تھا اور جڑی بوٹیوں اور سانپ بچھوؤں کا عرق نکال کر ان سے دوائیں بنانے میں بڑا ماہر تھا۔ اس کا نام دارش تھا اور یہ سوڈان کا رہنے والا تھا۔ دوسرا سانولا آدمی اس کا شاگرد تھا وہ ان صحراؤں میں دو روز سے زہریلے بچھوؤں اور سانپوں کی تلاش میں گھوم پھر رہے تھے۔ کالے

دارش نے روٹی کا نوالہ توڑتے ہوئے اچانک رک کر کہا میرے ہونہار شاگرد۔ مجھے اس صحرا کی ہواؤں میں ایک ایسے سانپ کی بو آ رہی ہے جس کا زہر نکال کر میں ایسی دوا تیار کر سکتا ہوں کہ جو اگر مرتے ہوئے آدمی کو پلا دی جائے تو دوبارہ زندہ ہو اٹھے گا۔

شاگرد نے کہا "استاد دارش! مگر مجھے تو یہاں نہ کوئی سانپ دکھائی دیتا ہے اور نہ اس کی بو آ رہی ہے"

حکیم دارش بولا۔ تم ابھی شاگرد ہو۔ تم اس بو کو محسوس نہیں کر سکتے۔

اتنے میں کیٹی بھی وہاں پہنچ گئی۔ کیٹی کو یہ احساس ہی نہیں تھا کہ اس کے ماتھے پر انسانی شکل میں آ جانے کے باوجود سانپ کے سبز ستارے کا پھیکا پھیکا نشان باقی تھا اور یہ اس کی ہی بو تھی جو استاد حکیم دارش نے پالی تھی۔ جونہی اس کی نظر کیٹی پر پڑی وہ اس کے ماتھے پر سبز ستارے کا نشان دیکھ کر حیرت سے دنگ رہ گیا۔

اس نے آہستہ سے اپنے شاگرد کو کہا۔

یہ عورت اصل میں وہی سبز ستارے والا سانپ ہے جس کی مجھے ایک عرصے سے تلاش تھی۔ تم خاموش رہنا۔

کیٹی نے ان کے قریب آ کر پوچھا۔ بابا! یہ صحرا کونسا

-spattered
fondness for peanuts,

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کر دیا اور حکیم سے کہا
"اب بتاؤ وہ کونسا تریاق ہے جس کو پی کر میں ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاؤں گا۔

حکیم دارش نے ساری بات بادشاہ کو بیان کر دی اور کہا کہ وہ ایک سال سے اس آبِ حیات تریاق پر کام کر رہا ہے۔ بس اب صرف چاند کی چودھویں تاریخ کی رات کا انتظار ہے کہ اس تریاق کو ساری رات پورے چاند کی چاندنی میں رکھا جائے گا اور دوسرے روز تریاق حضور بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے گا۔ حکیم دارش نے سبز ستارے والے سانپ کے بارے میں بادشاہ کو کچھ نہ بتایا۔ بادشاہ نے کہا۔

"ہم تمہارے تریاق کا بے تابی سے انتظار کریں گے اور اگر یہ تریاق ناقص ثابت ہوا تو تمہاری کھال کھینچ کر اس میں بھُس بھر دیا جائے گا۔

حکیم دارش ایک بار تو کانپ گیا۔ فوراً خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولا۔

حضورِ انور! میرا تریاق کبھی ناقص نہیں ہوگا۔ آپ اسے پی کر خود محسوس کریں گے کہ آپ کے جسم میں جوانی کا تازہ اور گرم خون دوڑنے لگا ہے۔

بادشاہ نے خوش ہو کر کہا "اگر ایسی بات ہوئی تو پھر ہم تمہیں اپنے دربار کا شاہی طبیب بنالیں گے اور تمہیں جاگیر عطا کریں گے۔

حکیم دارش تو خوشی سے پھول کر کُپا ہو گیا۔ یہی کچھ تو وہ چاہتا تھا۔ بادشاہ سے اجازت لے کر وہ تیزی سے واپس حویلی میں آیا اور اپنے شاگرد کو یہ خوشخبری سنائی اور کہا کہ اب بس چاندنی رات کا انتظار کرنا ہے پورے چاند کی رات میں دو دن باقی رہ گئے ہیں۔ اسی رات سانپ کو ابال کر تریاق تیار کر کے صبح بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔

شاگرد بولا:۔ استاد! کہیں تریاق الٹا نہ پڑ جائے۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ حکیم نے غصے سے پوچھا۔

شاگرد بولا۔ استاد! کہیں ایسا نہ ہو کہ بادشاہ سانپ کا تریاق پی کر مر جائے۔

حکیم نے قہقہہ لگایا اور بولا۔

"ہم نے بارہ برس تک بھاڑ نہیں جھونکی۔ احمق۔ بڑے بڑے استاد حکیموں کی خدمت کی ہے اور ان سے یہ نسخہ لیا ہے۔ تم دیکھ لینا۔ بادشاہ پھر سے جوان ہو جائے گا۔

کیٹی بالوں بھرے سانپ کی شکل میں حکیم دارش کی حویلی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہے اور اس کے آگے کونسا ملک ہے؟

حکیم دارش نے بڑی عیاری سے کہا، بیٹی! لگتا ہے تم کسی قافلے سے بھٹک گئی ہے۔

کیٹی فوراً بولی۔ ہاں بابا! میں ایک قافلے کے ساتھ اُندلس جارہی تھی کہ قافلے سے بچھڑ گئی۔

حکیم دارش بولا۔ کوئی بات نہیں بیٹی! ہم بھی اُندلس ہی جارہے ہیں۔ آگے اُندلس کا ملک ہے۔ تم ہمارے ساتھ سفر کرسکتی ہو۔ ہمارے پاس دو اونٹ ہیں۔ ایک اونٹ تم لے لینا۔ ہم دونوں ایک ہی اونٹ پر سفر کرلیں گے۔ آؤ بیٹھو۔ لو روٹی کھاؤ"

کیٹی نے کہا۔ شکریہ بابا! مجھے بھوک نہیں ہے"

اور پیاس بھی نہیں ہے بیٹی؟ حکیم دارش نے پوچھا۔

کیٹی بولی۔ ابھی پیاس بھی محسوس نہیں ہو رہی ہے بابا۔ شکریہ!"

اور کیٹی پانی کے ایک کنوئیں کے پاس بیٹھ گئی حکیم دارش نے جلدی جلدی روٹی ختم کی اور بولا "بیٹی! تم ذرا ہمارے اونٹوں کا خیال رکھنا میں اور میرا شاگرد صحرا میں ایک بوٹی تلاش کرکے ابھی آتے ہیں۔

حکیم دارش نے اپنے شاگرد کو ساتھ لیا اور کنوئیں سے

دور جاکر بولا۔

"تمہیں میری بات کا ثبوت مل گیا ہوگا میرے شاگرد۔ یہ عورت نہ کھانا کھاتی ہے اور نہ اس نے پانی ہی پیا ہے حالانکہ یہ صحرا میں اکیلی سفر کررہی ہے۔ لیکن چونکہ یہ سانپ ہے اس لئے بھوک پیاس سے بے نیاز ہے۔ سانپ بغیر کچھ کھائے پیئے کئی کئی مہینے زندہ رہتا ہے۔

شاگرد نے پوچھا۔ استاد! کیا یہ عورت سانپ ہے؟

حکیم دارش بولا۔ تم نے اس کے ماتھے پر سبز ستارے کا نشان نہیں دیکھا؟ یہ اصل میں سانپ ہے اور انسانی شکل میں سفر کررہی ہے۔ یہ اس قدر نایاب سانپ ہے کہ کہتے ہیں یہ خزانوں کا پتہ دیتا ہے۔ مگر میں اس سے تریاق تیار کروں گا۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس کے زہر سے جو تریاق بناؤں گا وہ مردے کو زندہ کردیگا۔

شاگرد نے کہا۔ مگر استاد! یہ تو عورت کی شکل میں ہے اسے سانپ کس طرح بناؤ گے۔

حکیم دارش مسکرایا۔ بیٹا! استاد آخر استاد ہوتا ہے اور وہ اپنا ایک نہ ایک گُر ضرور اپنے پاس رکھتا ہے سنو۔ میں تمہیں وہ ترکیب بتاتا ہوں جس پر عمل کرکے میں اس عورت کو سانپ میں تبدیل کردوں گا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی ایک کوٹھڑی میں پٹاری میں بند پڑی تھی۔ اور اپنی قسمت پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہی تھی کہ ایک بار پھر وہ کس مصیبت میں پھنس گئی ہے۔ اصل میں رشی بال کی روح کو بھی یہ احساس نہیں تھا کہ کیٹی چاند کی محبوبہ سانپ کی حیثیت اختیار کر چکی ہے اور انسانی شکل میں آنے کے باوجود اس کے ماتھے پر سبز ستارے کا پھیکا نشان باقی ہے۔ مگر حکیم دارش کے منتر کی وجہ سے کیٹی کو چاند کے طلسم سے تو نجات مل گئی تھی لیکن وہ ایک بار پھر ایسا سانپ بن گئی تھی جس کے سارے جسم پر بال ہی بال تھے۔ وہ پٹاری میں بند ناگ عنبر اور ماریا کو یاد کر رہی تھی اور سوچ رہی تھی کہ خدا جانے وہ کب اس کی مدد کو پہنچیں گے۔

جونہی کیٹی سبز ستارے والے بالوں بھرے سانپ کی شکل میں سارڈینا شہر میں پہنچی۔ شہر سے باہر ویران علاقے میں جنگلی جھاڑیوں میں رہنے والے سانپ کو فوراً اس کی بو آ گئی۔ اس نے عظیم ناگ دیوتا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سبز ستارے والے نایاب سانپ کی بو پاتے ہی اسے خبر کر دے گا۔ اب سانپ نے عظیم ناگ دیوتا کی بو لینے کی کوشش کی تاکہ وہ جہاں کہیں بھی ہو اسے جا کر خبر کر دے کہ نایاب سانپ شہر میں داخل ہو چکا تھا۔

یہ سانپ زمین سے نکل کر جنگلی جھاڑیوں میں آ کر بیٹھ گیا۔ اور چاروں طرف پھن اٹھا کر ناگ دیوتا کی بو پانے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن اسے ناگ کی کسی جانب سے بھی بو نہیں آ رہی تھی اس لئے کہ ناگ تو اس شہر میں موجود ہی نہیں تھا۔ اس سانپ نے سوچا کہ ناگ دیوتا تو اس شہر میں نہیں ہے۔ شاید کہیں باہر گیا ہوا ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ پہلے یہ پتہ کر لیا جائے کہ سبز ستارے والا سانپ شہر میں کس مقام پر ہے تاکہ جونہی ناگ دیوتا شہر میں آئے تو اس کو فوراً بتا دیا جائے کہ جس سانپ کی اسے تلاش ہے وہ فلاں جگہ پر ہے

یہ سانپ بڑا تجربہ کار اور سیانا سانپ تھا۔ یہ بات اس نے بڑی اچھی سوچی تھی۔ جب رات کافی گہری ہو گئی تو یہ سانپ ویران علاقے سے نکل کر کیٹی سانپ کی بو پاتا شہر میں داخل ہو گیا۔ اسے کیٹی سانپ کی بو پوری پوری آ رہی تھی۔ وہ دل میں حیران ہو رہا تھا کہ اتنا نایاب سانپ جو بہت کم کسی کو نظر آتا ہے یہاں شہر کے اندر تنگ و تاریک گلیوں میں کس نے رکھا ہوا ہے۔

کیٹی سانپ کی بو اسے شہر کی ایک تاریک گلی میں لے گئی۔ رات کا وقت تھا شہر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔ نہ کہیں آدم تھا نہ آدم زاد۔ سانپ مکانوں کی چھتوں ہی چھتوں سے ہوتا ہوا

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پھر اس نے شاگرد کو وہ خطرناک ترکیب بتائی اور واپس کیٹی کے پاس آ گئے۔ کیٹی کو اگرچہ رشی بال کے منتروں نے دوبارہ اس کی اصلی انسانی شکل واپس کر دی تھی۔ مگر سبز ستارے والے سانپ کی جُون کا ابھی تک کیٹی پر شدید اثر تھا اور اس نے پوری طرح سے سانپ کی شخصیت سے چھٹکارا حاصل نہیں کیا تھا۔ کیٹی کو کیا خبر تھی کہ یہ دونوں آدمی اس کو دوبارہ سانپ بنا دینے کی ترکیب پر عمل کرنے والے ہیں۔ وہ تو ان دونوں کو بالکل بے ضرر سمجھ رہی تھی اور اپنی طرف سے خوش تھی کہ ان کے ساتھ سفر کرتے ہوئے اُندلس کے ملک ... پہنچ جائے گی اور وہاں اسے ناگ عنبر ماریا کا سراغ مل جائے گا۔

یہ دن کو صحرا میں کسی جگہ سائے میں آرام کرتے اور رات کو سفر شروع کر دیتے۔ سفر کرتے کرتے دوسری رات کے بعد دن کے وقت کیٹی کو ایک جگہ درختوں کے نیچے اونٹوں کے پاس چھوڑ کر عیار حکیم وارش اور اس کا شاگرد جڑی بوٹیاں ڈھونڈھنے کے بہانے صحرا میں کچھ دور نکل گئے شاگرد نے پوچھا۔

استاد! تم اپنی ترکیب پر کب عمل شروع کرو گے۔ میں اس خوبصورت عورت کو سانپ کی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

حکیم وارش مسکرایا اور بولا۔

برخوردار! میں اسی ارادے سے تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں مجھے اس صحرا میں کالے ناگوں کے ایک جوڑے کی بو آ رہی ہے۔ میں اس جوڑے کو پکڑ کر ناگ کی ناگن کو ہلاک کر کے اس عورت کے رومال کو ناگ کو سنگھا دوں گا۔ ناگ اپنی ناگن کا بدلہ لینے اس عورت کی بو پر اس کے پاس جائے گا اور اسے ڈس لے گا۔

شاگرد نے کہا۔ "تم اس عورت کا رومال ساتھ لائے ہو؟

کیوں نہیں۔ کیا تم مجھے اناڑی سمجھ رہے ہو؟ یہ دیکھو اور حکیم وارش نے جیب سے کیٹی کا ایک زرد رومال نکال کر دکھایا جو وہ اپنی جیب میں رکھا کرتی تھی۔

وہ ناگوں کے جوڑے کی بو لیتا ایک ٹیلے کے پاس آ گیا اور ایک جگہ چھڑی کے ساتھ ریت پرے ہٹانے لگا۔ حکیم وارش کو سانپ اور زہریلے بچھو پکڑنے میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ تھوڑی سی ریت ہٹانے پر نیچے سے دو کالے ناگ پھنکارتے ہوئے باہر نکل آئے۔ ان میں سے ایک ناگن تھی اور ایک ناگ تھا۔ حکیم وارش نے منتر پڑھ پڑھ کر ان پر پھونکنا شروع کر دیئے۔ ناگ اور ناگن ریت پر ڈانس کرنے لگے۔ جب وہ ڈانس میں مدہوش ہو گئے تو حکیم نے چاقو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اس گلی میں آگیا۔ جہاں حکیم دارش کی پرانی حویلی تھی اور اس کی ایک کوٹھڑی میں کیٹی سانپ کی شکل میں ایک پٹاری میں بند تھی۔

ادھر پٹاری کے اندر بند کیٹی نے بھی ایک دوسرے سانپ کی بو محسوس کی مگر اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ کیونکہ گھروں میں اور پرانی گنجان گلیوں میں سانپ ہوا ہی کرتے ہیں۔ اگر کیٹی عقل مندی سے کام لیتے ہوئے اس وقت سانپ کو اپنی زبان میں آواز دے دیتی تو وہ اس کے پاس آکر کیٹی کو ناگ کے بارے میں بتا دیتا کہ وہ اس شہر میں ہے اور اس کی تلاش میں ہے۔ مگر کیٹی سانپ کی قسمت میں ابھی کچھ دلچسپ واقعات میں سے گزرنا لکھا ہوا تھا۔ سانپ نے وہ حویلی دیکھ لی جس کے اندر سے کیٹی سانپ کی بُو آرہی تھی اور وہ واپس چلا گیا۔ کیونکہ اسے کہاں معلوم تھا کہ یہ ایک عورت ہے جو سانپ بن چکی ہے۔

ماریا اسی شہر کے سرائے میں رہ رہی تھی۔ ناگ غریب میاں بیوی اور ان کے بچے کو لے کر افریقہ کے ساحل کی جانب سمندر میں سفر کر رہا تھا اور وقت گزرتا چلا گیا۔ دو دن گزر گئے اور چاند کی چودھویں تاریخ آگئی۔ اس روز شام ہی سے حکیم دارش نے ایک کڑاہی اور لکڑیاں لا کر مکان کی چھت پر رکھ دیں کہ

ب پورا چاند آسمان پر چمکے گا تو وہ کڑاہی میں آگ جلا کر انپ کو ابال کر اس کا تریاق بنانا شروع کر دے گا۔

کیٹی اپنے اس بھیانک انجام سے بالکل بے خبر تھی

اس روز حکیم دارش نے کیٹی سانپ کو پٹاری میں سے کال کر ایک جالی دار پنجرے میں بند کر دیا تاکہ وہ بھاگ نہ کے اور وہ اسے آسانی سے پنجرے سمیت کھولتے ہوئے انی میں ڈال کر ابال ڈالے۔ یہ کیٹی کے لئے زندگی اور موت ی گھڑی تھی۔ جب رات ہوگئی اور آسمان پر پورا چاند چمکنے کا تو حکیم دارش کیٹی سانپ کا جالی دار پنجرہ لے کر چھت پر گیا۔ چونکہ کیٹی کے سارے جسم پر بال اُگ آئے تھے اس لئے اس پر چاند کی کرنوں کا اثر نہیں ہو رہا تھا۔ چھت پر چاندنی کھلی ہوئی تھی مگر کیٹی سانپ پر ان کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا کیٹی اس بات کی خوشی تھی کہ وہ چاند کے طلسم سے آزاد ہو گئی تھی مگر اس بات کا اسے افسوس بھی تھا کہ وہ ایک بار پھر بالوں بھرے سانپ کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے۔ لیکن اب یہ حکیم دارش اس کے ساتھ جو بھیانک سلوک کرنے والا تھا۔ اس کا کیٹی سانپ کو ابھی احساس نہیں ہوا تھا۔

کیٹی نے سوچا کہ اس شخص نے اسے جالی دار پنجرے میں کیوں ڈال دیا ہے۔ اب جو چھت پر اس نے حکیم دارش کو انگیٹھی میں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

نکال کر ناگن کی گردن پر دے مارا۔ ناگن کی آدھی گردن کٹ گئی اور وہ ریت پر تڑپنے لگی۔ ناگ پھنکارتا ہوا سخت غضب ناک حالت میں اس کے اردگرد چکر لگانے لگا وہ حکیم وارش کو ڈسنے کے لئے لپکا تو عیار حکیم نے کیٹی کا رومال اس کے منہ پر ڈال دیا اور اسے گردن سے پکڑ کر ایک چھوٹی سی پٹاری میں ڈال کر اوپر سے ڈھکنا دے دیا۔

حکیم نے مسکرا کر کہا۔ "اب کامیابی ہمارے قدم چومے گی اب تم ایک ایسا منظر دیکھو گے جو تم نے ساری زندگی نہیں دیکھا ہوگا۔ آؤ میرے ساتھ۔

حکیم وارش تھیلے میں غضبناک ناگ کی پٹاری کو چھپائے واپس اسی جگہ آگیا جہاں کیٹی اونٹوں کے پاس بیٹھی تھی۔ وہ جڑی بوٹیوں کے بارے میں پوچھنے لگی حکیم وارش نے کہا کہ شاید آگے چل کر صحرا میں کسی جگہ مل جائیں یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

میرا خیال ہے یہاں کچھ دیر آرام کرتے ہیں۔ شام کو سفر پر روانہ ہوں گے۔

کیٹی نے کہا۔ ہاں بابا! میں بھی کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں

ضرور ضرور۔ تم سو جاؤ۔ آرام کرو۔ ہم بھی تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے ہیں۔

کیٹی کو آرام کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے محض ان دونوں کو دکھانے کے لئے ایک اونٹ کے قریب لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں۔ حکیم وارش اسی سنہری موقع کا انتظار کر رہا تھا۔ جونہی کیٹی نے آنکھیں بند کیں اس نے سانپ کی پٹاری تھیلے میں سے نکال کر باہر رکھی اور اس کا منہ کھول دیا۔

سانپ پٹاری میں سے باہر نکل آیا۔ سانپ کو رومال کی خوشبو کیٹی کے جسم سے آرہی تھی۔ وہ یہی سمجھے ہوئے تھا کہ اسی رومال والے انسان نے اس کی ناگن کو ہلاک کیا ہے۔ وہ ریت پر رینگتا ہوا بل کھاتا۔ انتقام کی آگ میں جلتا ہوا تیزی سے کیٹی کے قریب آیا اور اس سے پہلے کہ کیٹی اسے دیکھتی یا اپنا کوئی بچاؤ کر سکتی۔ غضبناک سانپ نے کیٹی کی گردن پر ڈس دیا اور صحرا کے ٹیلوں کی طرف بھاگ گیا۔

کیٹی اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر خوف زدہ سی ہو کر اٹھی اور بولی شاید مجھے کسی سانپ نے کاٹا ہے۔

حکیم وارش بھی اٹھ کر اس کے قریب آگیا۔ اس کی گردن پر سانپ کے دانتوں کے نشان دیکھ کر بولا۔ ارے تمہیں تو سانپ نے کاٹا ہے تم لیٹی رہو۔ اٹھنا مت میں زخم پر سانپ کا مہرہ لگاتا ہوں۔ سارا زہر کھینچ لے گا۔

کیٹی کا خیال تھا کہ اس پر سانپ کے زہر کا کوئی اثر نہیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگ جلاتے، اوپر پانی سے بھری ہوئی کڑاہی رکھتے دیکھا تو اس کا ماتھا ٹھنکا کہ یہ تو کوئی خطرناک بات معلوم ہوتی ہے۔ کیٹی نے دیکھا کہ حکیم دارش ایک چوکی پر چاقو چھریاں اور کچھ دوائیاں بھی رکھ رہا ہے اب تو اسے ذرا بھی شک نہ رہا کہ یہ شخص اسے ہلاک کر کے کوئی دوائی بنانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

کیٹی پر موت کا خوف طاری ہو گیا۔ کیونکہ ویسے تو وہ مر نہیں سکتی تھی مگر سانپ کی شکل میں اگر کوئی اسے کھولتے اُبلتے پانی میں ڈال دے تو بھلا کہاں بچ سکتی تھی۔ اس نے خیال ہی خیال میں کئی بار چٹکی بجائی اور اپنی اصلی شکل میں آنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئی۔ اس نے اپنے جن دوست کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ وہ بھی اس کی مدد کو نہیں پہنچ رہا تھا دوسری طرف حکیم دارش نے انگیٹھی میں آگ دہکالی تھی اور کڑاہی میں پانی کھولنے ہی والا تھا۔ وہ اس پانی میں کبھی کبھی کوئی سفوف تھوڑا سا ڈال دیتا جس سے دھواں اٹھتا۔

جب پانی خوب کھولنے لگا اور اس میں سے بھاپ نکلنا شروع ہو گئی تو کیٹی کو اب جان کے لالے پڑ گئے کہ کیا کرے۔ کیونکہ اسے اپنی موت صاف نظر آ رہی تھی۔ اس شخص نے کوئی گجربلا پکانے کے لئے چاندنی رات میں چھت پر آگ نہیں جلائی تھی۔ صاف بات تھی کہ وہ کیٹی کو کھولتے پانی میں ڈال کر ابالنا

چاہتا تھا۔ پانی گرم ہو کر کڑاہی میں کھولنے لگا تھا اور اب وہ کیٹی کو پنجرے سمیت اس میں ڈالنے ہی والا تھا

کیٹی خوف کے مارے لرز اٹھی۔ موت اس سے ایک قدم کے فاصلے پر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی تھی اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے کیا کرے۔ اس نے دل میں کئی بار چٹکی بجائی۔ جن دوست کو آواز دی۔ کچھ نہ ہوا۔ حکیم دارش نے کیٹی کو کھولتے پانی میں ڈالنے کے لئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اچانک پورے چاند میں سے نیلی روشنی کی ایک تیز شعاع بجلی کی طرح چمک کر نکلی اور حکیم دارش اور اس کے شاگرد پر پڑی۔ چاند کی تیز شعاع کے پڑتے ہی حکیم دارش اور اس کا شاگرد سرخ رنگ کے دو سانپوں میں بدل گئے جنہوں نے چاندنی میں چاند کے آگے دیوانہ وار ڈانس کرنا شروع کر دیا اور پھر چاندنی میں رقص کرتے کرتے چاند کی کرنوں میں جذب ہو کر دونوں غائب ہو گئے۔

کیٹی سانپ کی شکل میں پنجرے میں بند یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی وہ حیران تھی کہ یہ سب کچھ کس نے کیا چاند نے یا اس کے جن دوست نے اس کی جان بچائی تھی۔ ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس کا سر چکرانے لگا اور وہ بے ہوش ہو کر جالی دار پنجرے کے اندر ہی گر پڑی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہوگا کیونکہ اس کے خون کے ذرے بالکل الگ ہیں اور اگر کیٹی پر سبز ستارے والے سانپ کی شخصیت کا گہرا اثر نہ ہوتا تو سانپ کا زہر واقعی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ مگر اب تو سانپ کے زہر کی وجہ سے اس کی آنکھیں اپنے آپ بند ہوتی جا رہی تھیں اور دماغ میں سانپ کی سیٹی کی آواز گونجنے لگی تھی۔ کیٹی ریت پر لیٹی رہی۔

حکیم وارش نے سانپ کا مہرہ رکھنے کی بجائے کیٹی کی گردن کے اوپر سانپ کے دانتوں کے نشان کے عین اوپر ایک ایسی دوا مل دی کہ جس نے کیٹی کے جسم میں زہر کی مقدار کو دوگنا کر دیا۔ کیٹی کے منہ سے ایک چیخ نکل گئی۔ وہ زمین سے ایک فٹ اوپر اچھلی اور جب نیچے ریت پر گری تو وہی سبز ستارے والا سانپ بن چکی تھی۔ لیکن فرق صرف اتنا تھا کہ اب اس کے سارے جسم پر سیاہ کالے بال تھے جس کی وجہ سے اس پر چاند کی کرنوں کا اثر نہیں ہو سکتا تھا۔ حکیم وارش نے لپک کر کیٹی کو اٹھایا اور پٹاری میں بند کر دیا۔ اس کا شاگرد تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے سانپ کو تک رہا تھا۔ وہ ایک عورت کو سانپ بنتے دیکھ کر چکرا گیا تھا۔ اسے اپنے استاد کی قابلیت پر پختہ یقین ہو گیا تھا

حکیم وارش نے قہقہہ لگا کر کہا "ہماری حکمت دیکھی؟

برخوردار! یہ سانپ خزانوں کا بھی پتہ بتاتا ہے مگر اس کو کھولتے پانی میں ابال کر میں جو تریاق بناؤں گا وہ کسی مرتے ہوئے بادشاہ کو پلا کر دوبارہ زندہ کر کے اس کی آدھی سلطنت حاصل کروں گا یا اس کا وزیر بن جاؤں گا اور شاہی خزانوں کا مالک بن کر حکومت کروں گا۔

شاگرد نے کہا۔ استاد! میں تو کہتا ہوں کہ زیادہ انتظار ٹھیک نہیں کیا پتہ یہ کب دوبارہ عورت بن جائے۔ اس لئے یہاں کسی بستی میں چل کر اسے پانی میں ڈال کر ابال لو اور یہیں دوائی تیار کر لو۔ پھر اُندلس کے بادشاہ کے پاس جا کر فروخت کر دیں گے۔

حکیم وارش ہنسنے لگا۔ تم احمق ہو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس سانپ کو میں سارڈینا پہنچ کر پورے چاند کی رات کو اپنے مکان کی چھت پر چاندنی میں آگ جلا کر ابالوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے بادشاہ کے مرنے کا انتظار کرنا ہوگا کیونکہ جب ہی میرے تریاق کی کامیابی ثابت ہوگی جب میں مردہ بادشاہ کو زندہ کروں گا۔ چلو اب سارڈینا کی طرف روانہ ہوتے ہیں کیونکہ پورے چاند کی رات کو صرف چار دن باقی رہ گئے ہیں اور دو دن ابھی ہمیں سفر میں لگ جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ دن رات سفر کر کے کل رات کو ہی سارڈینا پہنچ جاؤں۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

جب اسے ہوش آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ سانپ ہی کی شکل میں ہے لیکن لوہے کے جالی دار پنجرے سے باہر آ چکی ہے۔ اس کے سانپ کے جسم پر بال ہی بال ہیں۔ سامنے انگیٹھی میں اسی طرح آگ جل رہی تھی۔ کڑاہی میں پانی ابل رہا تھا۔ چھت پر چاندنی کھلی ہوئی تھی۔ مگر اس کے دشمن حکیم دارش اور اس کا شاگرد وہاں پر نہیں تھا۔ چاند کی کرنوں نے ان دونوں کو اپنے اندر جذب کر لیا تھا۔ کیٹی اگرچہ سانپ ہی کی شکل میں تھی مگر اس پر چاند کی کرنوں کا وہ دیوانوں ایسا اثر نہیں ہو رہا تھا۔ کیٹی نے سوچا کہ اس خطرناک جگہ سے جتنی جلدی ہو سکے نکل جانا چاہیئے

وہ چھت پر سے رینگتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر نیچے چوبارے میں آگئی۔ یہاں سے وہ ڈیوڑھی میں سے گزرتی حویلی کے دروازے پر آکر رک گئی۔ اس نے اپنا سانپ ایسا سر باہر نکال کر گلی میں دیکھا۔ گلی میں کہیں کہیں چاندنی پھیلی تھی اور خاموشی تھی۔ کوئی انسان دکھائی نہ دیتا تھا۔ لوگ اپنے اپنے گھروں میں سو رہے تھے۔ کیٹی نے سوچا کہ وہ یہاں سے نکل کر کہاں جائے؟ یہ شہر اس کے لئے اجنبی تھا۔ مگر وہ اس خطرناک گھر میں نہیں ٹھہرنا چاہتی تھی۔ جہاں اسے ہلاک کرنے کی تیاریاں کی گئی تھیں۔

اس نے فیصلہ کیا کہ رات کا وقت ہے۔ شہر کے گلی کوچے

سنسان ہیں شہر سے باہر کسی ویرانے میں نکل چلنا چاہیئے وہ حویلی سے نکلی اور گلی میں آکر ایک طرف رینگنے لگی۔ سانپ بن کر گلی میں رینگنا اس کے لئے ایک عذاب سے کم نہیں تھا۔ اس نے ایک بار پھر دل میں چٹکی بجائی مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے جن دوست کو بھی آواز دی مگر خدا جانے اس بار وہ کس دور دراز علاقے میں نکل گیا تھا کہ اس کی آواز تک نہیں پہنچ رہی تھی۔

گلی میں رینگتے ہوئے کیٹی بازار میں آگئی۔ یہ پرانے زمانے کا پکی اینٹوں اور گول پتھروں کی سڑک والا بازار تھا۔ دکانیں بند تھیں۔ بازار میں کہیں کہیں تیل کے لیمپ جل رہے تھے۔ جن کی روشنی بہت کم تھی۔ کیٹی رینگتی ہوئی شہر کے دروازے کے پاس آگئی۔ دروازہ بند تھا اور ایک پہریدار وہاں بیٹھا اونگھ رہا تھا۔ کیٹی نے دروازے پر چڑھ کر دیکھا۔ وہاں سے باہر نکلنے کے لئے کوئی سوراخ تک نہیں تھا۔ یہ لوہے اور لکڑی کا بہت بڑا دروازہ تھا۔

کیٹی دوسری طرف کو چل پڑی۔ درختوں کی ایک قطار کے نیچے سے گزرنے کے بعد وہ ایک کھلی جگہ پر آگئی۔ چاند اچانک بادلوں میں چھپ گیا تھا۔ جس کی وجہ سے اندھیرا ہو گیا تھا۔ کیٹی رینگتی ہوئی چلی جا رہی تھی کہ اس نے دیکھا ایک دیوار کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

چلو استاد!

اور وہ کیٹی سانپ کو پٹاری میں بند کر کے اونٹوں پر سوار ہو گئے اور اندلس کی طرف تیزی سے سفر کرنے لگے۔

دوسری طرف ماریا اور ناگ بھی سلیمانی مہرہ لئے کیٹی کی تلاش میں سفر کرتے ہوئے شمالی افریقہ کے صحراؤں میں سے گزرتے سارڈینا پہنچ چکے تھے۔ ان کا ارادہ راستے میں ہی سوڈان کی طرف نکل جانے کا تھا مگر اتفاق سے جس قافلے کے ساتھ وہ ایک جگہ سے شامل ہوئے وہ قافلہ قدیم یونان کے جزیرے سارڈینا جا رہا تھا۔ سارڈینا پر ایک یونانی بادشاہ حکومت کرتا تھا۔

ناگ گھوڑے پر سوار تھا اور ماریا بھی اسی گھوڑے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ گھوڑا اسی قافلے میں شامل تھا جو سارڈینا کی طرف جا رہا تھا۔ سلیمانی مہرہ ناگ کے پاس تھا اور سلیمانی تعویذ اس نے اپنے گلے میں ڈالا ہوا تھا۔

سارڈینا پہنچ کر ماریا نے ناگ سے پوچھا کہ یہاں انہیں کیٹی کا کہاں اور کیسے پتہ چلے گا کیونکہ وہاں تو ان کا جاننے والا بھی کوئی نہیں تھا اور وہ شاید اپنے سفر کے دوران پہلی

بار وہاں آئے تھے۔ یہ یونانی چھوٹا سا جزیرہ نما تھا۔ جس کی تین طرف پانی اور ایک طرف خشکی تھی ناگ نے کہا

مجھے خود معلوم نہیں کہ ہم کیٹی کو کس جگہ ڈھونڈیں لیکن ایک غلطی کی وجہ سے یہاں پہنچ گئے ہیں تو کیٹی کو تلاش کر لینے میں کیا حرج ہے؟

ماریا نے کہا۔ مگر ہم اسے کہاں تلاش کریں؟ وہ تو سبز ستارے والے سانپ کی شکل میں ہو گی۔

ناگ بولا:۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ میں یہاں کسی سانپ سے مدد لوں اور اس سے پوچھوں کہ کیٹی کہاں ہو سکتی ہے،

ماریا کہنے لگی " یہ تو اچھا خیال ہے۔ تمہیں اسی وقت کسی سانپ کو بلا کر یہ بات پوچھنی چاہیئے۔

ناگ نے ماریا کو ساتھ لیا اور شہر سے باہر ایک ویران جگہ پر آ گیا کیونکہ سانپ ایسی ہی جگہوں پر ہوا کرتے ہیں۔ ایک جگہ بہت سی جھاڑیاں تھیں۔ ناگ یہاں بیٹھ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے سانپ کی بولی میں آواز دی تھوڑی ہی دیر میں ایک بھاری بھرکم موٹا تازہ سانپ رینگتا ہوا ناگ کے سامنے آ گیا اور تعظیم بجا لا کر بولا۔

عظیم ناگ دیوتا کا ہماری بستی میں آنا مبارک ہو،

ناگ نے کہا۔ میں نے اس وقت تمہیں ایک خاص کام

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

قریب روشنی ہو رہی ہے وہ جھاڑیوں اور پتھر کے ڈھیروں میں سے گزرتی دیوار کے قریب آئی تو عجیب منظر دیکھا۔ دیوار کے طاق میں روغن زیتون کا ایک دیا جل رہا تھا۔ سامنے ایک قبر کھلی ہوئی تھی۔ اس قبر میں ایک زرق برق پوشاک والی حسین عورت لمبے سیاہ بال کھولے آنکھیں بند کئے مُردے کے سینے پر جو ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا بیٹھی منتر پڑھ رہی تھی مردے کی کھوپڑی اس کے سامنے ایک چوکی پر پڑی تھی۔ یہ کھوپڑی مُردے کی گردن سے الگ کر دی گئی تھی۔

کیٹی قبر میں اتر آئی۔ یہاں اندھیرا تھا۔ چراغ کی روشنی صرف مُردے کی کھوپڑی پر ہی پڑ رہی تھی۔ کیٹی نے اتنا اندازہ لگا لیا کہ یہ کوئی امیر عورت ہے اور قبر میں اپنی کوئی منت یا خواہش پوری کرنے کے لئے جادو ٹونے کا وظیفہ کر رہی ہے۔ کیٹی سانپ کی شکل میں کھوپڑی کے پیچھے آکر بیٹھ گئی اور یہ دیکھنے لگی کہ یہ عورت کیا کرتی ہے۔ اتنے میں ایک طرف سے قدموں کی آہٹ کی آواز آئی اور پھر کسی عورت نے آہستہ سے پکارا۔

بیگم صاحبہ۔ جلدی کیجئے۔ رات ڈھلنے لگی ہے،

کیٹی سانپ کو ایسے لگا جیسے کوئی عورت کھلی قبر کے اوپر آگئی ہے۔ اس خیال سے کہ کہیں وہ اسے دیکھ کر پتھر مار کر ہلاک نہ کر ڈالے۔ کیٹی جلدی سے کھوپڑی کی آنکھ کے سوراخ میں سے

اس کے اندر گھس گئی۔ اتنے میں اس عورت یعنی بیگم صاحبہ نے آنکھیں کھول دیں اور کہا

"روخشی! میرا عمل پورا ہوگیا۔ میں نے دیوتاؤں کے حضور اپنا وظیفہ پورا کر دیا۔ اب اگر اس کھوپڑی میں حرکت پیدا ہوئی تو دیوتا میرے گھر لڑکے کی بجائے لڑکی پیدا کریں گے۔

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ سارڈینا ملک کے ظالم بادشاہ نے حکم دے رکھا تھا کہ جس کے گھر بھی لڑکا پیدا ہو اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ یہ عورت جو شہر کے ایک امیر سوداگر کی بیوی تھی کسی عامل کے بتانے پر اس پرانی قبر میں چاندنی رات میں عمل کرنے آئی تھی کہ اس کے گھر لڑکا نہ ہو لڑکی پیدا ہو تاکہ بادشاہ کے سپاہی اسے قتل نہ کر سکیں۔

اس عورت نے جونہی یہ فقرہ مکمل کیا۔ کیٹی نے کھوپڑی کے اندر حرکت کی تو کھوپڑی چوکی پر ہلنے لگی سوداگر کی بیوی خوش ہو کر بولی۔

روخشی! میری کنیز! دیکھو۔ کھوپڑی حرکت کر رہی ہے۔ دیوتاؤں نے میری دعا قبول کر لی۔ میرا عمل کامیاب ہوگیا۔ اسے اٹھا کر گھر لے چلو۔

اور بیگم کی خاص کنیز روخشی نے اسی وقت کھوپڑی کو اٹھا کر ٹوکری میں ڈال کر اوپر سے بند کر دیا۔ کیٹی بھی سانپ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کے لئے بلایا ہے۔

سانپ نے سر جھکا کر کہا۔ میں ہر خدمت کے لئے تیار ہوں ناگ دیوتا۔ آپ حکم کیجئے؟ کیا زمین کی تہوں سے کوئی خزانہ نکال کر لانا ہے؟ کیا کسی دشمن کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے

ناگ کہنے لگا" نہیں ایسا کوئی کام نہیں ہے۔ اس وقت تمہیں صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا تم نے آس پاس کہیں سبز ستارے والا کوئی سانپ دیکھا ہے۔

بھاری بھرکم سانپ نے کہا۔" عظیم ناگ! میں ایک عرصے سے اس جگہ رہ رہا ہوں کم از کم میں نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا سانپ نہیں دیکھا۔

ناگ نے کہا" میں تمہاری پچھلی زندگی کے بارے میں نہیں پوچھ رہا مجھے صرف اتنا بتاؤ کہ کیا اس وقت تمہاری بستی میں کوئی ایسا سانپ موجود ہے؟

موٹا سانپ ادب سے بولا" عظیم ناگ! میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس وقت اس سارے ملک میں کوئی ایسا سانپ نہیں ہے۔ اگر وہ زمین کی گہرائیوں میں بھی ہوتا تو مجھے اس کی بو آجاتی۔

موٹا سانپ بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا۔ کیونکہ ابھی کیٹی سبز ستارے والے سانپ کی شکل میں اس شہر میں نہیں پہنچی

تھی اور حکیم دارش اپنے شاگرد کے ساتھ اسے لے کر قافلے میں ہی سفر کر رہا تھا۔ ناگ نے کہا۔

ٹھیک ہے پھر تم ایسا کرنا کہ کسی وقت بھی تمہیں ایسے سانپ کا کوئی سراغ ملے تو مجھے خبر کر دینا۔ میں ابھی اسی ملک میں ہوں۔ میں جہاں بھی ہوں گا تم کو میری خوشبو آ جائے گی۔

بہت بہتر ہمارے آقا۔ میں آپ کو خبر کر دونگا ناگ اور ماریا واپس شہر میں آگئے۔

سارڈینا جزیرے کا یونانی بادشاہ بڑا سنگ دل اور نیم پاگل تھا۔ اسے کسی نجومی نے بتایا تھا کہ بہت جلد اس کے ملک سارڈینا میں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا۔ جو بڑا ہو کر اس کے خاندان کو تباہ و برباد کر ڈالے گا اور اس کی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔ بادشاہ خوف زدہ ہو گیا تھا اور اس نے حکم دے دیا تھا کہ سارڈینا جزیرے میں جو بھی لڑکا پیدا ہو اسے فوراً قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ جس گھر میں لڑکا پیدا ہونے کی خبر ملتی شاہی سپاہی اس گھر میں گھس جاتے اور نئے پیدا ہونے والے بچے کو ہلاک کر ڈالتے رعایا دہشت زدہ ہو گئی تھی۔ لوگ ایسی عورتوں کو جن کے ہاں بچہ پیدا ہونے والا ہوتا چھپا دیتے تھے مگر

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

شاہی جاسوس ان کا پتہ چلا لیتے اور اگر لڑکا پیدا ہوتا تو اسے قتل کر ڈالتے۔ کئی لوگ اپنی بیویوں کو لے کر شہر سے کوچ کر گئے تھے مگر کئی لوگ ایسے تھے جو اس ملک سے باہر نہیں جا سکتے تھے۔ ناگ اور ماریا کو جب اس بات کا علم ہوا تو انہیں بادشاہ کی حماقت پر سخت غصہ آیا کہ عجیب جاہل اور ظالم قسم کا بادشاہ ہے یہ۔ مگر اس زمانے میں اکثر بادشاہ ایسے ہی ہوا کرتے تھے۔ تاریخ میں نیک دل، رحم کرنے والے اور انصاف پسند بادشاہ بہت کم گزرے ہیں۔ مگر ناگ ماریا تو وہاں کیٹی کی تلاش کے سلسلے میں ٹھہرے ہوئے تھے اور ان کا ارادہ چند ایک روز کیٹی کو ڈھونڈھنے کے بعد وہاں سے کسی دوسرے ملک کو چلے جانے کا تھا۔ انھوں نے بادشاہ کی اس حماقت میں کوئی بھی دخل دینا پسند نہ کیا۔

لیکن ایک روز ایسا ہوا کہ ناگ رات کے وقت بازار میں سے گزرتا ہوتا واپس سرائے میں ماریا کے پاس آ رہا تھا کہ اس نے چار شاہی سپاہیوں کو تلواریں لہراتے ہوئے ایک گلی میں گھستے دیکھا۔ ناگ نے پتہ کیا تو اسے معلوم ہوا کہ اس گلی میں ایک غریب عورت رہتی ہے۔

جس کو خدا نے چاند سا بیٹا عطا کیا ہے اور بادشاہ کے سپاہی اسے قتل کرنے جا رہے ہیں۔

ناگ اپنی آنکھوں کے سامنے یہ ظلم ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ بھی لپک کر گلی میں گھس گیا۔ اس نے دیکھا کہ سپاہی گھوڑوں سے اتر کر غریب عورت کے مکان کے دروازے کو جو اندر سے بند تھا۔ نیزے مار مار کر توڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس وقت مکانوں میں چراغ روشن ہو چکے تھے۔ اور شہر کے گلی کوچوں کو شام کے اندھیرے نے اپنی چادر میں لپیٹ لیا تھا۔ ناگ گلی کے کونے میں اندھیرے میں جا کھڑا ہوا۔ پھر اس نے سانس کھینچ کر چھوڑا اور ایک سیاہ عقاب کی شکل بدل کر ہوا میں اڑتا ہوا اوپر اٹھا اور غریب عورت کے مکان کے صحن میں آ گیا۔ یہاں اس نے دیکھا کہ کوٹھڑی میں ایک غریب عورت اپنے نئے پیدا ہونے والے بچے کو چادر میں لپیٹے سینے سے لگائے خوف سے کانپ رہی ہے اور اس کا غریب خاوند پریشان ہو کر کبھی ادھر جا رہا ہے کبھی دوسری طرف بھاگ رہا ہے۔ ان کے لئے وہاں سے فرار ہونے کا کوئی رستہ نہیں تھا کیوں کہ اب دو سپاہی مکان کی چھت پر چڑھ کر چھت کو پھاڑنے لگے ہوئے تھے۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ نے فوراً انسانی شکل دوبارہ اختیار کی اور اس غریب میاں بیوی کی کوٹھڑی میں آگیا۔ دونوں ناگ کو دیکھ کر ڈر گئے اور خاوند نے گڑگڑا کر کہا۔

"میرے بچے پر رحم کرو۔ اسے قتل نہ کرو۔ یہ میرا ایک ہی بیٹا ہے۔

عورت بھی زار و قطار رونے لگی اور رو رو کر ناگ سے رحم کی بھیک مانگنے لگی۔ وہ ناگ کو شاہی دربار کا کوئی جلاد یا سپاہی سمجھ رہے تھے ناگ نے کہا

"خاموش رہو۔ میں تمہارے بیٹے کو قتل کرنے نہیں آیا۔ میں اسے شاہی جلادوں سے بچانے آیا ہوں۔

میاں بیوی حیران ہو کر ناگ کو تکنے لگے۔ خاوند نے کہا۔

مگر — تم ہمارے بچے کو کیسے بچا سکو گے۔ بادشاہ کے سپاہی تو دروازہ اور چھت توڑ کر ابھی اندر آ گھسیں گے اور میرے جگر کے ٹکڑے کو قتل کر ڈالیں گے۔

ناگ نے کہا:۔ اگر خدا نے چاہا تو تمہارے بچے کا بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔ کیا اس مکان میں کوئی دوسری کوٹھڑی ہے۔

خاوند بولا۔ ہاں۔ اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی کوٹھڑی ہے جہاں ہم لکڑیاں رکھتے ہیں۔

ناگ نے کہا۔ "تم فوراً اپنی بیوی اور بچے کو لے کر اس کوٹھڑی میں چھپ جاؤ، جلدی کرو۔ دروازہ ٹوٹنے ہی والا ہے۔

دروازہ اور چھت زور زور سے توڑی جا رہی تھی اور دہ ٹوٹنے ہی والی تھی۔ غریب خاوند نے گھبرائی ہوئی بیوی کو بچے سمیت، چار پائی سے اٹھایا اور اسے لے کر دوسری کوٹھڑی میں چھپ گئے اور دروازہ اندر سے بند کر لیا۔

ناگ نے گہرا سانس کھینچا اور سب سے زہریلے کالے سانپ کی شکل اختیار کر لی۔ یہ ایک لمبا اور پتلا دبلا سانپ تھا جس کے جسم پر سرخ دھبوں کے نشان تھے۔

ناگ نے محسوس کیا کہ مکان کی چھت ٹوٹنے میں ابھی کچھ وقت لگے گا مگر دروازے پر جو دو سپاہی نیزے چلا رہے تھے ان کی وجہ سے دروازہ ٹوٹنے ہی والا تھا۔ ناگ صحن کی سیڑھیوں کی طرف سے ہوتا ہوا۔ آتش دان کے سوراخ میں سے باہر نکل گیا۔

دروازے کا آدھا پٹ ٹوٹ چکا تھا۔ ناگ اندھیرے میں نیچے آگیا وہ بہت تیزی میں تھا۔ اس نے پیچھے سے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آکر ایک سپاہی کی ٹانگ پر ڈس دیا۔ اس کا زہر سب سے زیادہ خطرناک تھا۔ سپاہی کے ہاتھ سے نیزہ گر پڑا۔ اور پھر اس کا سارا جسم سن ہوگیا اور وہ بھی بے جان کٹے ہوئے درخت کی طرح دھڑام سے گلی کے فرش پر اوندھا ہوکر گر پڑا۔ دوسرا سپاہی اس کی طرف لپکا۔

کیا ہوا تمہیں ؟

اس عرصے میں ناگ نے دوسرے سپاہی کی گردن پر بھی ڈس دیا۔ گردن پر ڈسنے سے ناگ کا زہر انتہائی تیزی سے دوسرے سپاہی کے دماغ میں پہنچ گیا اور اس کے سارے جسم کو سُن کرکے بیکار کر دیا۔ یہ سپاہی بھی مردہ ہوکر پہلے سپاہی کے اوپر ہی گر پڑا۔ اب ناگ نے چھت کا رخ کیا۔ یہ دونوں سپاہی خنجروں سے چھت کی مٹی اکھاڑ رہے تھے اور انہوں نے چھت میں سوراخ کر لیا تھا۔ ناگ چھت پر رینگتا ہوا اندھیرے میں ان کے پیچھے نمودار ہوا۔ ایک سپاہی کی اس پر نظر پڑ گئی۔ اس نے خنجر سے سانپ پر حملہ کر دیا۔

سانپ! پیچھے ہٹ جاؤ۔

سپاہی نے خنجر کا وار کرتے ہوئے دوسرے سپاہی کو خبردار کیا۔ مگر یہ ناگ تھا کوئی معمولی سانپ نہیں تھا۔

ناگ کے لئے اتنا وقت ہی بہت تھا اور وہ خنجر کے حملے سے اچھل کر بچ نکلنے کے بعد دوسرے سپاہی کی گردن سے جا ٹکرایا اور اس کی گردن پر ڈس دیا اور چھلانگ لگا کر چھت کی ایک جانب اندھیرے میں گم ہوگیا۔ سپاہی گرا تو دوسرے سپاہی نے اسے پکارا۔

کیا ہوا؟ سانپ نے ڈس لیا کیا؟

اندھیرے میں ہی ناگ نے انسانی شکل اختیار کر اور سپاہی سے کہا۔

لگتا ایسا ہی ہے کہ اسے سانپ نے کاٹ لیا ہے

سپاہی نے چونک کر ناگ کی طرف دیکھا اور نیزے سے اس پر حملہ کر دیا۔ ناگ بھی غافل نہیں تھا۔ اس نے دوسرے مرے ہوئے سپاہی کا خنجر پہلے ہی نکال کر اپنے ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔ ناگ ایک دم پیچھے ہٹ گیا۔ نیزہ چھت میں جا کر گڑ گیا۔

ناگ نے کہا " اب میرا وار بچاؤ

مگر سپاہی نے بھی خنجر نکال لیا تھا۔ ناگ نے خنجر لہراتے ہوئے کہا

" میری طرف دیکھتے رہنا۔ میں تمہیں ایک تماشا دکھانے لگا ہوں "

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کی شکل میں کھوپڑی کے ساتھ ہی ٹوکری میں چلی گئی۔ کنیز روشنی نے اپنی بیگم صاحبہ کو گھوڑے پر بٹھایا۔ خود بھی گھوڑے پر سوار ہوئی اور بادلوں بھری رات کے سناٹے میں پرانی دیوار والی قبر کے علاقے سے نکل کر شہر کے علاقے کی طرف روانہ ہوگئیں شہر کے شمالی کونے پر ایک دومنزلہ خوبصورت چھتری والے مکان میں پہنچ کر انہوں نے گھوڑوں کو ڈیوڑھی میں باندھا اور کھوپڑی والی ٹوکری کمرے میں لاکر صندوق میں بند کر کے تالا لگا دیا۔

پھر سوداگر کی بیگم نے اپنے خاوند کو جگا کر بتایا کہ دیوتاؤں نے اس کی دعا قبول کر لی ہے۔ خاوند نے پوچھا

"تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"

بیگم نے کہا "میں جس کھوپڑی پر عمل کر رہی تھی اس میں جان پڑ گئی اور اس مردے کی روح اپنی کھوپڑی میں واپس آگئی دیوتاؤں نے اشارہ دیا ہے کہ میرے گھر لڑکا نہیں۔ لڑکی پیدا ہوگی۔

سوداگر نے کہا "یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔ ہمیں اس کھوپڑی کی حفاظت کرنی چاہیئے۔ یہ تو بڑی مقدس کھوپڑی ہے مگر کیا مجھے نہیں دکھاؤ گی؟

کیوں نہیں۔ آؤ میرے ساتھ"

بیگم اپنے خاوند کو ساتھ لے کر کوٹھڑی میں آگئی۔ اس نے شمع جلائی اور اس کی روشنی میں صندوق کھول دیا۔ خاوند نے دیکھا کہ کھوپڑی رینگ رہی تھی وہ بھی ششدر ہو کر رہ گیا۔ اسے بھی یقین ہوگیا کہ یہ دیوتاؤں کی کرامت ہے۔ کھوپڑی میں اس کے مردے کی روح واپس آگئی ہے جو اس بات کی نشانی ہے کہ جس نے اس کھوپڑی پر عمل پڑھا تھا وہ عمل کامیاب ہوگیا ہے اور پڑھنے والے کی آرزو پوری ہوگی۔

بیگم نے کہا "دیکھا۔ کھوپڑی حرکت کر رہی ہے"

خاوند خوش ہو کر بولا۔ ہاں بیگم۔ دیوتا ہمیں لڑکی عطا کریں گے۔ اب بادشاہ کے سپاہی ہمارے بچے کو قتل نہیں کر سکیں گے"

خاوند نے کھوپڑی کو ایک ہاتھ سے اوپر اٹھایا تو اس کے اندر سے بالوں بھرا کالا سانپ نکل کر دھپ سے صندوق میں گر پڑا۔ خاوند نے جلدی سے کھوپڑی ہاتھ سے چھوڑ دی۔ اور خوف زدہ ہو کر بولا۔

سانپ ....!

اس کی بیگم نے شمع کی روشنی میں سانپ کو غور سے دیکھا اور بولی۔

یہ اس مردے کی روح ہے جو سانپ کی شکل اختیار کر کے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور ناگ نے ایک گہرا سانس کھینچا اور سیاہ چمگادڑ کی شکل اختیار کر کے اوپر اڑ گیا۔ سپاہی کے توطوطے اڑ گئے۔ ہکا بکا ہو کر کبھی چھت کو اور کبھی ہوا میں دیکھنے لگا کہ یہ کیا جادو یا طلسم تھا کہ دیکھتے دیکھتے ایک انسان پرندہ بن کر اڑ گیا۔ مگر ناگ اسے زندہ واپس نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔ اس نے چمگادڑ کی شکل میں ایک غوطہ لگایا اور سپاہی کی گردن سے ٹکرا کر اپنے تیز دانتوں سے اس کی گردن کی شہ رگ کاٹ ڈالی اور پھڑ پھڑا کر اڑ گیا۔

سپاہی نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن پکڑ لی مگر شہ رگ کا کٹ جانا کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔ اس کا خون کٹی ہوئی شہ رگ سے آبشار کی طرح گرنے لگا تھا وہ گھبرا کر نیچے بھاگا۔ گلی میں اس نے اپنے دوسرے ساتھیوں کو آواز دی مگر وہ تو پہلے ہی مر چکے تھے اور اب اس سپاہی کی آواز بھی نہیں نکل رہی تھی اور اسے غش آنے لگا تھا وہ چھت پر کھڑے کھڑے چکرا کر نیچے گلی میں گرا اور موت کا انتظار کرنے لگا۔ کمزوری کی وجہ سے وہ ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہلا سکتا تھا۔ ناگ نے دوبارہ انسان کی شکل بدلی اور نیچے اتر کر ساتھ والی کوٹھڑی میں آگیا۔ یہاں غریب میاں بیوی اپنے ننھے بچے کو سینے سے لگائے سہمے بیٹھے تھے۔ ناگ

نے کہا۔

"دشمن کو میں نے ہلاک کر ڈالا ہے مگر صبح ہوتے ہی بادشاہ کو خبر ہو جائے گی اور وہ تمہارے بچے کے ساتھ تمہیں بھی زندہ نہیں چھوڑے گا۔ اس لئے صبح ہونے سے پہلے پہلے یہاں سے نکل چلو۔"

عورت نے آنسو پونچھ کر کہا "بھائی ہم کہاں جائیں! ہمارا تو کوئی بھی نہیں ہے۔

ناگ بولا۔ تم لوگ بچے کو لے کر میرے ساتھ آؤ۔ جلدی کرو۔

میاں بیوی بے چارے اس وقت ڈرتے ڈرتے اٹھے بیوی نے ایک گٹھڑی میں بچے کے چار کپڑے باندھے اور ناگ کے ساتھ مکان سے باہر گلی میں آئے تو تین سپاہیوں کی لاشیں دیکھ کر کانپ اٹھے۔

ناگ انہیں سپاہیوں کے گھوڑوں پر بٹھا کر شہر کے گلی کوچوں سے نکال کر اس سرائے میں لے آیا جہاں ماریا بیٹھی تھی۔ ماریا نے جب ناگ کے ساتھ ایک عورت مرد اور بچے کو دیکھا تو قریب آکر ایسی آواز میں کہ جو صرف ناگ ہی سن سکتا تھا پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ یہ لوگ کون ہیں؟ ناگ نے آہستہ سے کہا ابھی بتاتا ہوں،"

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کھوپڑی میں آگئی ہے۔ کیا تم نے زندگی میں کبھی ایسا سانپ دیکھا ہے جس کے جسم پر اتنے سیاہ بال ہوں"

خاوند نے سہمی ہوئی آواز میں کہا "نہیں۔ بالکل نہیں"

بیگم نے کہا "ہمیں اس کھوپڑی کے ساتھ اس سانپ کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ اگر یہ ہمارے ہاتھ سے نکل گیا تو ہماری ہونے والی بچی پیدا ہونے سے پہلے ہی مرجائے گی۔

خاوند نے فوراً کہا "نہیں نہیں۔ ہم اس سانپ کی حفاظت کریں گے ہم اس کھوپڑی کی روح کو اس صندوق سے اس وقت تک باہر نہیں نکلنے دیں گے جب تک کہ تمہارے ہاں بچی کی پیدائش نہیں ہوجاتی"

اور اس نے جلدی سے صندوق کا ڈھکن بند کرکے کنڈی لگادی تاکہ سانپ جس کو وہ کھوپڑی والے مُردے کی روح سمجھ بیٹھے تھے باہر نہ نکل سکے۔ کیٹی نے جب یہ سب کچھ دیکھا تو حیران پریشان ہوکر صندوق میں ایک طرف بیٹھ گئی اور اپنے آپ کو کوسنے لگی کہ خواہ مخواہ وہ کھوپڑی کے اندر کیوں گئی نہ کھوپڑی میں گھستی اور نہ یہاں قید ہوتی۔

سوداگر اور اس کی بیوی نے کوٹھڑی بند کرکے باہر تالا لگا دیا اور آرام سے جاکر سو گئے۔ وہ بڑے خوش تھے کہ ان کا وظیفہ کامیاب ہوا اور دیوتاؤں نے کھوپڑی والے مُردے

کو نشانی کے طور پر ان کے گھر بھیج دیا ہے۔ ان کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ انہوں نے ایک خلائی لڑکی کیٹی کو صندوق میں قید کر دیا ہے جو کسی طلسم کی وجہ سے سانپ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔

دوسری طرف ماریا بھی اسی شہر کی ایک سرائے میں بیٹھی ناگ کا انتظار کر رہی تھی جو غریب میاں بیوی اور ان کے بچے کو شہر سے باہر کسی محفوظ جگہ پہنچانے کے لئے گیا ہوا تھا۔ ایک ہفتہ گزر گیا۔ اس دوران کیٹی سوداگر کے مکان میں صندوق میں قید تھی۔ دوسرا سانپ جنگلی جھاڑیوں کے پاس زمین کے اندر رہ کر ناگ دیوتا کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔ ایک دن اس سانپ نے اپنے بل سے باہر نکل کر روز کی طرح سبز ستارے والے سانپ کی بو لینے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ بُو کا رخ بدل گیا ہے اور اب وہ شہر کے شمال کی طرف سے آرہی ہے۔ سانپ بڑا حیران ہوا کہ یہ سبز ستارے والا سانپ جنوبی علاقے سے نکل کر شمالی علاقے میں کیسے پہنچ گیا؟ پھر اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے اسے جگہ تبدیل کرنے کی کوئی ضرورت پڑ گئی ہو۔ لیکن ہے تو وہ اسی شہر میں۔ مگر اس جاسوس سانپ کو ناگ کی بو ابھی تک نہیں آئی تھی جس کا مطلب یہ

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اب ناگ ایسی آواز میں بات نہیں کر سکتا تھا کہ جو صرف ماریا ہی سن سکے۔ اور دوسرے لوگ نہ سن سکیں۔ اس لئے وہ ماریا کے ساتھ لمبی بات ابھی نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے دونوں میاں بیوی کو اپنے کمرے میں بٹھایا اور ماریا کو لے کر باہر آگیا اور اسے سارا قصہ سنا دیا۔

ماریا نے کہا "اس کا مطلب ہے کہ ہمیں یہاں سے چلے جانا ہوگا۔ کیونکہ ان دونوں غریب میاں بیوی کو بھی سپاہی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

ناگ نے کہا" ہاں ماریا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں انہیں دوسرے ملک میں کسی محفوظ جگہ پر پہنچا کر تمہارے پاس آؤں۔ تم اسی سرائے میں ہی ٹھہرو۔

کیٹی کھوپڑی میں گھس گئی

ناگ نے ماریا کو سارڈینا جزیرے کی سرائے میں ہی چھوڑا اور دونوں غریب میاں بیوی اور اس کے نومولود یعنی نئے نئے پیدا ہوئے بچے کو ساتھ لے کر شہر سے باہر نکل آیا۔ دو گھوڑوں پر دونوں میاں بیوی اور بچہ سوار تھے اور ایک گھوڑے پر ناگ بیٹھا تھا۔ تینوں گھوڑے رات کے اندھیرے میں ویرانے میں سرپٹ دوڑے چلے جارہے تھے۔ ان کا یہ سفر ساری رات جاری رہا۔ صبح ہوئی تو وہ سمندر کے ساحل پر پہنچ گئے۔

اب ناگ نے ان سے پوچھا کہ وہ کہاں جانا چاہتے ہیں

غریب خاوند نے کہا

" اے نیک دل نوجوان! ہمارا اس ملک میں کوئی نہیں ہے یہاں سے سمندر کے راستے جہاز پر دو دن کے سفر پر ملک افریقہ کی سرحد شروع ہوتی ہے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ اس ملک میں جاکر اپنی نئی زندگی شروع کریں۔ لیکن

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ہمارے پاس نہ کوئی کشتی ہے نہ یہاں کوئی جہاز نظر آتا ہے۔ ہم یہ سفر کیسے طے کریں گے؟

ناگ نے کہا۔ فکر نہ کرو۔ جس خدا نے تمہیں اتنی بڑی مشکل سے نکالا ہے اور تمہارے بچے اور تمہاری زندگی بچائی ہے وہ یہاں بھی تمہاری مدد کرے گا۔ میرے ساتھ آؤ۔ ہم ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف سفر کریں گے۔ ہو سکتا ہے آگے کوئی جہاز یا کشتی مل جائے۔

وہ سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جنوب کی طرف چل پڑے۔ دوپہر کو وہ ایک بستی میں پہنچے۔ یہاں انہوں نے تھوڑا بہت کھایا پیا۔ بچے کو اس کی ماں نے دودھ پلایا۔ کچھ دیر آرام کیا۔ ناگ نے وہاں ایک کشتی کا انتظام کیا اور پوچھا کہ کیا وہ اکیلے سمندر کا سفر کریں گے؟ عورت بے چاری خوف سے لرزنے لگی۔

میرے بھائی! میں نے کبھی سمندری سفر نہیں کیا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنے بچے سمیت سمندر میں غرق ہو جاؤں۔ کیا تم ہمارے ساتھ نہیں چلو گے؟

اس کے خاوند نے بھی ناگ کی منت کرتے ہوئے کہا "تم نے ہماری اتنی مدد کی ہے اب ہمیں سمندر کا سفر بھی اپنی حفاظت میں کرا دو۔ مجھے یقین ہے کہ تم ہمارے

ساتھ ہو گے تو ہم حفاظت سے پار اتر جائیں گے۔

ناگ کو پیچھے ماریا کا بھی خیال تھا اور یہ بھی احساس تھا کہ موٹا سانپ کسی وقت بھی سبز ستارے والے سانپ یعنی کیٹی کی خبر دینے آ سکتا ہے۔ لیکن وہ ان غریب میاں بیوی اور اس کے بچے کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔ آخر اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر سمندر پار کرائے گا۔ دونوں میاں بیوی بے حد خوش ہوئے۔ انہوں نے کشتی میں سات آٹھ روز کے لئے کھانے پینے کی چیزیں رکھیں اور اسے سمندر کی لہروں کے حوالے کر دیا۔

ناگ کو سمندر کے حوالے کر کے ہم واپس سارڈینا شہر میں ماریا کے پاس آتے ہیں۔ جب دو دن گزر گئے اور ناگ واپس نہ آیا تو ماریا سمجھ گئی کہ وہ اس غریب و بے کس میاں بیوی اور ان کے بچے کو کسی محفوظ جگہ پر پہنچانے کے سلسلے میں دور نکل گیا ہے۔ ماریا نے فیصلہ کیا کہ وہ شہر کی سرائے میں ہی رہ کر ناگ کی واپسی کا انتظار کرے گی۔

دوسری طرف حکیم دارش اپنے شاگرد کے ساتھ قافلے میں سفر کرتا ہوا سارڈینا شہر پہنچ گیا۔ کیٹی بالوں بھرے سانپ کی شکل میں اس کی پٹاری میں بند اس کے پاس ہی تھی۔ مکار داں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

تھا کہ ناگ دیوتا ابھی شہر سے باہر ہی ہیں۔ جاسوس سانپ واپس اپنے بل میں چلا گیا۔ وہ بھی اسی انتظار میں تھا کہ ناگ دیوتا واپس شہر میں آئے تو وہ اس کے پاس جا کر اسے بتائے کہ سبز ستارے والا سانپ شہر کے شمالی حصے میں رہ رہا ہے۔

ماریا سرائے میں رہتے پریشان ہونے لگی تھی کہ ناگ نے اتنی دیر کیوں لگا دی ہے اور وہ ابھی تک واپس سارڈینا میں کیوں نہیں آیا؟ سلیمانی تعویذ اور سلیمانی مہرہ دونوں چیزیں ناگ کے پاس ہی تھیں۔ کیونکہ ماریا کو وہم تھا کہ اگر اس نے سلیمانی مہرے کو ہاتھ لگایا تو وہ کہیں جل کر سیاہ نہ ہو جائے ماریا سرائے کے جس کمرے میں رہتی تھی وہ بالکل خالی ہوتا تھا کیونکہ ماریا تو کسی کو نظر ہی نہیں آسکتی تھی۔ سرائے کا مالک بھی اس کمرے کو خالی سمجھتا تھا۔

چنانچہ ایک رات وہاں دو مسافر آکر ٹھہرے۔ ماریا کو یہ دونوں مسافر شکل صورت سے بڑے پر اسرار لگے۔ ان کی لمبی ڈاڑھیاں تھیں۔ سروں پر رومال باندھے تھے وہ ایک دوسرے سے بھی بہت کم بات کرتے تھے۔ ان کے حلیے ایسے تھے کہ وہ کسی پارسی مندر کے پروہت لگتے ہیں۔ ہم آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ پرانے زمانے میں ایران مشرقی عراق

اور شمالی آذربائیجان کے علاقے میں پارسی لوگ آباد تھے اور یہ آگ کی پوجا کرتے تھے۔ ان کے مندروں میں آگ کبھی نہیں بجھتی تھی اور سینکڑوں سالوں سے نسل در نسل جل رہی تھی۔ یہ بڑی پُراسرار قوم تھی انہوں نے اپنے مُردوں کو رکھنے کے لئے اونچے مینار بنائے ہوئے تھے۔ جہاں یہ مُردے کی لاش کو جا کر رکھ آتے اور اسے گدھیں نوچ نوچ کر کھاتی رہتی تھیں۔ اس کو یہ موت کا مینار کہتے تھے۔ ان لوگوں کے پاس ایسے خفیہ عمل اور منتر تھے کہ جن کو پھونک کر ان کے مندروں کے پروہت جنوں بھوتوں کو حاضر کر لیتے اور ان سے چٹانیں کٹوا کر آگ کی پوجا کے لئے آتش کدے یعنی مندر بنواتے تھے۔ ان پارسی پروہتوں کے بارے میں یہ بات بھی مشہور تھی کہ یہ ہوائی مخلوق یعنی چڑیلوں اور ڈائینوں کو کسی خفیہ منتر سے قابو کر لیتے ہیں اور پھر ان سے اپنی مرضی کے مطابق کام لیتے ہیں۔

ماریا سرائے کے کمرے میں کونے میں لکڑی کی ایک چوکی پر بیٹھی تھی وہ غائب تھی اور کسی کو نظر نہیں آتی تھی مگر اس نے دیکھا کہ ان دو پر اسرار پارسی پروہتوں میں سے ایک پروہت بار بار اس کونے کی طرف دیکھ رہا ہے۔ جہاں وہ بیٹھی تھی۔ جیسے وہ ماریا کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

دیکھ رہا ہو۔ لیکن ماریا نے سوچا کہ یہ محض اتفاق ہے کہ وہ اس کونے کی طرف دیکھتا ہے۔ ورنہ وہ تو غائب ہے کون دیکھ سکتا ہے۔ مگر یہ ماریا کا خیال تھا۔ اس پارسی پروہت نے ماریا کو دیکھ لیا تھا۔

PVL
PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

دو خطرناک مسافر اور جاسوس سانپ

دونوں پراسرار آدمی جو پارسی آتش پرست پروہت لگتے تھے آپس میں باتیں کرتے رہے اور ماریا کمرے سے اٹھ کر باہر چلی گئی کہ ناگ کا کچھ پتہ کرے

جب ماریا باہر گئی تو دونوں پراسرار پروہتوں میں سے ایک پروہت نے دوسرے سے کہا: "یہاں ابھی ابھی ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی"

دوسرا پروہت حیران ہو کر پہلے کا منہ تکنے لگا کیونکہ وہ دیکھ رہا تھا کہ کمرے میں ان دونوں کے سوا اس وقت بھی کوئی نہیں تھا۔ اور اس سے پہلے بھی وہاں کوئی تیسرا موجود نہیں تھا۔ اس نے کہا

شارکش! کیا تم دیوانے تو نہیں ہو گئے؟ کیونکہ میں دیکھ چکا ہوں کہ یہاں کوئی خوبصورت لڑکی نہیں تھی۔

پارسی پروہت شارکش مسکرایا۔ داڑھی پر ہاتھ پھیرا اور بولا" میرے دوست طہماشس! اس لڑکی کو سوائے میرے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کوئی نہیں دیکھ سکتا اور میں نے اسے دیکھ لیا ہے ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ یہاں کونے میں اس چوکی پر بیٹھی تھی۔

پروہت طہماش کو معلوم تھا کہ اس کا ساتھی پروہت شارکش بڑے خفیہ علم جانتا ہے اور بھوتوں اور چڑیلوں سے باتیں کیا کرتا ہے لیکن اسے یہ یقین نہیں آرہا تھا کہ اس نے کسی غیبی عورت کو دیکھا ہے۔ طہماش نے پوچھا

"کیا وہ کوئی چڑیل یا ڈائن تھی،"

پروہت شارکش نے کہا "یہی تو کمال کی بات ہے کہ یہ لڑکی نہ چڑیل ہے اور نہ کوئی ڈائن ہے بلکہ ایک انسان ہے اور بڑی خوبصورت لڑکی ہے۔

پروہت طہماش نے سوال کیا،

"کیا تم اسے مجھے دکھا سکتے ہو؟"

پروہت شارکش نے جواب دیا۔ "اس کے لئے تمہیں بیس برس موت کے مینار میں مردوں کی ہڈیوں کے پاس بیٹھ کر ریاضت کرنی ہوگی۔ میں ایسا کر چکا ہوں اسی لئے اس غیبی خوبصورت لڑکی کو دیکھ سکتا ہوں تم نہیں دیکھ سکتے۔

پروہت طہماش بولا۔ "معلوم ہوتا ہے دوست کہ تمہیں یہ غیبی لڑکی پسند آگئی ہے۔

پروہت شارکش نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

"تم میرے دوست بھی ہو اور رازدار بھی ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ایران کے آتش پرست شہنشاہ شاہ سائرس کے شاہی آتش کدے (مندر) کا سب سے بڑا پروہت ہوں اور میرے دشمن میرے خلاف سازش کر رہے ہیں۔ وہ مجھے میرے شاہی عہدے سے ہٹا کر خود اس عہدے پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں وہ بادشاہ شاہ سائرس کے کان بھرتے رہتے ہیں کہ چونکہ میں شاہی آتش کدے (مندر) کے لئے کوئی ایسی آگ کی دیوی حاصل نہیں کر سکا جو آگ کے شعلوں میں بھی زندہ رہ سکے اس لئے مجھے میرے عہدے سے ہٹا دینا چاہیئے۔"

پروہت طہماش نے کہا۔ "ہاں ہاں۔ میں یہ سب جانتا ہوں۔

پروہت شارکش بولا

"اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ میں اگرچہ بڑے خفیہ منتر جانتا ہوں۔ مگر میرے پاس کوئی منتر ایسا نہیں ہے کہ جس کی مدد سے میں کسی بھی آگ کی دیوی کو آگ سے بچا سکوں۔ اگر میں کسی جن بھوت یا چڑیل کو بھی آگ کی دیوی کا روپ دے کر لے آتا ہوں تو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سرائے سے یہ حکیم دارش سیدھا شہر پہنچ گیا اور شہر کی تاریک و تنگ گلی میں اپنی حویلی میں آگیا۔ یہاں آ کر اسے پتہ چلا کہ بادشاہ کو کسی نجومی ۔نے بتایا ہے کہ شہر میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو بڑا ہو کر اس کی سلطنت اور اس کے خاندان کو تباہ کر دے گا اور بادشاہ اس تباہی اور اپنی موت کے خوف سے ہر نئے پیدا ہونے والے بچے کو قتل کروا دیتا ہے

حکیم دارش نے اپنے شاگرد سے کہا

بہت خوب ۔ سبز ستارے والے اس سانپ کے تریاق کی آزمائش کا وقت آن پہنچا ہے۔ بادشاہ پر موت کا خوف چھایا ہوا ہے اور میں اس سانپ کا تریاق تیار کر کے اسے پلا کر موت سے آزاد کر دوں گا۔

شاگرد نے کہا ۔ استاد! تمہیں بادشاہ سے ملاقات کرنی چاہیئے۔

حکیم نے کہا:۔ کیوں نہیں ۔ میں بادشاہ سے مل کر اسے یقین دلاؤں گا کہ میں اس چاند کی چودھویں رات کو سبز ستارے والے سانپ کو کھولتے پانی میں ابال کر اس سے تریاق بنا کر اسے پلاؤں گا اور پھر وہ کبھی نہیں مر سکے گا،،

شاگرد نے خوش ہو کر کہا " اس کے عوض بادشاہ تمہیں مالامال کر دے گا۔

حکیم دارش نے ناک چڑھا کر کہا " احمق میں صرف دولت نہیں لوں گا بلکہ بادشاہ سے شاہی طبیب کا عہدہ حاصل کروں گا اور پھر جتنی چاہے دولت پیدا کر لوں گا۔

یہ ٹھیک ہے استاد! تمہیں بادشاہ سے جلد ملاقات کی کوئی صورت نکالنی چاہیئے۔

حکیم دارش نے کہا " میں آج ہی دربار کے ایک امیر سے ملاقات کی جو اس کا دوست تھا اور اسے بتایا کہ اس نے بادشاہ کے لئے ایک ایسا تریاق بنانے کا ارادہ کیا ہے جو اسے موت سے آزاد کر دے گا۔

تم کسی طرح بادشاہ سے میری ملاقات کرادو۔ میں بادشاہ کو ساری باتیں خود بتانا چاہتا ہوں۔

دربار کے امیر نے اگلے دن موقع دیکھ کر بادشاہ سے بات کر دی۔ بادشاہ پہلے ہی موت ۔سے بے حد ڈرا ہوا تھا اس نے فوراً حکم دیا کہ حکیم دارش کو پیش کیا جائے۔ سپاہی حکیم دارش کو لے کر بادشاہ کے دربار میں پہنچ گئے۔ حکیم دارش نے جھک کر بادشاہ کو سلام کیا اور بڑے ادب سے کہا

شہنشاہ عالی مقام! یہ بندہ تنہائی میں آپ سے بات کرنے کا خواہشمند ہے۔

بادشاہ نے اسی وقت سب امیروں وزیروں کو رخصت

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

آگ کے شعلوں میں وہ بھی جل کر راکھ ہو جائے گی۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ اس شہر میں تمہارے ساتھ مندر کے لئے صندل کے عطر اور خوشبوئیں خریدنے آیا اور اس کی سرائے میں مجھے ایک ایسی خوبصورت لڑکی مل گئی ہے جو خوبصورت بھی ہے اور غائب بھی ہے۔

پروہت طہماش نے پوچھا۔ "اس سے کیا فرق پڑے گا؟"

پروہت شارکش بولا۔ "شاید تمہیں معلوم نہیں کہ اگر میں اس خوبصورت غیبی لڑکی کو اپنے منتروں کے ذریعے قبضے میں کر کے لے چلوں اور اسے آگ کی دیوی بنا دوں تو اسے آگ نہیں لگ سکے گی۔"

پروہت طہماش نے کہا "لیکن یہ تو کسی کو نظر نہیں آئے گی اس کا فائدہ کیا ہوگا؟"

پروہت شارکس مسکرایا۔

"میں اس غیبی لڑکی کو اپنے منتروں کی مدد سے ظاہر کر دوں گا۔ یہ سب کو نظر آنے لگے گی اور جب آگ کی دیوی بن کر یہ آگ کے شعلوں میں سے گزرتی

ہوئی مندر کے استھان پر بیٹھے گی تو اسے آگ نہیں لگے گی۔ کیونکہ اصل میں یہ لڑکی غائب ہے اور میرے خفیہ منتر اس کو جو جسم عطا کریں گے وہ بھی ہوا کی لہروں سے بنا ہوا ہوگا اور ان پر آگ اثر نہیں کرے گی۔"

پروہت طہماش یہ ماجرا سن کر بہت خوش ہوا اور بولا۔

"شارکش! یہ تو تمہاری بڑی خوش قسمتی ہوئی ہے کہ تمہیں یہاں ایک غیبی لڑکی مل گئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ دیوتا تم پر بڑے مہربان ہیں۔ اب یہ بتاؤ کہ تم اسے کس طرح اپنے قبضے میں کرو گے؟ اور کیا یہ جسمانی شکل میں آکر تمہارے قبضے میں آئے گی یا غائب ہی رہے گی؟"

پروہت شارکش نے کہا "اس وقت میں اسے غیبی حالت میں ہی اپنے قبضے میں کروں گا۔ لیکن خارس جا کر مندر میں اسے انسان کی شکل دے کر آگ کی دیوی بنا کر استھان پر بٹھا دوں گا اور بادشاہ سائیرس سے کہوں گا کہ میں آگ کی دیوی کو آسمانوں سے اتار کر لے آیا ہوں اور آکر اپنی آنکھوں سے دیکھیں

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

کہ اس پر آگ کے مقدس شعلے اثر نہیں کریں گے"۔

پروہت طہماش نے اپنے پروہت دوست شارکش کے ہاتھ چوم لیئے اور کہا۔

"شارکش! تم نے اپنے ساتھ مجھے بھی ایک بھیانک مصیبت سے نکال دیا ہے۔ اگر ہم آگ کی دیوی حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوتے تو ہمارے دشمنوں کی سازش کامیاب ہو جاتی اور ہو سکتا ہے کہ بادشاہ سائیرس ہماری گردنیں قلم کر ڈالتا۔ اب جتنی جلدی ہو سکے اس غیبی لڑکی کو اپنے قبضے میں کر اور جلدی سے جلدی یہاں سے بوریا بستر باندھ کر اپنے ملک فارس کی طرف کوچ کرو"۔

پروہت شارکش نے دروازے کی طرف دیکھ کر کہا "غیبی لڑکی ابھی ابھی باہر گئی ہے۔ اسے یقین ہے کہ میں نے اسے نہیں دیکھا۔ وہ ابھی اندر آئے گی۔ پھر میں اسے اپنے منتروں کے ذریعے قبضے میں کر لوں گا ایک بار میرے قبضے میں آنے کے بعد وہ میری غلام بن جائے گی اور میری مرضی اور میرے حکم کے بغیر ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکے گی۔ میں جو کہوں گا وہ وہی کرے گی۔ وہ کسی سے بات

بھی نہیں کر سکے گی اور وہ اپنا ماضی بھی بھول جائے گی۔ اسے سوائے اس کے کچھ یاد نہیں رہے گا کہ وہ آگ کی دیوی ہے اور میں اس کا آقا ہوں"۔

پروہت طہماش بولا۔ "مگر شارکش! ایک بات بتاؤ کہ یہ اصل میں کون ہے اور یہاں کس لیئے آ گئی ہے؟"

شارکش نے کہا "میرا علم یہاں خاموش ہے میرے منتر بھی مجھے کچھ نہیں بتاتے کہ یہ لڑکی اصل میں کون ہے۔ کہاں سے آئی ہے اور کہاں جا رہی ہے مجھے صرف اتنا ہی معلوم ہے کہ یہ اصل میں ایک انسان ہے اور کسی بہت بڑی طاقت نے اسے غائب کر دیا ہوا ہے اور اس کا سارا جسم لہروں میں بدل چکا ہے؟

پروہت طہماش بولا۔ "تو پھر تمہیں اس لڑکی پر نگاہ رکھنی چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ باہر کی باہر ہی کسی طرف نکل جائے اور ہم ہاتھ ملتے رہ جائیں"

پروہت شارکس جلدی سے اٹھا اور سرائے کے کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر فوراً ہی واپس آگیا اور بولا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

"وہ سامنے باغ میں ٹہل رہی تھی۔ اب واپس کمرے میں آرہی ہے۔ تم جھوٹ موٹ سو جاؤ۔ میں بیٹھ کر منتر پڑھتا ہوں تاکہ جب یہ غیبی لڑکی اندر آئے تو اسے اپنے قابو میں کر لوں"۔

پروہت طہماش بہانہ بنا کر بستر پر لیٹ گیا اور یوں آنکھیں بند کر لیں جیسے سو رہا ہو۔ پروہت شارکش نے چمڑے کی ایک چھوٹی سی خالی کپی جیب سے نکال کر اپنے سامنے رکھ لی اور اپنے خاص خفیہ منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ اتنے میں اسے ماریا کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی۔ ماریا کے پاؤں کی آہٹ بھی صرف یہ پروہت شارکش ہی سن سکتا تھا۔ اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے کمرے کے دروازے کی طرف دیکھا۔

ماریا سرائے کی ڈیوڑھی میں سے گذر کر کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ ماریا نے کمرے میں آکر دیکھا کہ ان دونوں پر اسرار آدمیوں میں سے ایک تو بستر پر لیٹا سو رہا تھا اور دوسرا چوکی پر بیٹھا پوجا پاٹ کر رہا تھا۔ ماریا کونے میں بیٹھ کر ناگ کے بارے میں سوچنے لگی کہ اس نے اتنی دیر کیوں لگا دی ہے

اسے اب تک آجانا چاہیئے تھا۔ پھر وہ اس پروہت کو تکنے لگی جو آتش پرستوں کے طریقے کے مطابق چوکی پر آلتی پالتی مارے سامنے انگیٹھی میں دہکتے ہوئے دو چار کوئلے رکھے عبادت کر رہا تھا وہ سمجھ گئی کہ یہ واقعی کوئی آتش پرست پروہت ہے کسی کام سے سارڈینا میں آیا ہے اور اس وقت اپنے طریقے کے مطابق آگ کی پوجا کر رہا ہے۔

ماریا نے دیکھا کہ اس کے آگے آگ کی ایک جانب ایک چمڑے کی چھوٹی کپی بھی رکھی تھی۔ اس نے سوچا کہ شاید اس میں مقدس تیل ہو جس کو پوجا کے بعد آگ میں ڈالا جاتا ہے وہ کونے میں خاموش بیٹھی بڑی دلچسپی سے پروہت شارکش کو پوجا کرتے دیکھ رہی تھی۔ پروہت شارکش بھی کبھی کبھی چوری آنکھ سے اسے دیکھ لیتا تھا۔ ماریا نے یونہی کہہ دیا۔

"کیا فضول تم آگ کی پوجا کر رہے ہو۔ یہ آگ سوائے تمہیں جلا کر راکھ کر دینے کے اور کیا کر سکتی ہے"۔

اس کا خیال تھا بلکہ اسے یقین تھا کہ یہ شخص اس کی آواز ہرگز نہیں سن سکے گا مگر پروہت شارکش نے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ماریا کی آواز سن لی تھی مگر وہ چپکا ہو کر بیٹھا منتر پڑھتا رہا۔ اس نے اپنے چہرے سے ذرا بھی یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ اس نے ماریا کی آواز سن لی ہے۔ صرف اپنے دل میں پروہت شارکش نے اتنا کہا کہ اسے غیبی خوبصورت لڑکی۔ تمہیں بہت جلد پتہ چل جائے گا کہ آگ تمہیں نہیں جلا سکے گی۔ لیکن اوپر سے وہ خاموش رہا اور منہ ہی منہ میں خفیہ منتروں کا جاپ کرتا رہا۔ یہ منتر بڑے تیز اثر والے منتر تھے اور پروہت شارکش نے زندگی میں پہلے کبھی نہیں پڑھے تھے۔ اس کا ساتھی پروہت طہماش آنکھیں بند کئے سونے کا بہانہ بنا کر لیٹا تھا اور اس نے ماریا کی آواز بالکل نہیں سنی تھی۔ مگر پروہت شارکش نے نہ صرف ماریا کی آواز سن لی تھی بلکہ وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد چوری چوری دیکھ لیتا تھا کہ ماریا اپنی جگہ پر موجود ہے کہ نہیں۔ اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماریا اپنی جگہ سے اٹھے۔ کیونکہ اس کے منتروں کا رخ سیدھا ماریا کی جانب تھا اور ان تیز اثر والے منتروں نے ماریا کے جسم پر اپنی شعاعیں ڈالنا شروع کر دی تھیں۔

یکایک ماریا نے محسوس کیا کہ اس کا جسم جو ہوا کی طرح ہلکا ہوا کرتا تھا بھاری ہونا شروع ہو گیا ہے۔ وہ کچھ گھبرا گئی۔ اس نے چوکی سے اٹھنا چاہا مگر وہ اٹھ نہ سکی۔ اب تو وہ بہت خوفزدہ ہو گئی۔ اس نے پورا زور لگا کر چوکی سے اچھلنے کی کوشش کی مگر وہ ایک انچ بھی اپنی جگہ سے نہ ہل سکی۔ اس نے آواز نکالنی چاہی مگر اس کی آواز بھی جیسے بند ہو گئی تھی۔ پھر اسے پروہت شارکش کی آواز سنائی دی۔

"اے غیبی لڑکی! تو میرے منتروں کے اثر میں آ چکی ہے۔ تھوڑی دیر بعد تو میرے قبضے میں آ جائے گی"

ماریا کا دل دہشت کے مارے اچھل کر اس کے حلق میں آ گیا: میرے خدا! یہ مکار آدمی تو اس کو قابو میں کرنے کے لئے منتر پڑھ رہا تھا۔ اب کیا ہو گا؟ پروہت شارکش کے ساتھی نے اپنے دوست کی آواز سن کر آنکھیں کھول دیں اور کونے کی طرف دیکھا۔ اسے ماریا تو نظر نہیں آ رہی تھی مگر اس نے دیکھا کہ کونے میں جو چوکی پڑی تھی۔ وہاں سے سفید دھوئیں کی ایک لکیر اٹھ کر منتر پڑھتے ہوئے پروہت شارکش کی طرف بل کھاتی ہوئی بڑھنے لگی تھی۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

پروہت شارکش اب اونچی آواز میں منتروں کا جاپ کر رہا تھا۔ اس کا ساتھی پروہت بستر پر اٹھ بیٹھا تھا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے دھوئیں کی ایک پتلی سی لکیر کو چمڑے کی خالی کپی میں داخل ہوتے دیکھ رہا تھا۔ یہ ماریا کا جسم تھا جو دھوئیں کی لکیر بن کر چمڑے کی خالی کپی میں داخل ہوتا چلا جا رہا تھا۔ جب ماریا دھوئیں کی شکل میں کپی میں ساری کی ساری داخل ہو گئی تو پروہت شارکش نے جلدی سے کپی کا منہ ڈھکن سے بند کر دیا اور خوشی سے قہقہہ لگا کر بولا۔

میرے دوست طہماش! آج میری زندگی کا خوش قسمت ترین دن ہے۔ میں ایک غیبی لڑکی کو اس کپی میں بند کرنے میں کامیاب ہو گیا ہوں۔

پروہت طہماش کی بھی خوشی سے باچھیں کھل گئی تھیں۔ اس نے کہا۔

"شارکش! اب یہ یہاں سے نکل کر بھاگ تو نہیں جائیگی؟

پروہت شارکش مسکرایا۔ کپی کے ڈھکن کو ہاتھ سے مضبوطی سے بند کرتے ہوئے بولا۔

"طہماش! یہ عورت پوری طرح میرے قبضے میں آ چکی ہے اب یہ بھاگ کر کہیں نہیں جا سکتی۔ ہمیں آج ہی بازار

سے صندل کے عطر اور خوشبوئیں خرید کر واپس اپنے دیس فارس کی طرف کوچ کر جانا ہوگا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے ہم نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اب ہمارے دشمن ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

پروہت شارکش نے اٹھتے ہوئے کہا "اس خوبصورت غیبی لڑکی کو میں آگ کی دیوی کی شکل دے کر آتش کدے (مندر) کے استھان پر بٹھاؤں گا اور جب یہ آگ میں سے گزرے گی تو بادشاہ سائرس اور سارے پجاری اور درباری خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے کہ اس لڑکی پر آگ کا اثر نہیں ہوگا۔"

پروہت طہماش تو خوشی سے نہال ہو رہا تھا بولا "شارکش! اب یہاں سے نکل چلو"۔

دونوں آتش پرست پروہتوں نے اپنے بوریے بستر اٹھائے اور سرائے سے نکل کر بازار میں جا کر چند ضروری چیزیں خریدیں اور ایک قافلے کے ساتھ شامل ہو کر ملک فارس کی طرف روانہ ہو گئے۔

○

"آگ" دونوں غریب میاں بیوی اور ان کے بچے کو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ملک افریقہ کے ساحل پر چھوڑ کر جب واپس سارڈینا شہر کی سرائے میں آیا تو اسے ماریا کی خوشبو نہ آئی۔ اس نے جس کمرے میں ماریا کو ٹھہرنے کے لئے کہا تھا۔ وہاں آکر دیکھا کمرہ خالی تھا مگر ماریا کی خوشبو غائب تھی۔ ناگ نے ماریا کو آواز دی۔ کوئی جواب نہ آیا۔ ماریا وہاں ہوتی تو جواب دیتی۔ وہ تو اس وقت آتش پرست نشارکش کی جیب میں دھوئیں کی شکل میں کپتی میں بند ہو کر پڑی تھی۔

ناگ فکر مند ہو کر سرائے سے باہر آگیا۔ اس نے چاروں طرف ناک اٹھا کر ماریا کی خوشبو لینے کی کوشش کی مگر ماریا کی خوشبو شہر کے کسی کونے سے بھی نہیں آرہی تھی۔ حالانکہ ناگ کی یہ حس بڑی تیز تھی کیونکہ وہ سانپ تھا اور کتنی دور سے اپنے دوستوں عنبر ماریا کیٹی کی بُو سونگھ لیتا تھا۔ کیٹی کی بُو اسے اس لئے نہیں آرہی تھی کہ وہ بالوں بھرے ایک ایسے سانپ میں تبدیل ہو کر شہر کے سوداگر کی حویلی کی کوٹھڑی میں ایک صندوق میں بند پڑی تھی کہ جس کی بُو اب کیٹی کی بُو نہیں رہی تھی بلکہ ایک سانپ کی بُو تھی جس کو ناگ صرف سانپ بن کر ہی محسوس کر سکتا تھا کیونکہ کیٹی ایک ایسے سانپ کی شکل میں آچکی تھی جس پر حکیم دارش کے طلسم کا اثر تھا۔

پھر بھی ناگ نے ہمت نہ ہاری اور ماریا کی تلاش میں شہر میں نکل کھڑا ہوا۔ اس نے سارا شہر چھان مارا مگر ماریا کی خوشبو اسے کہیں سے بھی نہ آئی۔ ظاہر تھا کہ ماریا اس شہر میں نہیں تھی لیکن ناگ کو یہ سوال پریشان کر رہا تھا کہ جب اس نے ماریا کو خاص طور پر سرائے میں ٹھہرنے کے لئے کہا تھا تو وہ کہاں چلی گئی؟ ایک بات صاف تھی کہ ماریا اپنی مرضی سے نہیں گئی۔ تو کیا اسے کسی نے اغواء کر لیا ہے؟ مگر اسے کون اغوا کر سکتا ہے۔ وہ تو کسی کو نظر ہی نہیں آتی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ کسی ایسے مکار شخص نے اسے اغوا کیا ہو کہ جو نہ صرف ماریا کو دیکھ سکتا ہو بلکہ اسے قابو میں کرنے کا عمل بھی جانتا ہو! اس قسم کے خیالات ناگ کے ذہن میں گھوم رہے تھے۔

وہ شہر کے گلی کوچوں میں دیر تک بھٹکنے کے بعد واپس سرائے میں آگیا۔ دوسری طرف ویرانے کے جاسوس سانپ نے فوراً ناگ کی بُو سونگھ لی تھی۔ وہ بڑا خوش ہوا کہ ناگ دیوتا شہر میں واپس آگیا ہے۔ چنانچہ جب رات کا اندھیرا چاروں طرف چھا گیا تو جاسوس سانپ ناگ کو سبز ستارے والے سانپ (یعنی کیٹی) کے بارے میں خبر دینے نکل پڑا۔

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

ناگ کی بُو لیتا یہ جاسوس سانپ رات کے اندھیرے میں سنسان بازاروں سے گزرتا سرائے میں پہنچ گیا۔ سرائے میں سب لوگ سو رہے تھے۔ ایک کتے نے سانپ کو دیکھ لیا اور زور زور سے بھونکنے لگا۔ جاسوس سانپ نہیں چاہتا تھا کہ اس کی موجودگی کی کسی کو خبر ہو کیونکہ لوگ اسے ہلاک کر سکتے تھے۔ پس جاسوس سانپ نے کتے کو خاموش کرانے کے لئے اچھل کر گردن میں ڈس دیا۔ کتا وہیں گرا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ جاسوس سانپ نے محسوس کیا کہ ناگ دیوتا کی خوشبو کونے والی کوٹھڑی سے آ رہی تھی۔ وہ رینگتا ہوا اس کوٹھڑی میں آ گیا اب ناگ نے بھی جاسوس سانپ کی بُو سونگھ لی تھی اور چراغ کی بتی اونچی کر کے پوچھا

کیا یہ تم ہو؟

جاسوس سانپ ناگ کے بستر کے پاس جا کر کنڈلی مار کر ادب سے بیٹھ گیا اور تین بار گردن جھکا کر تعظیم بجا لانے کے بعد بولا۔

عظیم ناگ دیوتا! میں نے آپ کے بتائے ہوئے سانپ کا پتہ کر لیا ہے۔

ناگ نے جلدی سے پوچھا

کہاں ہے وہ؟

جاسوس سانپ بولا۔ "اس شہر کے شمال کی جانب سے اس کی تیز بُو مجھے اب بھی محسوس ہو رہی ہے میرے ساتھ چلیں۔ میں آپ کو اس کے ٹھکانے تک پہنچائے دیتا ہوں"

ناگ جاسوس سانپ کے ساتھ ہو لیا۔ خاموش اور سنسان شہر کی اندھیرے میں ڈوبی گلیوں میں سے ہوتے ہوئے جاسوس سانپ سوداگر کی حویلی کے باہر رک گیا اور بولا۔

"عظیم ناگ دیوتا! اس مکان کی حویلی میں سے سبز ستارے والے سانپ کی بُو آ رہی ہے مگر یہ بُو بڑی ہلکی ہے اور لگتا ہے کہ اس پر کسی نے جادو کر رکھا ہے۔ جس سے سانپ کی اصلی بُو دب گئی ہے"

جاسوس سانپ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ کیونکہ اسی جادو کی وجہ سے ناگ کو بھی کیٹی کی خوشبو نہیں آ رہی تھی۔ ناگ نے جاسوس سانپ سے کہا

"میں ایک چھوٹی سیاہ چڑیا کا روپ بدل کر تمہارے ساتھ ساتھ چلوں گا۔ تم حویلی میں داخل ہو کر مجھے اس جگہ لے چلو جہاں اس سبز ستارے والے سانپ کی بُو

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

سب سے زیادہ تیز ہے

ناگ نے فوراً سانس کھینچ کر ایک سیاہ ننھی سی چڑیا کا روپ بدل لیا۔ جاسوس سانپ جانتا تھا کہ ناگ دیوتا جو شکل چاہے بدل سکتا ہے وہ حویلی کی دیوار پر چڑھ کر رینگتا ہوا ایک روشندان میں سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ ناگ بھی اڑ کر روشندان میں سے اس کمرے میں آگیا۔ یہاں سبز ستارے والے سانپ کی بُو اس قدر تیز تھی کہ اس کی ہلکی ہلکی بُو ناگ بھی محسوس کرنے لگا تھا جاسوس سانپ کمرے میں رکھے ہوئے ایک صندوق کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور ناگ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"عظیم ناگ! سبز ستارے والا سانپ اس صندوق میں ہے"

جاسوس سانپ کی آواز صندوق میں بیٹھی کیٹی نے بھی سن لی۔ کیونکہ وہ خود سانپ کے روپ میں تھی اور دوسرے سانپ کی زبان سمجھ لیتی تھی۔ اس نے جلدی سے کہا

"ناگ! میں یہاں ہوں صندوق کے اندر"

جاسوس سانپ نے ادب سے کہا

"عظیم ناگ! صندوق والا سانپ تمہارا نام لے کر بلا رہا ہے"

کیٹی کی آواز ناگ نے بھی سن لی تھی۔ ناگ نے فوراً

سانپ کی آواز میں کیٹی سے کہا "کیٹی! فکر نہ کرو۔ میں آگیا ہوں"

پھر ناگ نے جاسوس سانپ کو صندوق کا تالا توڑ ڈالنے کا حکم دیا کیونکہ ناگ اس مکان میں رہ کر انسانی شکل اختیار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جاسوس سانپ نے صندوق کے تالے کے ساتھ لپٹ کر زور لگایا اور تالے کو کنڈے سمیت اکھاڑ ڈالا۔ پھر صندوق کا ڈھکنا اٹھا دیا کیٹی جلدی سے باہر آگئی۔ جاسوس سانپ اور ناگ نے دیکھا کہ صندوق کے اندر سے ایک چھوٹا سا کالا سانپ باہر نکل آیا ہے جس کے سارے جسم پر کالے کانٹے بال اُگے ہوئے ہیں اور ماتھے کا سبز ستارہ نظر نہیں آرہا۔ کیٹی نے سانپ کی زبان میں کہا

"ناگ بھیا! خدا کا شکر ہے کہ تمہاری شکل دیکھی۔ عنبر ماریا کہاں ہیں خدا کے لئے مجھے اس سانپ کے جسم سے نجات دلاؤ۔"

ناگ نے کہا "کیٹی! تم میرے اس جاسوس سانپ کے ساتھ چل کر اس حویلی سے باہر نکلو باقی سب باتیں سرائے میں جا کر ہونگی"

جاسوس سانپ آگے آگے اور کیٹی سانپ کی شکل میں اس کے پیچھے پیچھے رینگ کر کوٹھڑی کے روشندان سے باہر نکل آئی۔ ناگ بھی چڑیا کی شکل میں روشندان سے باہر گلی میں آگیا۔ گلی میں آتے ہی ناگ نے انسانی شکل بدل لی اور جاسوس سانپ کو وہیں سے رخصت کر دیا اور کیٹی کو جو کہ سانپ کی شکل میں تھی اٹھا کر جیب میں رکھتے ہوئے آتش کدے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

اور سرائے کی طرف چل پڑا کیونکہ اس نے سلیمانی مہرہ سرائے کے کمرے میں رکھا ہوا تھا سرائے میں پہنچتے ہی ناگ نے کیٹی کو جیب سے نکال کر بستر پر رکھ دیا اور قالین کے نیچے چھپایا ہوا سلیمانی مہرہ نکالا اور کیٹی سے سانپ کی آواز میں کہا

کیٹی! یہ سلیمانی مہرہ میں نے اور ماریا نے بڑی جان جوکھوں سے تمہارے لئے حاصل کیا تھا۔ اس کو گلے میں ڈالنے سے تم انسانی شکل میں واپس آجاؤ گی اور تم پر ہر قسم کا جادو ختم ہو جائے گا۔

اور اس کے ساتھ ہی ناگ نے سلیمانی مہرہ کیٹی سانپ کی گردن میں ڈال دیا اس کے ڈالتے ہی روشنی کا جھماکہ سا ہوا اور کیٹی انسانی شکل میں واپس آگئی۔ ناگ نے دیکھا کہ کیٹی کی گردن سے سلیمانی مہرہ اور اس کے اپنے گلے سے سلیمانی تعویذ دونوں غائب ہو چکے تھے کیٹی نے اپنے جسم کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا اور ماریا کے بارے میں پوچھا۔

ناگ نے اسے ساری داستان سنائی اور بتایا کہ وہ ماریا کو اسی کمرے میں چھوڑ کر گیا تھا۔ مگر اب وہ یہاں نہیں ہے اور شہر میں بھی کسی جگہ سے اس کی خوشبو نہیں آرہی جس کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ وہ اس شہر میں نہیں ہے اور کوئی اسے اس کی مرضی کے خلاف کسی طلسم کی مدد سے اغوا کر کے لے گیا ہے کیٹی نے کہا

"لیکن ماریا کو کون اور کس لئے اغوا کر سکتا ہے؟

کیٹی ۔ نے کہا " کیٹی! ہم طلسم اور جادوگری کے ایک پراسرار

سفر پر ہیں اور قدیم زمانوں میں سے گزر رہے ہیں یہاں پر قدم قدم پر اب ہمیں اس قسم کے واقعات ملیں گے۔ اس لئے اب ہمیں یہ معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ماریا کو کون اغوا کر کے لے گیا ہے"

وہ دونوں کمرے میں چیزوں کو دیکھنے لگے کہ شاید ماریا جاتے ہوئے اپنی کوئی نشانی چھوڑ گئی ہو۔ اچانک کیٹی کی نظر چارپائی کے پاس پڑی انگیٹھی پر پڑی۔ انگیٹھی کے پیچھے قالین پر کوئی سکہ پڑا تھا۔ کیٹی نے اٹھا کر ناگ کو دیا۔ ناگ نے "سکے" کو غور سے دیکھا۔ اس پر شہنشاہ سائرس کی شکل بنی تھی ناگ نے کہا

یہ فارس کے بادشاہ کا سکہ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کمرے میں ملک فارس کا کوئی مسافر ٹھہرا تھا۔ ہو سکتا ہے وہی اپنے خفیہ طلسم سے ماریا کو اغوا کر کے لے گیا

کیٹی نے پوچھا۔ پھر ہمیں کیا کرنا چاہیئے تمہارے خیال میں؟"

ناگ بولا۔ ہمیں ملک فارس کی طرف چلنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے وہاں ماریا کا سراغ مل جائے۔

دو دن بعد وہاں سے ایک کارواں ملک فارس کی طرف جا رہا تھا۔ ناگ اور کیٹی اس قافلے کے ساتھ ملک فارس روانہ ہو گئے۔

عنبر کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ وہ ناگ اور ماریا کی تلاش میں افریقہ کی طرف سفر کر رہا ہے اسے ابھی سفر میں ہی رہنے دیتے ہیں اور ذرا ماریا کی طرف جاتے ہیں کہ ملک فارس کے آتش کدے

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

(مندر) میں پہنچ کر اس کے ساتھ کیا گزری؟

آتش پرست شاہی پروہت شارکش اور اس کا ساتھی طہماش نارس پہنچ گئے۔ شارکش نے بادشاہ سائرس سے ملاقات کر کے اسے بتایا کہ وہ شاہی مندر کیلئے آگ کی خوبصورت دیوی کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے اور اماوس کی رات کو یعنی جس رات آسمان پر چاند نہیں ہوگا اور گہری تاریکی چھائی ہوگی وہ مندر کے استھان پر آگ کی دیوی کو لاکر ظاہر کرے گا اور وہ سب کے سامنے آگ کے شعلوں میں سے گزرے گی اور آگ اس پر کوئی اثر نہیں کرے گی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور بولا۔

"ہم اماوس کی تاریک رات کو اپنے وزیروں اور ملکہ کے ساتھ خود مندر میں آکر آگ کی دیوی کے درشن کریں گے اور اسے آگ میں سے گزرتا دیکھیں گے"

سارے دربار میں یہ خبر پھیل گئی۔ پروہت شارکش کے دشمنوں کے منہ بند ہو گئے مگر انہیں یقین نہیں آرہا تھا اور وہ کہہ رہے تھے کہ دیکھ لینا پروہت شارکش کو ناکامی ہوگی اور جس آگ کی دیوی کا وہ ذکر کر رہا ہے اسے آگ کے شعلے بھسم کر ڈالیں گے۔ کیونکہ وہ نقلی دیوی ہے۔

پروہت شارکس نے بھی تیاریاں شروع کر دیں۔ آخر وہ رات آگئی بادشاہ سائرس اپنی ملکہ اور وزیروں کے ساتھ مندر میں آکر بیٹھ گیا۔

سامنے بہت بڑے گڑھے میں آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ اس آگ کے الاؤ کے پیچھے استھان تھا ان شعلوں میں سے گزر کر آگ کی دیوی یعنی ماریا کو اس استھان پر جا کر بیٹھنا تھا۔

پروہت شارکس نے مندر میں اپنے حجرے میں بیٹھ کر وہ کپی سامنے رکھ لی جس کے اندر ماریا دھوئیں کی شکل میں قید تھی اور خفیہ منتروں کا جاپ شروع کر دیا۔ کپی کا منہ کھلا تھا۔ کچھ دیر تیز تیز منتروں کے جاپ کے بعد کپی میں سے ماریا دھوئیں کی صورت میں باہر نکلنے لگی۔ پروہت شارکش برابر منتر پڑھتا جا رہا تھا۔ ماریا کا دھواں ایک جگہ اکٹھا ہو گیا اور اس نے آہستہ آہستہ انسانی شکل اختیار کرنی شروع کر دی۔ ماریا ظاہر ہو گئی اور ایک خوبصورت لڑکی کی شکل میں سامنے آگئی مگر اس کی یادداشت کھو چکی تھی۔ اسے سوائے اس کے کچھ یاد نہ تھا کہ وہ پروہت شارکش کی غلام ہے اور وہ اسے جو حکم دے گا اس پر عمل کرے گی۔ شارکش نے جب دیکھا کہ خوبصورت لڑکی انسانی شکل میں واپس آگئی ہے تو اس نے اسے حکم دیا کہ اب تم آگ کی دیوی ہو۔ میرے ساتھ مندر میں چلو اور آگ کے بھڑکتے شعلوں میں سے گزر کر مندر کے استھان پر شان کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ ماریا نے آہستہ سے سر ہلا کر کہا

میں آگ کی دیوی ہوں میں تمہارے حکم پر چلوں گی۔

اور ماریا بڑے شاہانہ دیوی ایسے وقار کے ساتھ قدم اٹھاتی

COURTESY WWW.PDFBOOKSFREE.PK

مندر کے استھان کی طرف چل پڑی۔ پروہت شارکش اس کے پیچھے پیچھے تھا اور خوشی سے پھولا نہیں سما رہا تھا۔

○

کیا ماریا آگ کی دیوی کے روپ میں شعلوں میں سے گزر سکی؟
ناگ اور کیٹی جب ماریا کی تلاش میں ملک فارس پہنچے تو ان کے ساتھ کیا حالات پیش آئے؟
عنبر افریقہ کی طرف جا نکلا تو اس نے وہاں کیا دیکھا
اس کے بعد ان چاروں پر اسرار صدیوں کے مسافروں کا سفر کن حالات میں کس جانب شروع ہوا اور کیا وہ ایک دوسرے سے مل سکے؟ یہ آپ عنبر ناگ ماریا کی اگلی قسط ۸۷

"اژدہا اور عیّار پجاری" پڑھیں گے۔
آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے طلب فرمائیں۔